

U188 - Date - 6.1.10

QITU - TEH2EEBUN NAPOOS (Part-1).

evetator - khuseji Saqyed Mohol. Fakheruddin Hussain.

Publishen - Matlaa Sabah Saadiq (Palma)

De-CT - 1980.

Pages - 58.

Subjeks - Akhlakuliyah.

کتاب بکار آمد طلاب المساجد

تہذیب النفوس

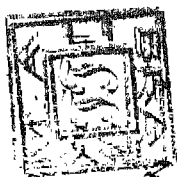
حصہ اول

تصنیف معالی جناب امیر سید محمد فخر الدین حسین خاں صاحب بہادر

مختص بہ سخن

منصف مقام جمہوری مونیہ حسب فائش جناب حافظ سید احمد شاہ صاحب

عظیم آبادی



CHECKED

Date.....

۱۴۰۸ھ

مطبع صبح صادق واقع شہر پٹنہ چھپی

قیمت فی جلد ۱۶

کتاب بکار آمد طلب المستمیع

تهذیب النفوس

حصہ اول

تصنیف عالی جناب سید محمد فخر الدین حسین خان صاحب بہا

مختص بہ سخن

منصف مقام جمہوری مولیٰ کیر حسب فرمایش جناب خان فطیہ احمد شاہ صاحب

غنیہ آبادی

سنہ ۱۲۸۶

مطبع صحیح دوق واقع شہر پٹنہ میں چھپی

قیمت فی جلد ۵

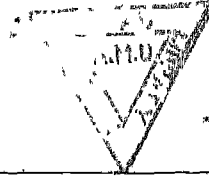
M A. LIBRARY, A M U.



U188

URDU STACKS

۱۷۰ C.P.



۱۷۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

CHECKED

۲۹
میں آٹھویں ہی اسکیم عیسوی میں نواب گنج ضلع پورنیہ سے ایک
مہینے کی رخصت لیکر مقام آ رہے ضلع شاہ آباد گیا میں نے اپنے بڑے
لڑکے کو جس کا سن سات یا آٹھ برس کا ہے پڑھنے لکھنے کی طرف
بہت مائل پایا یہ وقت کتاب ہاتھ میں سبق یاد قلمدان کی تیاری
کاغذ کا اہتمام دیکھا ایک دن وہ دالان میں بیٹھے ہوئے کچھ لکھ رہے تھے
میں نے پوچھا خواجہ سید محمد فی الدین حسین صاحب آپ
کیا لکھ رہے ہیں جواب دیا کہ اباجان آپ کا نام لکھ رہا ہوں
یعنی کما تم ہمارا نام لکھ سکتے ہو فرمایا کہ جی ہاں لکھ سکتا ہوں
پوچھا کیا نام لکھا ہے کہنے لگے خواجہ سید محمد فی الدین حسین

صاحب منصف جب کہ کتاب لائے تو دیکھا کہ فی الحقیقت نام
 میرا آپ نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے اونچیں لفظوں کے ساتھ
 لکھا تھا اب ہم سے اور اون سے جو باتیں ہوئیں وہ یہ ہیں جس
 عبارت کے پہلے لفظ فقیر ہے وہ تقریر میری ہے اور جس مضامین کے
 پہلے خواجہ صاحب لکھا گیا ہے وہ میرے لڑکے کی پیاری باتیں
 ہیں فقیر بیٹے واہ شاہ باش تم تو خوب لکھتے ہو ہمارا نام اس طرح
 لکھنا تمہیں کس نے بتایا خواجہ صاحب بڑے مامون مرزا محمد علی
 صاحب نے سکھایا فقیر بھلا تم اپنے دادا جان کا نام بھی جانتے ہو
 خواجہ صاحب جی ہاں جانتا ہوں فقیر کیا نام ہے خواجہ
 صاحب دادا جان کا نام جو لکھتے ہیں رہتے ہیں جناب خواجہ
 سید محمد جلال الدین حسین صاحب اور لوگ اونکو حضرت صاحب
 کہتے ہیں فقیر واہ صاحب ما شاء اللہ آپ بہت باتیں اور مودب
 آدمی ہیں بھلا یہ تو فرمائیے کہ آپ نے ہمارے نام کے ساتھ
 منصف کیوں لکھا ہے یہ تو ہمارا نام نہیں ہے خواجہ صاحب
 یہ نام نہیں ہے تو پھر کیا ہے فقیر یہ تو ہماری نوکری کا نام
 ہے جیسے تمہارے نانا کہ نام اونکا میرزا محمد صدیق صاحب تھا
 اور نوکری اونکی صدر اعلائی تھی خواجہ صاحب کیا نانا

منصف نہ تھے فقیر بان پہلے وہ بھی منصف تھے پھر صدر اعلیٰ
 ہوئے خواجہ صاحب آپ جب صدر اعلیٰ ہو جائیے تو ہمارا
 بیاہ خوب دہوم سے کر دیجگا فقیر بابا جان آپ کا بیاہ ہمارے
 صدر اعلیٰ ہونے سے نہیں ہو سکتا آپ کی شادی انشا اللہ تعالیٰ
 جب ہوگی کہ جب آپ خوب پڑھکر ہوشیار ہو جائیں گے خواجہ صاحب
 جب ہم پڑھ لینگے تو ہم بھی نوکر ہو جائیں گے فقیر بان جب تم پڑھ کر
 تو تم اچھے اور پیارے بیٹے ہو جاؤ گے اور سرکار سے بہت بڑی نوکری
 پاؤ گے خواجہ صاحب سرکار کہاں ہیں ہکو سرکار کے پاس لیجائیے
 فقیر ہماری سرکار ملکہ معظمہ کو مین فکٹور یا خداونکی سلطنت کو
 ہمیشہ قائم اور انکو سلامت رکھے یہاں سے بہت دور اپنے ملک
 میں تشریف رکھتی ہیں تمہاری مجال نہیں کہ تم ابھی وہاں تک
 جا سکو خواجہ صاحب اچھا ہکو ریل پر کھلتے لیجائیے فقیر بان
 لے چلین گے خواجہ صاحب ابابان پرسون ہمنے ایک چڑیا
 پکڑی تھی تو مامون جان نے ہکو مارا تھا اور کہا تھا کہ یہ بڑی بات
 ہے آپ ہکو بتا دیجئے کہ بڑی باتیں کون سی ہیں اور اچھی باتیں
 کیا ہیں فقیر بابا جان خدا تمہاری عمر دراز کرے اور تمکو بد نظر
 سے بچائے تنہا یہ بات ایسی یوچھی ہے جسکو تم ابھی اچھی طرح

سمجھ سکے اور نہ یہ باتیں آسان ہیں کہ میں تمکو ابھی بتا دوں
 تم پڑھو گے تو تمکو اچھی اور بُری باتیں خود معلوم ہوتی جائیں گی
 اور ہم اچھی اور بُری باتوں کی بھلائی اور بُرائی لکھ کر تمہارے لیے
 ایک کتاب تیار کر دیں گے تم اگر اسکو پڑھو گے اور ان باتوں کو
 سمجھ کر عمل کرو گے تو تم بہت نیک صفات عاقل اور امیر آدمی بنو گے
 خواجہ صاحب آپ وہ کتاب لکھ کر تمکو ب دیجئے گا فقیر جہم
 پھر رخصت لیکر تمہارے دیکھنے کو آئیں گے تو وہ کتاب تمکو دینگے تم
 خوب محنت کر کے پڑھو کہ اس کتاب کو جلد پڑھ سکو خواجہ صاحب
 اباجان ہمکو بھی اپنے ساتھ پورنیہ لیجائیے ہم آپ ہی کے ساتھ پڑھیں گے
 فقیر اباجان تم ہمارے ساتھ پورنیہ جا کر پریشان ہو گے ہم ایسے دیرانے
 اور جنگل میں ہیں کہ ہمکو روٹی بھی بڑی مشکل سے میسر آتی ہے +
 ٹیٹوں کے بہت چھوٹے چھوٹے گھر رہنے کو ہیں شیر کا ہر وقت خوف
 رہتا ہے سب زیادہ خرابی یہ ہے کہ آدمی اس ملک میں جاتی ہی
 بیمار ہو جاتا ہے جب ہماری بدلی اس خراب مقام سے کسی اچھے ضلع
 اور شہر میں ہو جائیگی تو تم ہمارے ساتھ رہنا ابھی تم اپنے استاد سے
 پڑھے جاؤ ہم تھوڑے دنوں کے بعد تمکو اسکول میں داخل کر دیں گے
 خواجہ صاحب جیسے ہمارے بڑے باموں اور منجھے باموں انگریز

پڑھتے ہیں اوسی طرح ہم بھی پڑھا کرینگے فقیران اوسی طرح پڑھنا
 خواجہ صاحب منجھلے مامون پاس تو سونکی کتابیں ہیں فقیر
 وہ اونکو سرکار سے انعام میں ملی ہیں خواجہ صاحب منجھلے مامون
 سرکار کے نوکر ہیں فقیر وہ ابھی نوکر نہیں ہوئے ہیں انگریزی خوب
 دل لگا کر پڑھتے ہیں اس لیے اونکو انعام ملتا ہے تم بھی اگر خوب محنت کرکے
 انگریزی پڑھو گے تو تمکو بھی ایسی ہی اچھی اچھی کتابیں انعام ملا کرینگی
 خواجہ صاحب اچھا ابا جان اب ہم پڑھنے جاتے ہیں فقیر بہت
 خوب تشریف لیجائیے الغرض وہ استاد کے پاس پڑھنے گئے
 اور جھکوا اوسی وقت سے خیال ہوا کہ اس سعید ازلی سلمہ اللہ تعالیٰ کی
 خواہش کے موافق ایک کتاب ایسی لکھوں جس میں باتیں اور خیالات
 عمدہ ہوں اور وہ باتیں بکار آمد بھی ہوں تاکہ وہ کتاب اونکے کچھ
 کام آئے اور جو شخص دیکھے یا جو لڑکا پڑھے وہ اوس سے نفع اٹھائے
 الحمد للہ کہ حصہ اول کتاب کا تھوڑے دنوں میں تیار ہو گیا اور نام
 اس کتاب کا تہذیب النفوس رکھا گیا اسی طرح سے آہستہ
 آہستہ کئی حصے تیار ہو جائیں گے اور علیحدہ علیحدہ معرض طبع میں
 درآئیں گے عبارت اسکی بہت صاف اور سہل لکھی گئی ہے کہ سبکی
 سمجھ میں آئے اور مختصر بھی ہے کہ پڑھنے والوں کا جی بھی نہ گھبراے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ
وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ الْكَرِيمِ
اے فرزند عزیز جاننا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے جس قدر خصلتیں انسان
میں پیدا کی ہیں وہ سب مانند اعضا کے ضروری ہیں اگر ان میں کہیں
کہیں کوئی نقصان یا عیب ہے تو اس کو بھی مثل نقصان اعضا
بدن کے سمجھنا چاہئے فرق اسی قدر ہے کہ جس کے بدن میں کچھ نقصان
ہوتا ہے وہ اپنے عیب سے اقرار کرتا ہے اور جس کے نفس بعضی فساد
میں برائیاں ہوتی ہیں وہ اپنی برائیوں کا اقرار نہیں کرتا لیکن جس طرح
لنگڑا لولا اندھا بہر اظہار میں عیب دار معلوم ہوتا ہے اور میطرح
میری خصلت کا آدمی بھی عقل مند کی نظر میں ذلیل اور حقیر معلوم ہوتا ہے

پڑھ کر جسے مرض بدن کے واسطے ہیں اوسی طرح نفس کو واسطے بھی ہیں
اگر نفس کے امراض اور اوس کے علاج اس میں تحریر کئے جائیں تو یہ کتاب
بہت طول ہو جائے اس لیے ہم مختصر طور پر وہ باتیں اس کتاب میں
لکھتے ہیں جو اس وقت سے کہ عمر تمھاری سات برس کی ہے تمکو
اپنی عمر طبعی تک کرنی چاہئیں جسکے سبب سے آدمی ظاہر اور باطن
کے عیبوں سے پاک ہو کر دانشمند اور لائق تعریف کے ہو جاتا ہے
تم اس کتاب کو پڑھو اور موافق لکھنے کے عمل کرو خدا تمکو توفیق دے

زندگی

سات روز دنیا میں آدمی کی زندگی کے ہیں فارسی میں اونکا نام کشتنبہ
دو شنبہ سے شنبہ چار شنبہ پخشنبہ جمعہ شنبہ ہے انگریزی میں
سینڈ مینڈ جیورڈ وڈنس وڈس تھرس وڈس فراید سائرڈے
ہندی میں اتوار سہار منگل بدھ بیچھے سکھ سینچر اور دیسی زبان میں
اتوار پیر منگل بدھ جمعرات جمعہ ہفتہ ہے اسی طرح سے
ہر ملک اور ہر زبان میں ان کے نام علیحدہ ہیں سمجھ لو کہ انہیں
سات روز میں آدمی کو پیدا ہونا پرورش پانا دین اور دنیا
دونوں کا کام کرنا اور انہیں دنوں میں سے آخر ایک دن مرجانا
سو برس تک انتہا سے زندگی ہے کبھی ایک سو بیس برس کی بھی

عمر ہو جاتی ہے اطباء کے بیان اسکو عمر طبعی کہتے ہیں لیکن طالب ہی ہمیشہ یہی خیال کرنا چاہئے کہ میں ہزار برس جیوں گا اور یہ خیال نہایت درست ہے انسان ہزار برس کیا بلکہ قیامت تک زندہ رہ سکتا ہے دیکھو عالم اور دانشمندانہ اپنی اس تھوڑی سی زندگی کو عمدہ عمدہ کاموں میں صرف کرتے ہیں اوسکے سبب سے اونکو اپنی زندگی کا مزا ملتا ہے اور بعد مرنے کے نام نیک اونکا قیامت تک دنیا میں رہ جاتا ہے لیکن یہ بات اونہیں لوگوں سے ہو سکتی ہے جنکو خدا نے عقل اور علم کے زیور سے آراستہ کیا ہی اور ہمت بھی بلند دی

عقل

یہ ایک ایسا جوہر لطیف ہے کہ خدا نے اپنے مخلوق میں اس سے بہتر کوئی چیز نہیں پیدا کی یہ عمدہ اور لطیف چیز ہر آدمی کو موافق اوسکے قوے کے عنایت ہوئی ہے اور اوس جوہر یعنی عقل کو یہ قدرت بھی بخشی گئی ہے کہ وہ خود اپنی قوت سے جہاں تک چاہے ترقی کر سکے ساتھ اس قدرت اور طاقت کے اوسکو آدمی کے دماغ میں اس طرح جگہ دی ہے جیسے نظر کو آنکھوں میں یا گویائی کو زبان میں یا نور معرفت کو دل میں پھر اوس جوہر عقل کو اگر چراغ راہ ہدایت کہتے تو بجا ہے اور شمع بزم معرفت سمجھتے تو روا ہے

پڑھیں ایک بادشاہ ہے کہ تمام حواس ظاہری یعنی لائسہ ذائقہ شامہ
 سماعہ باصرہ اور تمام حواس باطنی یعنی حس مشترک خیال و اہمہ متخیلہ قلم
 اور تمام جسم اور اسکے حرکات اور سکنت پر قادر ہے سب عقل کے
 زیر حکومت ہیں اور وہ سب پر کار فرما ہے یہ بات ذرا مشکل ہے
 شاید تمہاری سمجھ میں نہ آتی ہوگی اچھا تم یوں خیال کر لو کہ آدمی کا دل
 بادشاہ ہے اور عقل اسکی وزیر ہے اور ایسی صاحب تدبیر ہے
 کہ بغیر اسکی صلاح کے آدمی کا کوئی کام نہیں بنائیں جب ایسی
 ایک عمدہ چیز یعنی عقل تکوین نے عنایت کی ہے اور اسکو یہ بھی
 صلاحیت دی ہے کہ اگر تم اسکی مدد کرو تو وہ اپنی ترقی کر کے ہر وقت
 تمہاری معین اور مددگار رہے تو مناسب ہے کہ عقل کی ترقی میں بدل
 کوشش کرو لیکن یاد رکھو کہ ترقی عقل کی بغیر مدد ہمت بلند کے نہیں ہو سکتی

ہمت

تم ابھی لڑکے ہو اپنی عقل کو بھی ایک چھوٹا سا بچہ فرض کر لو اور سمجھو
 کہ عقل کو جو پالتی ہے اور پرورش کرتی ہے اور پروان چڑھاتی ہے
 اسکا نام ہمت ہے دیکھو تمہاری انا زبیں اگر تمہاری خدمت
 میں کچھ کمی کرتی تھی تو تم کیسی کیسی ضد کر کے اس سے کام
 لیتے تھے اور کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ وہ تمہاری بات نہیں

مانتی تھی۔ لیکن وہ جسکی تابعدار تھی اوسکی تاکید سے تمھاری خدمت میں موجود ہو جاتی تھی یہ بہت مناسب مثال تمھاری اور تمھاری عقل اور تمھاری ہمت کی ہے کیونکہ ہمت تمھارے اختیار میں ہے اور عقل کی ترقی تمکو منظور ہے پس اگر کسی وقت ہمت تمھاری کمی کریگی تو بے شبہ عقل تمھاری ہمت سے کام لینا چاہیگی لیکن ابھی تمھاری عقل کو اس قدر قوت نہیں ہے کہ ہمت کو اپنا تابعدار بنا سکے اس لئے چاہئے کہ تم اپنی ہمت کو بڑھائے رکھو اور اس کے ذریعے سے عقل کو ترقی دو ایک کام تمھاری ہمت کا یہ ہے کہ تم

صبح کو سویرے اٹھو

اوپر پڑھ چکے ہو کہ انسان کی زندگی بہت تھوڑی ہے پھر اس تھوڑی سی زندگی کو بھی اگر انسان مفت برباد کرے تو اوسکو دنیا سے کیا نفع ہوا آدمی کو دنیا اور دین کا کچھ کام کرنا چاہئے آدمی جس قدر زیادہ سوتا ہے وہ وقت اوسکا ضائع ہوتا ہے گویا اوس قدر زندگی اوسکی گھٹ جاتی ہے حکیمون کا قول ہے کہ جو شخص صبح کو دیر میں اٹھتا ہے وہ سارے دن میں کیا بلکہ دو گھڑی رات تک بھی اپنا کام انجام نہیں کر سکتا دین سوفٹ حکیم کا قول ہے کہ جو لوگ آفتاب نکلنے کے

وقت تک پلنگ پر اینڈا کرتے ہیں اون مین سے ہزار مین شاید
ایک ایسا نکلے گا جو کچھ نام پیدا کرے یا کوئی کام اوس سے
پورا ہو بلکہ نہ نکلے گا واکٹر ڈاؤٹر اپنے شاگردوں سے کہا کرتا
تھا کہ آدھی رات سے پہلے ایک گھنٹے کا سونا نصف شب کے
بعد کے دو گھنٹوں کے برابر ہے پس تم اپنا یہ قاعدہ مقرر کر لو
کہ ہمیشہ دس بجے شب کو سویا کرو اور پانچ بجے اٹھا کرو اگر کہو کہ
عادت نہیں ہے تو اسکی عادت ڈالو خود بھی کوشش کرو اور
آدمیوں پر بھی تاکید کرو کہ صبح کے پانچ بجے تک اوٹھاؤں
بعض نے اپنا حال یوں لکھا ہے کہ بچنے میں مجھ کو بہت سونے
کی عادت تھی اور میری اوقات عزیز بہت خراب ہوتی تھی
میں نے اپنے خدمت گار سے کہدیا کہ اگر تم مجھ کو صبح کے
پانچ بجے اٹھاؤ گے تو میں ایک روپیہ تم کو دوں گا دوسرے دن
اوسنے مجھ کو جگا یا مگر مجھ کو نہ اٹھا سکا کیونکہ نیند میں اوسپر بہت
خفا ہوا اور وہ میری خفگی سے ڈر گیا پھر جب میں اٹھا تو مجھ کو
زیادہ ندامت ہوئی تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا آخر میں نے
اوس سے کہا کہ تم میرے خفا ہونے کا خیال نہ کرو اور اوس وقت
کی دھکیوں کو خطرے میں نہ لاؤ چوتھے روز اوسنے ایسا ہی کیا

اور مجھکو اٹھا بٹھایا پھر تو وہ روز اٹھانے لگا اور ایک روپہ روز پانے لگا اسی طرح رفتہ رفتہ مجھکو سویرے اٹھنے کی عادت ہو گئی اور مجھکو اپنی زندگی سے بہت نفع ہوا میں بڑے بھروسے سے کہتا ہوں کہ جن لڑکوں کو سویرے اٹھنے کی عادت ہے وہ بڑی عمر کو پہنچتے ہیں اپنے وقت میں بہت مشہور ہوتے ہیں عمدہ اور اعلیٰ کام اونے ہوتے ہیں اور اپنی زندگی کو نہایت آرام اور خوشی کے ساتھ بسر کرتے ہیں اس جگہ ایک اور نصیحت کی بات بیان کرتا ہوں تمکو چاہئے کہ پڑھنے کے زمانہ تک سر میں بڑے بڑے بال نہ رکھو انکے دھونے اور سکھانے اور کنگھی کرنے میں بڑی اوقات ضائع ہوتی ہے چھوٹے بالوں میں نہانے کا آرام بالوں کے سکھانے اور کنگھی کرنے کی اولجھن سے نجات سویرے اٹھنے اور ضروریات سے فرصت کر کے پڑھنے لکھنے میں مشغول ہو گئے نہ بکھیرا ہی نہ جھگڑا

ادب

یہ ایک عمدہ صفت انسان کی ہے جس سے انسان ہر مل عزیز ہو کر دونوں جہان کے اعلیٰ مرتبوں پر پہنچ جاتا ہے پہلا کام تمہارا یہ ہے کہ تم ادب سیکھو اور بزرگوں کی تعظیم کرو تمہارا

مان باپ اوستاد مرشد اور جو تم سے عمر میں بڑے ہیں وہ تمہارے
 بزرگ ہیں اونکی تعظیم تم پر واجب ہے ادب یہ ہے کہ جب
 تم صبح کو اٹھو تو بعد نماز صبح اپنے بزرگوں کو یا جب کسی سے
 ملاقات ہو او سکوسلام کرو کسی سے غصہ ہو کربات نہ کرو باتیں
 ادب اور تمیز سے کرو جس سے باتیں کرو بات کرتے وقت
 اوسکے مرتبوں کا خیال رکھو کسی وقت کوئی فحش کلمہ نہ بولو
 نہ لکھو بزرگ تمہارے اگر کھڑے ہوں تو تم بھی اونکے ساتھ
 کھڑے ہو جاؤ راہ میں اونکے آگے نہ چلو تمکو اگر کوئی سلام کری
 تو سلام کا جواب مخاطب ہو کرو و سلام کے جواب میں صرف
 گردن ہلا کر نہ جاؤ کہ یہ تکبر کی نشانی ہے اور ہاتھ سے
 کھی سی بھی نہ اوڑاؤ کہ بد تمیزی ہے بلکہ جواب سلام کا زبانی
 دو جب تم ادب سے واقف ہوئے تو دوسرا کام تمہارا جو
 اصل ہے وہ یہ ہے کہ تم علم حاصل کرو

علم

علم کے معنی ہیں جاننا اور سمجھنا ایک بات یا چیز کا جسکو پہلے
 نہیں جانتے تھے علم ایسی دولت لازوال ہے جسکے ذریعے
 سے جملہ امور دینی ہوں خواہ دنیوی سب کو ترقی اور مضبوطی حاصل ہوتی

سب سے علم سے عقل کی ترقی ہوتی ہے علم بڑا وسیلہ ترقی کا ہے
 کہ جس سے خدا بھی ملتا ہے اور خدا کی نعمتوں کا مزا بھی ملتا ہے
 دنیا میں جس قوم یا جس شخص کو ترقی حاصل ہوئی ہے علم ہی کے
 ذریعے سے ہوئی ہے پس معلوم ہوا کہ علم تمام خوبیوں اور عمدہ
 کاموں کی جڑ اور جتنے امور دین اور دنیا کے ہیں وہ سب اسکی
 شاخ میں داخل ہیں اسی لیے سلف سے یہ دستور ہے کہ ابتدا
 عمر میں انسان سے اسی دولت لازوال کی تحصیل کراتے ہیں
 اور باقی کام جو انسان کے ہیں وہ سب علم کی تحصیل کے بعد سمجھے
 گئے ہیں لازم ہے کہ تم علم حاصل کرنے میں دل و جان سے کوشش
 کرو تمکو اپنے دین کے علوم میں پہلے قرآن مجید یا ترجمہ پڑھنا
 ضرور ہے اور وضو اور نماز کے ضروری مسائل زبانی بتانے سے
 سمجھ کر یاد کر لینا یہ بہت آسان ہے اسکی وجہ سے تم وضو کرنے
 اور نماز پڑھنے میں ہرگز غلطی نہ کرو گے پھر روزہ اور حج اور زکوٰۃ اور
 عقائد مسائل بھی زبانی بتانے سے سمجھ کر یاد کر لو یہ بھی کچھ دشوار
 نہیں ہے بتاؤ لا اچاہتے لڑکپن کا زمانہ یاد کرنے ہی کا ہے
 اس زمانے کے باتیں یاد بھی خوب رہتی ہیں پھر عربی کی صرف
 نحو بکار آمد مختصر طور پر پڑھ لو اور ملکی زبان میں فائدہ مند کتابیں

پڑھو جن سے اچھی اچھی باتیں بھی معلوم ہوں اور لکھنے پڑھنے کی
مہارت بھی بخوبی ہو جائے پھر بادشاہ وقت کی زبان اور
مروجہ علوم حاصل کرو جب تم علم کی خوبیوں سے واقف ہو
تو مناسب ہے کہ تم اس طرح پڑھو کہ

پڑھنا

جب تمہارے پڑھنے کا وقت آئے تو استاد کی خدمت میں
حاضر ہو اور تعظیم کے ساتھ سلام کرو ادب سے اپنی جگہ پر بیٹھو
سب چیزیں اپنے پڑھنے لکھنے کی سلیقے سے رکھو سبق کا وقت
آئے تو سبق خوب سمجھ کر پڑھو اور اسکو خوب یاد رکھو جب تک
اسکول یا مکتب میں رہو تو سوائے پڑھنے لکھنے کے اور کسی
طرف خیال نہ کرو بغیر اجازت استاد کے اپنی جگہ سے نہ اٹھو
سبق رات کو خوب یاد ہوتا ہے سویرے کھانا کھا کے سو رہو
دو بجے رات کو اٹھ کر صبح تک سبق یاد کرو کہ اس وقت کا
یاد کیا ہوا شاید کبھی نہ بھولو گے باقی قاعدے پڑھنے کے
تمکو اسکول میں خود معلوم ہو جائیں گے زیادہ لکھنے کی
ضرورت نہیں ہے

لکھنا

اردو یا انگریزی عربی خواہ فارسی ایسا لکھو کہ صاف اور جلد
پڑھا جائے لکھنے کے وقت سطر سیدھی رہے حروف پورے
اور جلد لکھو عربی یا فارسی ایسے قلم سے لکھو جس کا قطر چھپا ہوا انگریزی
لکھنے کی عادت پر کے قلم سے رکھو کہ حروف عمدہ نکلیں اور جلد
لکھا جائے جب تم دل لگا کر پڑھتے ہو تو تم کو چھٹی کی وقت کھیلنا بھی چاہیے

کھیلنا

موقع موقع سے کھیلنا بھی نفع سے خالی نہیں جب تم کو چھٹی ملے
تو گیند سے خوب کھیلو کہ تمہارے ہاتھ پانوں میں قوت آنے
اور کھانا خوب ہضم ہو لیکن بازاری چھو کروں سے نہ کھیلو کہ
اونکے ساتھ کھیلنا برا ہے اور گنجفہ چوسر شرطیج سے بھی بچے رہو

والدین کی تعظیم

ادب کے بیان میں پڑھ چکے ہو کہ سب سے زیادہ بزرگ
تمہارے مان باپ ہیں لیکن اس جگہ پھر سمجھ لو کہ والدین کی
فرمانبرداری ہر انسان فرض ہے جب تک تمہارے مان باپ
زندہ رہیں اونکی خلاف مرضی کوئی کام نہ کرو اپنے آرام کی واسطے
اونکو تکلیف نہ دو اونکی خدمت جس طرح تمہیں ہو سکے بجا لاؤ اور

اپنی بھلائی سمجھو

سچ بولو

آدمی بالطبع سچ بولنے کی طرف مائل ہے اور یہ عادت اسکی
پیدائش میں خدا نے دی ہے ہر آدمی کو سچ ہی بولنا چاہیے
لازم ہے کہ تم بھی سچ بولا کرو کسی وجہ سے جھوٹ بولنے کا خیال
بھی دل میں نہ لاؤ آدمی جھوٹے دو سبب سے بولتا ہے یا سزا
کے خوف سے یا نفع کے خیال سے پہلا تو جھوٹا اور نامرد ہے
اور دوسرا جھوٹا اور سبت ہمت ہے تھوڑے دن ہو کے کہ
فرانش میں ایک لڑکا جسکی تیرہ برس کی عمر تھی عین لڑائی
کے وقت گرفتار ہو گیا اوسکی نسبت حکم ہوا کہ فوراً گولی مار دی جا
اوس لڑکے نے ایک گھڑی چاندی کی جیب سے نکال کر نوپون
کی فوج کے کپتان سے عرض کی کہ صاحب یہ گھڑی میرے
ایک دوست کی امانت ہے مجھے اجازت دیجئے کہ میں یہ
گھڑی اپنے دوست کو دے آؤں کپتان نے کہا میں سمجھتا ہوں
کہ تو اسی بہانہ سے بھاگا چاہتا ہے اوس جوان فروپے لڑکے
نے کہا میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں اور اپنی عزت کی قسم
کھاتا ہوں کہ گھڑی دیکر میں ابھی آؤنگا کپتان نے اسے اجازت دی

لڑکا دس منٹ کے بعد واپس آیا اور کپتان کے سامنے ایک
 درخت سے سر لگا کر بولا کہ لو میں آگیا فیر کر دو کپتان نے اس
 لڑکے کی رستی اور عالی ہمتی دیکھ کر اس کی جان بخشی کی
 اس لڑکے نے مر نیو گوارا کیا لیکن جھوٹے سے اپنی آبرو کو
 بچایا اور وعدے کو پورا کیا خیال رکھو کہ کوئی بات جھوٹے
 زبان سے نہ نکلنے پائے کیونکہ جھوٹے بولنا بڑی بیعزتی اور
 بڑی بے آبروئی کی بات ہے

وعدہ

جب کسی سے وعدہ کرو تو اس کو پورا کرو مثلاً اگر تم نے کسی سے
 کہا کہ میں آٹھ بجے آؤں گا تو تم کو لازم ہے کہ ایسے وقت اپنے
 مکان سے چلو کہ جس سے وعدہ کیا ہے اس کے مکان پر آٹھ
 بجے پہنچ جاؤ انگریزوں کی عادت ہے کہ جب وہ کسی کمیٹی
 یا دعوت میں آٹھ بجے بلائے جاتے ہیں تو قبل آٹھ بجنے کے اس
 جگہ کوئی نہیں ہوتا اور آٹھ بجنے کے دو تین منٹ قبل گاڑی
 اور فٹن سے سارا رمنہ بھر جاتا ہے ہر شخص ایسے وقت اپنے
 مکان سے چلتا ہے کہ جاے موعودہ پر آٹھ ہی بجے پہنچ جاتا
 یہ بھی نہیں چاہئے کہ آٹھ بجے انسان بلایا جاے اور پانچ ہی

بچے سے موجود ہو جائے بلکہ ہر حال میں وعدہ کے موافق کرنا چاہیے

ملاقات

عالم حکیم اور تجربہ کار لوگوں سے ملاقات کرو انکی خدمت میں جاؤ کہ لطف زندگی پاؤ گے جاہل اور بد وضع لوگوں کی صحبت سے بچو نہ انکے پاس جاؤ نہ اپنے پاس بلاؤ کہ پہلے ذلت آخر کو ندامت اوٹھاؤ گے لوگوں کی ملاقات کو زیادہ نہ جاؤ کہ توقیر تمھاری کم ہو جائیگی بغرض اور کم ملاقات کرو کہ محبت زیادہ ہو جسکے گھر جاؤ تو بہت نہ بیٹھو اور بہت نہ بولو کہ صاحب خانہ پر جبر ہو گا اور جو شخص تمھاری ملاقات کو آئے تو اسکے ساتھ تعظیم اور اخلاق سے پیش آؤ کہ وہ تم سے ناخوش نہ ہو اگر کوئی عالم یا حاکم یا معزز آدمی تمھارے گھر میں آئے تو انکی خبر سنکر اپنی جگہ سے دور تک جاؤ اور بہ تعظیم تمام اپنے ہمراہ لے آؤ اسکو استقبال کہتے ہیں اور جب وہ رخصت ہو تو اسکو اپنی جگہ سے دور تک پہنچاؤ اسکو مشایعت کہتے ہیں عالم کی قدر اور عزت دو لہذا سے زیادہ ہے کیونکہ علم جو ہر ذاتی ہے اور دولت علم کی لازوال ہے ہمیشہ آدمی کی ساتھ ہے اور دولت بھائی

انگریزوں کی ملاقات

انگریزوں کی ملاقات بذریعہ ٹکٹ کے کیا کرو کہ یہ وہ اوس کے
 عادات اور آداب میں داخل ہے جن صاحب کی ملاقات کو
 جاؤ پہلے اپنے نام کا ٹکٹ بھیج دو جس پر تمہارا نام انگریزی میں
 لکھا ہوا ہے اگر وہ ٹکٹ تمہارا رکھ لیا جاوے تو ضرور ہے
 کہ ملاقات ہو اور شاید کسی سبب سے اوس وقت ملاقات نہ ہو
 تو ٹکٹ رکھ لینے کے یہی معنی ہیں کہ ملاقات ہو گئی اور یہ بڑے
 تحلف کی بات ہے لیکن ہندوستان کے اکثر لوگ اسکو نہیں
 سمجھتے ہم کلام ہوئے ہی کو ملاقات جانتے ہیں اور بغیر ملاقات
 کے پھر آنے کو بغیر قی سمجھتے ہیں حالانکہ کوئی بغیر قی کی بات
 نہیں ہے ہر شخص عاقل اپنے وقت کو عزیز رکھتا ہے اور اپنے
 وقت کے ضائع ہونے کا اوسکو نہایت افسوس ہوتا ہے
 خصوصاً اون لوگوں کو جو دور سے اپنا وطن چھوڑ کر نوکری کرنے
 آتے ہیں اکثر دیکھا ہے کہ ہندوستانی یورپین کی ملاقات
 میں بہت اصرار کرتے ہیں اور ایسا تنگ کرتے ہیں کہ آخر اونکو
 بد اخلاقی کرنی ہوتی ہے اور یہ خود شرمندہ ہو کر پھرتے ہیں ایک
 میں ایک صاحب کی ملاقات کو گیا صاحب نے مہربانی سے
 بلالیا دو چار ہی باتیں ہوئیں تھیں کہ چہرہ اسی نے زبانی عرض کی

کہ فلان بابو صاحب بھی حاضر ہیں صاحب نے فرمایا کہ ہوقت
 فرصت نہیں ہے تھوڑی دیر کے بعد پھر اوسنے آکر عرض کی
 کہ بابو صاحب کہتے ہیں کہ اس وقت ضرورت ہے اور ہم ابھی
 گانون پر سے چلے آئے ہیں یہ سنکے صاحب کو کچھ غصہ آیا
 لیکن اپنے اخلاق سے پھر بھی یہی فرمایا کہ آج ہم ملاقات نہیں
 کر سکتے اسپر بھی اونکو چین نہوا پھر اونہوں نے کسی طرح سے
 چیراسی کو بھیجا اوس کمبخت چیراسی کی شامت آئی اوس نے
 پھر آکر التماس کیا کہ بابو صاحب کہتے ہیں کہ پھر کس دن ہم حاضر
 ہوں اس بات پر صاحب کامنہ غصہ سے سرخ ہو گیا لیکن
 نہایت مترحم اور متحمل تعلیم یافتہ تھے ضبط کر کے چیراسی سے
 اسی قدر فرمایا کہ تو سامنے سے چلا جا وہ چیراسی مارے خوف کے
 شاید پھر بابو صاحب کے پاس نہیں گیا اور یہاں اس بے لطفی
 کے ساتھ تھوڑی دیر تک ملاقات رہی جب میں بخصت ہو کر
 باہر آیا تو دیکھا صاحب کی جوڑی تیار ہے اور بابو صاحب بھی
 چیراسی کے منتظر ہیں اسی عرصہ میں صاحب بھی نکل آئے
 بگھی پر سوار ہوتے ہی تھے کہ بابو صاحب نے دوڑ کر سلام کیا
 لکہ کہ کہنے نہ پائے اور صاحب سوار ہو گئے اس حکایت پر

غور کرنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ملاقات کا ہے کوہی
زبردستی کی حماقت ہے۔

محبت

جانتے ہو محبت کیا چیز ہے دنیا میں جو اللہ تعالیٰ کی رحمت عام
اپنی مخلوق کے ساتھ ہے اوسکا نام محبت ہے اور محبت کے
کئی نام ہیں عشق ذوق شوق عنایت شفقت الفت مروت
خواہش جذب رفق مدارات انس ہمدردی سمجھ لو کہ سب آدمی
ایک ہی جوہر سے پیدا ہیں اور ایک کو دوسرے سے تعلق ہے
انکی مثال ایسی ہے جیسے آدمی کے بدن میں ہاتھ پاؤں یا اور اعضا
اگر آدمی کی ایک اونگلی دکھتی ہے تو سارے بدن کو اوسکے
تکلیف ہوتی ہے اسی طرح آدمی کی ایذا سے آدمی کو ایذا ہونی
چاہئے اور اوسکی راحت سے راحت اگر کہیں کہیں اس میں
زیادتی اور کمی پائی جاتی ہے تو یہ تعلقات دنیا کے موافق
ہے مثلاً اگر کسی شخص اجنبی کو تم تکلیف میں دیکھو تو تمکو اوسکی
تکلیف سے کم رنج ہوگا بخلاف اسکے کہ تم کسی اپنے دوست کی
ایذا سے آگاہ ہو تو تمکو اوسکا بہت صدمہ ہوگا یہ بات کچھ
انسان ہی پر موقوف نہیں ہے بلکہ خالق اکبر نے اپنی رحمت عام

سے جانوروں کو بھی ایسی ہی محبت عنایت فرمائی ہے دیکھو
 ایک کبوتری دوسری کبوتری کے انڈے کو سیتی ہے اور
 بچے نکال کر پرورش کرتی ہے ایک جانور کو ستاؤ تو سب
 پریشان ہو جاتے ہیں افسوس ہے اون لوگوں پر جو آدمی کو
 تکلیف دیتے ہیں یا جان سے مار ڈالتے ہیں لازم ہے کہ آدمی
 کی راحت دیکھ کر خوش اور تکلیف دیکھ کر غمگین ہو جان تک
 تم سے ہو سکے ہر شخص کے ساتھ نیکی کرو اور کسی کو کسی طرح کی
 ایذا نہ دو سب سے زیادہ اپنے بھائیوں اور عزیزوں کے ساتھ
 تواضع اور محبت سے پیش آؤ کسی کو اپنا دشمن نہ بناؤ اور
 دوستی کے بھی معنی سمجھو

دوستی

تم اگر کسی کے دشمن نہیں ہو تو سب تمہارے دوست ہیں
 یہاں تک کہ جانور بھی تم کو ایذا نہیں دے سکتے بھڑیا شہد کی
 مکھی جب کو زنبور کہتے ہیں جب اس کو مارنے کا قصد نہ کرو گے
 ہرگز تم کو نہ کاٹے گی غرض اس بیان سے یہ نہیں ہے کہ تم براہ
 محبت شیر کے پنجرے میں یا تھوڑا لدو یا سانپ کو پکڑ لو بلکہ اس
 سے مقصود یہ ہے کہ جس سے محبت کرو گے یقین ہے کہ

وہ بھی تم سے محبت کرے اور تمہارا دوست ہو جائے

نکاح

دانشمندی یہ ہے کہ جب تک تمکو تحصیل علم سے فراغت نہو اپنی شادی نہ کرو جب تمہاری شادی ہو جائے تو اپنے بال بچوں کا بوجھ مان باپ پر نہ ڈالو خود اپنی خبر لو عورتوں کی تعلیم میں کوشش کرو اگر تمہاری بی بی اپنے بزرگوں کی غفلت سے پڑھی لکھی نہو تو تمکو لازم ہے کہ اوسکو اسقدر پڑھا دو کہ وہ مسئلہ مسائل کی کتابیں جو اردو زبان میں ہیں بخوبی پڑھ لے اور انتظام خانہ داری کے لینے کچھ حساب بھی سکھا دو تاکہ تمہاری زندگی آرام سے بسر ہو اور تمہارا دل بہ سبب جاہل ہونے عورت کے نفرت بھی نہ کرے اور ایک بی بی کی زندگی میں دوسرا نکاح نہ کرو کیونکہ حسن معاشرت اور اطمینان دلی باقی نہیں رہتا ہے اور دوسرا نکاح کرنا خود اپنے اوپر اور اپنی بی بی پر بہت ظلم کرنا ہے اگرچہ شرعاً جائز ہے لیکن خدا نے عدالت کی نہایت عمدہ شرط کی ہے اسکی پوری پوری تعمیل معمولی بات نہیں ہے پھر اگر تم نے عدالت نہ کی تو خدائی مواخذہ جدا سر پر رہا اور ہر روز کی کوفت الگ ہوتی

خانہ داری

اپنے گھر کا انتظام ایسا کرو جیسے کوئی بادشاہ اپنے ملک کا
 انتظام کرتا ہے اگر بی بی تمھاری سمجھ دار ہے اور سلیقہ مند تو
 جو کچھ تمھاری آمدنی ہے سب اوسکے حوالے کرو کہ وہ کل انتظام
 گھر کا تمھاری مرضی کے موافق کر لگی اور تمھارا ایک پیسہ بھی نقصان
 نہوے دیگی لیکن اگر اوسکو عقل نہیں ہے یا فضول خرچ ہے
 تو بقدر مناسب اوسکے چھوٹے بچوں کی پرورش اور آسائش
 کی واسطے درماہ مقرر کرو اور اوسکو کسی طرح کی ایذا یا تکلیف
 نہ دو کیونکہ وہ دنیا میں سب سے زیادہ تمھاری انیس
 اور ہمد ہے تنبیہ بیشتر ایسا ہوتا ہے کہ شادی کرنے
 کے بعد آدمی اپنی مان باپ کی خدمت کو بھول جاتا ہے
 لیکن جو سمجھ دار اور سعادتمند ہیں وہ بعد شادی کے
 زیادہ تر اطاعت اور فرمان برداری مان باپ کی کرتے ہیں
 اور اونکو کسی وجہ سے تکلیف نہیں دیتے تمھاری حیثیت
 اور مقدور کے موافق تمکو اس باب اور چیزیں بھی چاہئیں اور
 اونکی احتیاط بھی تم پر لازم ہے

اولاد

اولاد اگر نیک ہے تو سبحان اللہ یہ بہت بڑی دولت ہے

ہر کام کے واسطے تدبیر ضرور ہے اولاد کے بہتر ہونے کی تدبیر
 اونکی تعلیم ہے جو اونکے مان باپ کے اختیار میں ہے عقل
 اور عمدہ خیالات لڑکوں میں جب ہی ہوتے ہیں کہ جب
 اونکی تعلیم ابتدا ہی سے اچھی کی جائے ہندوستان کے لڑکے
 اکثر جاہل رہ جاتے ہیں اور اون کی عادتیں خراب ہو جاتی
 ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ بچپن سے اونکے مان باپ کی
 محبت اونھیں بگاڑ دیتی ہے چھوٹی عمر میں مان باپ کے
 لاڈ لے ہوتے ہیں کھیل کود میں مصروف رہتے ہیں پڑھنے
 لکھنے سے بھاگتے ہیں مان باپ اونکے ناز اوٹھاتے ہیں
 اور اونکی حرکتوں سے خوش ہوتے ہیں یوں ہی اون کی
 خصلتیں بگڑتے بگڑتے اس درجہ تک پہنچ جاتی ہیں کہ پھر
 اونکا سنبھلنا دشوار ہوتا ہے جب وہ لڑکے جوان ہوتے ہیں
 تو دو حالتیں اونکی ہوتی ہیں اگر غریب ہیں تو اونکی بے ہنری
 اونکے خیالات اون سے چوری کر اتے ہیں جو کھلو اتے ہیں
 اور اگر امیر ہیں تو اپنے مان باپ کی دولت پر قابض ہوتے
 ہیں اوس وقت زمانہ کی بری ہوا اونکو اور بھی لے اوڑتی
 ہے ایک تو وہ پہلے ہی سے بگڑے ہوئے تھے دوسرے

مفت کا مال ہاتھ لگا تیسرے خود مختار ہوئے چوتھے
 دو چار شہدے پتے یا رہوے پھر دنیا بھر کی بری باتیں ہونے
 لگیں بچپن تو مان باپ کے لادپیار نے کھویا جوانی یوں برباد
 ہوئی جب وہ دولت صرف ہو گئی بھیک مانگنے لگے پس
 لازم ہے کہ اولاد سے زیادہ محبت نہ رکھو اور انکی سبب
 ناز برداری نہ کرو کہ انکے حق میں سہم ہے

اولاد کی تعلیم

جب تمہارا لڑکا پانچ برس کا ہو تو اسکو پڑھنے بٹھاؤ لیکن
 اسکے مکتب کے نام سے اپنا حوصلہ نہ نکالو کہ یہ بڑی حماقت
 ہے اوسی روپیہ کو تعلیم اور تربیت میں لڑکے کی خرچ کرو۔
 جسدن تم اپنے لڑکے کو پڑھنے کے لیے بٹھاتے ہو وہ پہلا دن
 تعلیم کا ہے یہ دن مبارک اسیلئے ہے کہ ایک خوشی کے انیوا
 دین کی خبر دیتا ہے۔ بشرطیکہ تمہاری دلی توجہ اور پڑھنے والے کا
 شوق استقلال کے ساتھ قائم رہے یہ وہ دن ہے کہ تم ایک
 امید کا بیج بوسے ہو اسکا بار و زار تیار ہونا تمہارے فرزند کو
 بکار آمد علوم مروجہ زمانہ کا حاصل ہو جائے یہ وہ دن ہے
 کہ تم نے اپنے خاندان کے نام و نشان کو بلند کرنے کا قصد کیا ہے

پس ایسے دن کا شکریہ یہ ہے کہ موافق اپنے مقدور اور جوصلے کے
 دس بیس پچاس سو دو سو پانسو ہزار جس قدر تمکو توفیق ہو
 کسی مدرسہ میں نقد بھیج دو کہ غریب طالب علموں کے پڑھنے
 لکھنے کی چیزوں میں خرچ کئے جائیں روپیہ کو موقع اور محل پر
 خرچ کرنا دانشمندی ہے پس مکتب کے دن مدرسہ میں روپے کا
 بھیجنا دانشمندی کی بات ہے اور مٹھانی تقسیم کرنا عوام کا فعل
 ہے تعلیم کے واسطے ابتدا ہی سے ایک معلم ذی استعداد لائق
 اور ہوشیار زیادہ مشاہرے کا نوکر رکھو جو لڑکے کے دل میں
 پڑھنے کا شوق پیدا کر دے۔ اچھی باتوں کے سیکھنے کی طریقت
 رغبت دلائے کھیل میں بھی کام کی باتیں بتائے حرف شناسی
 کے بعد اپنی ملکی زبان میں ایسی کتابیں پڑھانی چاہئے جن سے
 پڑھنے کی مہارت بھی ہوتی جائے اور مفید باتیں بھی معلوم ہوں
 تمکو چاہئے کہ ہفتے میں کم سے کم تین مرتبہ لڑکے کا امتحان لو اور
 اس وقت کے مناسب انعام و وجب اسکی استعداد کچھ درست
 ہو جائے تو ہفتے میں ایک بار امتحان لیا کرو۔ ہمیشہ لڑکے کی
 ہمت کو بڑھاتے رہو جو باتیں زبانی بتائی جائیں (جس کا ذکر علم
 کے بیان میں ہو چکا ہے) انکو ہمیشہ پوچھ لیا کرو۔ اس حاصل

جب تمہارا لڑکا اردو کی دوچار مفید کتابیں قرآن مجید با ترجمہ نہایت
 صحت کے ساتھ فارسی میں گلستان سعدی کا آٹھواں اور پہلا
 باب سمجھ کر پڑھ لے فارسی سے اردو میں اور اردو سے فارسی میں
 ترجمہ کرنے لگے عربی کے جملوں میں فعل فاعل مفعول بہ مفعول فیہ
 مفعول مطلق ظرف زمان ظرف مکان جار مجرور وغیرہ بتانے لگے
 حساب میں اربعہ تناسبہ تک سمجھ کر سیکھ لے انگریزی کی دو تین
 کتابیں چھوٹی چھوٹی پڑھ لے کچھ انگریزی لکھنے بھی لگے پھر سرکاری
 اسکول میں داخل کر دو اس عرصہ میں تمہارے لڑکے کی عمر دس
 برس کی ہو جائیگی اور جب قدر باتیں اوپر بیان کی گئی ہیں سب بخوبی
 آجائیگی البتہ تمہاری دلی توجہ پڑھانے والے کی لیاقت اور بہتر
 طریقہ تعلیم شرط ہے سرکاری اسکولوں میں نہایت عمدہ تعلیم
 ہوتی ہے ہرگز ایسی تعلیم گھر میں ممکن نہیں جب لڑکا اسکول میں
 داخل ہو اس وقت میں ایک انگریزی دان کا نوکر رہنا ضرور
 ہے اسکول کے پڑھے ہوئے سبق کو بخوبی یاد کرانے اور انگریزی
 میں گفتگو کی مشق اور بہت سے امورات میں انگریزی دان معلم
 سے مدد ملے گی اس خرچ میں ہرگز کوتاہی نہ کرو تعلیم کے متعلق جہاں تک
 خرچ کرو گے فائدہ سے خالی نہیں لڑکوں کے پڑھنے لکھنے کی

خیرین اونکی خواہش اور حاجت سے زیادہ موجود کر دو عہد
 تعلیم دینے کو مثل اون ضروریات کے جانو جن سے بقا زندگی
 ہے جیسے کھانا پینا ہوا سونا جاگنا بول و ہزار بقا زندگی کے
 لئے ضروری ہے اوسے طرح علوم مروجہ زمانہ کا حاصل کرنا بھی
 انسان کی بقا زندگی کے لئے لازم اور ضروری سمجھا گیا ہے
 بے علم بھی جیتے ہیں مگر مثل اپاچ اور مفلوج کے پھر کیا ایسوں
 کی زندگی کو زندگی کہینگے یہ تو مرنے سے بدتر ہے کہ نہ نعمت
 دنیا سے اونہیں کچھ حاصل نہ زندگی کا کچھ لطف اسیلئے ہر انسان کو
 لازم ہے کہ اپنی اولاد کی عمدہ تعلیم دینے میں کوشش کرے
 اور سرکار ملکہ معظمہ خلد اللہ ملکہا کی عملداری میں آزادی اور علم کی
 قدر دانی اور رعیت پروری کو بہت غنیمت سمجھے جس طرح
 لڑکوں کی تعلیم ضروری اور واجبات سے ہے اوسے طرح لڑکیوں کو
 اس قدر پڑھانا لکھانا نہایت ضرور ہے کہ وہ اپنے روزمرہ کے
 خرچ اخراجات کو لکھ پڑھ لیں چھوٹی چھوٹی اُردو کی کتابیں ٹھیک
 اپنی شرع کی ضروری باتوں سے واقف ہو جائیں بیو و رسومات
 کی پابندی چھوڑیں ضروری خرچ اور بیوہ خرچ کو سمجھ لیں۔
 عورتوں کی جہالت سے بڑا نقصان ہوتا ہے۔ مگر کوئی نہیں سمجھتا

ہندوستان میں ترقی اوسیوقت شروع ہوگی جب اہل ہند
لڑکیوں کی تعلیم کی طرف متوجہ ہونگے ہندوستان کی عورتیں
مردوں کی غفلت سے اسطرح زندگی کے دن کا ٹٹی ہیں
جس طرح بے ہاتھ پانوں والا اندھا اور بہرا بکس تکم کو ضرور ہے
کہ جب قدر اوپر بیان کیا گیا ہے اوس قدر عورتوں کو ضرور پڑھا
اور اتنا پڑھا دینا کچھ مشکل نہیں ہے۔

تربیت

تربیت تعلیم سے بھی مقدم اور ضروری ہے اسلیئے چاہئے
کہ جب بچے بولنا شروع کریں اوسیوقت سے اس بات کا
خیال رکھا جائے کہ نامذہب الفاظ بچوں کی زبان پر نہ آئیں
اکثر مائیں نوکر بچوں کو چھڑکراونکی سخت زبانی سے خوش
ہوتے ہیں اور مان باپ بھی محبت سے کچھ خیال نہیں کرتے
اور بچوں کی زبان گالی اور سخت کلامی کی خوگر ہوتی جاتی ہے
کسی قدر سمجھ کے درست ہونے پر بزرگوں کے سامنے
اونکے خوف و لحاظ سے نامذہب لفظ نہیں بولتے ہیں مگر
جب زبان غیر مذہب الفاظ کی عادی ہو چکی تو بڑے ہونے پر
اونہیں لفظوں کی مشافی نوکروں اور غریب مزدوروں پر ہوا کرتی

ہے تم اگر تعظیم کے الفاظ سے چھوٹوں کو مخاطب کرو گے تو اس
 سے تمہاری بزرگی میں کوئی نقصان نہیں آئیگا مگر نفع یہ ہے
 کہ وہ تربیت پائینگے بڑوں کی تعظیم برابر والوں کے ساتھ محبت
 اور اخلاق کا برتاؤ چھوٹوں پر رعایت اور رحم کر نیکی تعلیم بچپن ہی
 سے کرنی چاہئے جو کھیل لڑکوں کے لئے نافع اور جائز ہوں
 وہ سب تمہارے سامنے کھیلنے کے وقت کھیلیں اور جو ناجائز
 اور مضر ہیں وہ نہ تمہارے سامنے کھیلیں نہ پیٹ پیچھے لڑکوں کو
 تمہارا خوف اتنا نہیں ہونا چاہئے کہ تمہاری صورت دیکھ کر اس
 باختہ ہو جائیں نہ اتنا شوخ کر دو کہ تمہارے روبرو بدتمیز اور
 بے تہذیب باتیں کریں نہ درشتی و نرمی بہم در بہت
 چورگ زن کہ جراج و مرہم نہ ہت پہلی صورت میں نقصان
 یہ ہے کہ لڑکے تمہاری صحبت سے بھاگینگے تم سے چھپ کر
 نوکرون میں بیٹھینگے بے ضرورت حقہ پینگے اونہیں کے
 افعال و اقوال اختیار کریں گے اور دوسری صورت میں یہ خرابی
 ہے کہ بڑے ہونے پر تمہارے ہی ساتھ اسی حالت کا بیچو
 رہ جانا ممکن ہے رشتہ کے بزرگوں اور برابر والوں کی ریت انسان
 پوچھتا ہے۔ تم اپنے لڑکوں کی تعلیم کے لئے کیا کرتا ہے گو قوم

اوسکی سمجھے یا نہ سمجھے علم ہی کی بدولت انسان کی عزت روز بروز
 زیادہ ہوتی ہے عمل جب تنہ علم حاصل کیا تو لازم ہے کہ
 اوسپر عمل بھی کرو تا کہ اوس علم سے تمکو بھی فائدہ ہو اور دوسرے
 بھی نفع اوٹھائیں کیونکہ علم بغیر عمل کے کسی کام کا نہیں ہے اگر
 دین کا علم حاصل کیا اور موافق اپنے مذہب کے احکام بجا نہ لائے
 تو تمکو علم دین حاصل کرنے کا کیا نفع ہوا اور دوسروں کو کیا فائدہ
 پہونچا تنہ اگر دنیاوی علوم حاصل کیئے اور اوسکی قوت سے
 عمدہ عمدہ باتیں کام کی نہ نکالیں جس سے ہر ایک کو فائدہ آسانی
 آرام حاصل ہو تو تمکو علم کا کیا نتیجہ ملا تاریخ کے پڑھنے سے معلوم
 ہو گا کہ جلال الدین محمد اکبر شاہ کے وقت میں ڈاک کا کچھ انتظام
 ہوا تھا وہ بھی اسطرح پر کہ پانچ پانچ کوس پر گھوڑے کی چوکیاں
 بٹھائی گئی تھیں اور سوار معین تھے اس ذریعہ سے دوسو کوس
 کی خبر بادشاہ کو چار روز میں پہونچ جاتی تھی یہ بات اکبر کی عمدہ ترین
 کاموں میں سے ہے اب ڈاک کے انتظام کو دیکھو کہ ہر ادنے اور
 اعلیٰ کو سرکاری ڈاک سے کس قدر فائدہ آسانی آرام حاصل ہے
 اور سرکار کو بھی نفع ہے اکبر کو اپنی ڈاک سے خود ہی نفع تھا اور وقت
 میں بغیر قاصد بھیجے اور روپیہ خرچ کیئے ہوئے کسی کو کسی کی خبر معلوم

نہیں ہوتی تھی اب آدھ آسنے میں جہاں چاہو خطا بھیج دو بے تردد و مگر وہ
 کو پہنچ جائیگا تھوڑے دنوں سے اور بھی زیادہ آسانی ہو گئی ہے
 کہ ایک پیسے میں بھی تھوڑا حال معلوم ہو سکتا ہے ممکن ہے کہ اس سے
 بھی زیادہ ہر ایک بات میں آسانی ہو جائے کیونکہ زمانہ ہر وقت ترقی
 کر رہا ہے تھوڑے عرصہ کی بات ہے کہ سرکاری ڈاک میں یہ انتظام
 نہ تھا اب پہلے کی نسبت بہت آسانی ہو گئی اس زمانہ میں دوسو
 کوس کی خبر چار روز میں بادشاہ کو پہنچتی تھی اور اس زمانہ میں
 تار برقی کے ذریعہ سے ہزار کوس کی خبر چار گھنٹے میں ہر شخص کو مل
 سکتی ہے ریل سے سفر کس قدر آسان ہو گیا چیزوں کو دیکھو کتنی افراط
 سے بنتے لگین یہ کپڑے جو اس وقت کل کے ذریعہ سے بنے جاتے
 ہیں پہلے کہاں سیرتھے یہ چھاپہ کہاں تھا اسکے وجہ سے وہ کتابیں
 جو سو اے شاہی کتب خانہ کے اور کہیں مل نہیں سکتی تھیں اب
 وہی کتابیں فقیر کے پاس موجود ہیں سب چیزوں کا یہی حال ہے
 گھڑی چاقو بگلی فٹن الماری لمپ کنول جھاڑ چربی کی ہتی کا غد
 وغیرہ کس کس چیز کو لکھوں پہلے ان چیزوں کا نام ہی کوئی نہیں
 جانتا تھا اور اب کس افراط سے دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں یہ سب جلوہ
 علم اور عمل کا ہے اگر یورپ والے بھی علم حاصل کر کے ہندوستان میں

کی طرح سے نہ کسی کو بتاتے نہ خود کام میں لاتے تو آج یہ چیزیں آرام
اور نفع دینے والی دنیا میں نہوتیں اور نہ زمانے کی ترقی معلوم ہوتی
لگے زمانہ میں بندر کی تشریح سے صرف بڑے اعضا کی ہیبت اور
ہڈیوں کی گنتی بتائی گئی تھی جو اس وقت کا مقتضاتھا اب اس
اونیسویں صدی میں ہزاروں آدمی کی تشریح سے بدن انسان کی
عمدہ عمدہ بکار آمد باتیں اور خدا کی بڑی بڑی صنعتیں معلوم ہوتی
جاتی ہیں ازراجملہ لندن کی ایک حکایت ہے کہ ایک شخص کسی کے
ہاتھ سے مارا گیا قاتل کا پتا نہیں ملتا تھا ایک ڈاکٹر نے قاتل کی صورت
مخملوار کے مقتول کی آنکھ کے پردے میں پانی اور خردبین شیشہ کے
ذریعہ سے لوگوں کو دکھلائی اونہیں لوگوں میں اسکا قاتل بھی تھا
اوسنے بھی دیکھا اور جرم سے اقرار کیا اور اپنی سزا کو پہنچا اس طرح
بہت سی عمدہ اور عجیب باتیں علم اور عمل کی بدولت ان لوگوں نے
ایجاد کی ہیں جنکی شرح کیواسطے ایک دفتر چاہئے حاصل کلام یہ ہے
کہ تم بھی علم حاصل کرو اور اوسپر عمل کرو اور اپنی اصلاح اور قوم کی
فلاح میں داسے درے قدمے دل سے کوشش کرو۔

صحت جسمانی

آدمی کا تندرست رہنا بڑی دولت ہے اسی پر سب کام موقوف ہیں

کتاب سائنس و طبیعت
صفحہ نمبر ۱۱۰
مفتی ابو بکر محمد
نظمی

تندرستی نہ تو انسان سے کوئی کام نہیں ہو سکتا ہے اس لیے
 چاہئے کہ جن امور سے تندرستی قائم رہ سکے انکو آدمی اختیار
 کرے روزانہ سویرے اوٹھنا ضروریات سے فرصت کر کے
 محفوظ جگہ میں سرد پانی سے نہانا صاف قمیص کا پہنا کچھ جسمانی
 محنت کر لینا پھر چائے کے ساتھ مختصر سی غذا کر لینا جب خوب
 ہو کہ معلوم ہو تو جب قدر رکھا سکتا ہے اوس سے کم کھانا ہلکی لطیف
 غذا کا کھانا پانی صاف کیا ہو اکم پینا مکان کا صاف رکھنا پانچانہ
 اور بدر رو کا نہایت صاف رکھنا کہ بدبو نہ ہو دھوئیں غبار سے
 بچنا ہو اسے بدن کو بچانا علی الخصوص برسات میں یا جب
 پانی برس کر سرد ہوا چلتی ہے اوس سے زیادہ احتیاط کرنا
 موٹے کپڑے کا پہنا تاکہ ہو اسے بدن محفوظ رہے چست لباس کا
 پہنا اس سے بھی وہی فائدہ ہے نشہ کی چیزوں سے پرہیز کرنا
 شہم سے احتیاط کرنا پاؤں کو پاتا بہ سے گرم رکھنا آٹھویں دن
 ناخنوں کا کٹوانا چھوٹے چھوٹے بال سر میں رکھنا یہ سب امور
 باعث تندرستی ہیں شب کو صاف روشنی میں بیٹھنے سے
 خیالات عالی ہوتے ہیں عقل کی تیزی بڑھتی ہے اندھیرے اور
 دھندھلی روشنی سے عقل کند ہوتی ہے۔

زیادہ تر سینہ کو واسے
 بچانا چاہئے

پانچویں دن
 پاؤں کو پاتا بہ سے گرم رکھنا

اولاد کی شادی

بلوغ سے پہلے ہرگز شادی نہیں کرنی چاہئے لڑکی کی شادی جس سے کرنا چاہئے ہو اس کی شرافت (یعنی قابلیت اور نیک چال چلن) کا دیکھنا ضرور ہے تاکہ آئندہ افسوس نہ کرنا پڑے شادی میں فضول خرچ نہ کرو اس کے بدلے اپنی اولاد کو نقد حوالہ کر دو کہ اس کے کام آئے اگر تم کو مقدور کم ہے تو بھی قرض نہ لو جب قدر تمہارے پاس ہے اوس میں انجام کر دو حوصلہ وہیں تک کرو جہاں تک تم کو قدرت ہے اپنے مقدور سے زیادہ خرچ کرنا نام آوری نہیں ہے بڑی نادانی ہے قرض لیکر ناچ برات اور دعوت میں خرچ کر نیوالے کو عالی حوصلہ نہیں کہتے ہیں ایسوں کو نا عاقبت اندیش کہنا چاہئے (جس کا ترجمہ نادان اور احمق ہے) عالی حوصلہ وہ ہے جو شادی کرنے میں قرض دار نہ ہو جائے لڑکوں کی شادی اوس وقت ہونی بہتر ہے جب وہ اچھی طرح سے علم حاصل کر لیں اور نہایت عمدہ بات سمجھتے کہ وہ اپنی شادی میں اپنی کمائی سے خرچ کریں ہر حال میں فضول خرچ سے بچنا انسان کے لئے نہایت ضرور اور لازم ہے۔

انتظام معاش

دنیا میں آدمی کے لئے اطمینان کی چیز معاش اور ملکیت ہے
 جسکے پاس ایک گانون ہے وہ اوس گانون کا راجا ہے جسکے
 خوش انتظام اور ایمان دار ہو ملکیت خواہ سیر ہو یا ٹھیکہ اوسکا
 انتظام بہت اچھی طرح سے خود کرو نو کروں کے حوالے نہ کرو
 کیونکہ جو درد اوسکا تنکو ہوگا ویسا تمہارے ملازمین کو نہیں ہو سکتا
 لیکن دنیا کا کل کاروبار اعتماد پر ہے یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی
 ملازم تمہارا نہایت خیر خواہ ہو اور تم کسی وجہ سے اپنے مکان پر
 نہیں رہ سکتے ہو تو انتظام معاش اوس ملازم معتمد کے اختیار میں
 رکھ سکتے ہو مگر اوسکی نگرانی ہمیشہ اپنے اوپر واجب جانو مالگذاری
 سرکار ہر قسط پر سب سے پہلے داخل کرنی چاہئے ایسا نہ ہو کہ
 جو آمدنی ہو وہ خرچ ہوتی جائے اور مالگذاری دیتے وقت جہاں
 سے قرض لینے کی نوبت آئے یہ نہایت بد انتظامی اور ذلت
 کی بات ہے اسی لئے لازم ہے کہ آمدنی کو ضروری باتوں میں
 خرچ کرو اور ہر مہینے میں کچھ جمع بھی کرتے جاؤ جب ملکیت کی مالگذاری
 قرض کر کے دی گئی تو پھر سمجھ لو کہ وہ معاش تمہاری نہیں ہے
 اگر ٹھیکہ دار قدیم ہے اور مالگذاری ہمیشہ ادا کرتا آیا ہے تو دوسرے
 سے کچھ کم کر کے اوسی کے ساتھ بندوبست کرو اپنی رعایا کو بچا

طرح کا ظلم نہ کرو اور نہ اپنے ملازمین کا ظلم اونپر ہونے دو ہر سال ایک مرتبہ اپنے کل دیہات پر گشت کے واسطے جاؤ اگر زیادہ معاش ہے تو انتظام بھی بڑا ہو گا ایسی صورت میں ملازمین معتبر تحصیل اور انتظام دیہات کے واسطے مقرر کرو کوئی ملکیت بغیر سمجھے ہوئے مول نہ لو اور نہ زیر پوشگی خرید کرو اگر متعلق معاش کے کوئی مقدمہ دایر ہو تو حتی الوسع صلح کر لو اگر کچھ خسارہ بھی تمہارا ہو تو بھی اسے گوارا کر لو کیونکہ لطافتی سے صلح بہتر ہے اپنے تئیں اور اپنی ملکیت کو ایسا صاف رکھو کہ تم پر خواہ تمہاری معاش پر ایک پیسہ قرض نہ ہونے پائے کیونکہ لاکھ روپے کی معاش و نسل روپے کی اجرا ٹیڈ گری میں کوڑیوں کے مول نیلام ہو سکتی ہے اور قرض کے سبب سے بڑے بڑے زمیندار تباہ ہو گئے ہیں

جمع و خرچ

جستہد رتہاری آمدنی ہو او سکا آدھا جمع رکھو اور آدھا اپنے اور اپنے کل متعلقان کی ضروریات میں خرچ کرو آمدنی سے غرض یہ ہے کہ کہ جستہد رسال بھر میں از روے حساب کے تمہارا ہو وہی تمہاری آمدنی ہے مثلاً تمہارا ایک گانوں ہے جسکا چار ہزار روپے کی ضرورت ہے اور میں سے ایک ہزار سہ کار کی مالگذاری دیجاتی ہے

اور پچاس روپے انکم ٹیکس ادا کرنا ہوتا ہے ڈیڑھ سو روپے سال
 نوکروں کا در ماہہ دینا پڑتا ہے اسکے بعد اب ٹیکو دو ہزار آٹھ سو
 روپے بچے بس یہی سال بھر کی تمھاری آمدنی ہوتی سمین سے تم
 ایک ہزار اور چار سو روپے اپنے اور اپنی خانہ داری کے انتظام میں
 خرچ کرو اور باقی کو جمع رکھو کہ وہ بضرورت شدید تمھارے کام آئے
 یہی انتظام کھیتی خواہ تجارت خواہ نوکری ہو سب میں چاہیے حساب
 ایک ایک پیسے کا لکھو اور ایسا صاف اور درست لکھو کہ کچھ فرق
 نہوٹے پائے ۔

کھیتی

زمیندار جسکی کچھ کھیتی بھی ہے وہ سب سے زیادہ آسودہ اور
 مرفہ الحال ہے ہر قسم کا غلہ دودھ دہی گھی افراط سے اس کے پاس
 موجود رہتا ہے کسی چیز کی کچھ کمی نہیں انتظام عالم کے سبب سے
 بادشاہ امیر غریب فقیر سب اوسے کے محتاج ہیں کاشتکاری
 کے قاعدے بہت ہیں منجملہ اونکے ایک یہہ بات ہے کہ سو بیگھہ
 کھیت کے واسطے چار ہل اور ایک ہل کیواسطے چہیل چاہیں
 دوسرے یہہ کہ وقت پر فصل کی چیز بونی جائے اور اوسکی حفاظت کی جائے
 بعد اوسکے خدا کی عنایت کا امیدوار رہیے ۔

تجارت

کمیتی کے بعد عمدہ چیز تجارت ہے چند آدمیوں کی شرکت سے جو تجارت ہوتی ہے اسکو بشرط دیانت بہت جلد ترقی ہوتی ہے اور اگر ایک آدمی چاہے کہ تجارت کو رونق دے تو یہ بات مشکل ہے بہر حال جب دس ہزار روپے پاس ہوں تو پانچ ہزار روپے سے تجارت شروع کرنی چاہئے عمدہ قاعدے تجارت کے یہ ہیں کہ کم نفع کو نفع اور زیادہ نفع کو ضرر سمجھے دوسرے یہ کہ جب قدر اصل اور نفع ہو اوسمیں سے کچھ خرچ نہ کرے کہ آئندہ اسکا نفع اور نقصان معلوم ہو تیسرے یہ کہ جسکو قرض دے اوس سے اپنے حساب کی کتاب پر یقید تاریخ دستخط ہوا لے چوتھے یہ کہ جھوٹے نہ بولے اور جس سے جو وعدہ کرے اسکو پورا کرے کیونکہ تجارت کا کارخانہ محض راستی ایمان داری اور وعدہ پر جاری ہے جسے ان اصول کے خلاف کیا وہ خراب ہوا

توکل

توکل کے معنی لغت میں اپنی عاجزی کا قائل ہو کر دوسرے پر بھروسہ کرنا ہے لیکن جو معنی شرعاً و عرفاً عمل کرنے کے لائق ہیں وہ یہ ہیں کہ اپنے سب کاموں کو اپنے خالق کے سپرد کرنا اوسی کی ذات پر

ہر کام میں اعتماد کرنا اور بغیر توفیق خداوندی اپنے تئیں ہر کام میں
 عاجز سمجھنا پس تم کو بھی ایسا ہی توکل کرنا چاہیے یہ ہیں کہ کابلون
 کی طرح ہاتھ پائون توڑ کر بیٹھ رہو اور توکل کے نام کو بھی خراب
 کرو اس زمانہ کے لوگوں نے توکل کے یہ معنی سمجھے ہیں کہ
 اپنے تئیں لوے لنگڑے اپاہج کی طرح عاجز بنا کر ڈال دینا اور
 اس بات کا متوقع رہنا کہ آسمان سے روزی ہمارے حلق میں
 ٹپک پڑے گی اگر توکل کے یہی معنی سمجھے جائیں جس میں آدمی پتھر اور
 دیوار کی طرح بن جاتا ہے تو خداے پاک کے اکثر افعال کی تکذیب
 لازم آتی ہے اللہ تعالیٰ نے اس عالم میں کسی چیز کو بیکار نہیں
 پیدا کیا جیسے ہاتھ پائون انگٹھ کان حواس ظاہری و باطنی سوا
 انکے اور صد ہا قوتیں عطا کی ہیں اور ہر ایک کو ایک معین کام
 کے واسطے مقرر فرما دیا ہے پس ان نعمتوں کو خدا کی معطل
 کر کے کام میں نہ لانا صاف صاف خدا کی ناشکری کرنا ہے
 جو لوگ دنیا میں اس کے اسباب کے حاصل کرنے کی فکر نہیں کرتے
 اور دن رات بیکار پڑے رہتے ہیں شیطان طرح طرح کے وسوسے
 انکے دل میں ڈالتا ہے فریب دیکر گمراہ کرتا ہے لطف یہ ہے
 کہ اگر کوئی ان کو سمجھاتا ہے اور کام کی بات بتلاتا ہے تو کہتے ہیں

کہ میان اپنا تو خدا پر توکل ہے سبحان اللہ کیا اچھا توکل ہے ایسے ہی
لوگوں کے مناسب حال دو کا ہون کی وہ مشہور نقل ہے جو سر راہ
ایک گور کے درخت کے نیچے پڑے ہوئے تھے خدا سب کو
اس قسم کی کاہلی سے بچائے۔

تدبیر

قانون قدرت الہی کا یہ عام قاعدہ ہے کہ ہر چیز کے ہونے کے
لئے پہلے اس سے اوں چیزوں کا ہونا ضرور ہے جو اس
چیز کے ہونے کے لئے ضروری سبب ہیں کوئی شے ہو خارج
یا ذہنی اس قاعدہ سے مستثنیٰ نہیں ہے جتنی چیزیں دیکھتے ہو
اون میں ایک بھی ایسی نہیں جو بغیر اون چیزوں کے ہو گئی ہو
جو اس کے ہونے کے واسطے مقدم ہیں جتنے خیالات ذہن میں
گزر رہے ہیں اونہیں کوئی بھی ایسا نہیں جسکے پہلے وہ باتین
ذہن نشین نہ ہو جاتی ہوں جو اون خیالات کے پیدا ہونیکے لئے
عادتاً ضروری ہوں پس ہر چیز کے حاصل کرنے کے لئے اون
چیزوں کا پہلے مہیا کرنا جو اس کے لئے بطور آلات اور اسباب کے
ضروری ہیں اسکا نام تدبیر ہے۔

امید

یہ وہ چیز ہے کہ تدبیر کرنے کے بعد پیدا ہوتی ہے یعنی کسی چیز کے حاصل کرنے کے لیے اس چیز کے اسباب مہیا کرنے کے بعد اس چیز کے حاصل ہونے کی توقع کرنا اس کا نام امید ہے لیکن جو چیزیں کسی چیز کے ہونے کی اصلی سبب نہ ہوں اور اس سے اس شے کی امید کرنا تدبیر کی غلطی ہے اور بغیر اسباب کے کسی چیز کے پیدا ہونے کا خیال کرنا نادانی ہے یا بغیر مہیا کرنے اور اسباب کے جو اس چیز کے حاصل کرنے کے واسطے ضروری ہیں اس شے کے حاصل کرنے کی توقع کرنا حماقت ہے ان فقروں کو اچھی طرح سمجھنا چاہیے۔

تقدیر

اپنی سمجھ کے موافق جب کل اسباب جمع کئے تو امید بھی پیدا ہوتی اور کسی سبب سے جو انسان کے اختیار سے باہر ہے ایسا اتفاق ہوا کہ وہ چیز جسکی لیے تدبیر کی گئی تھی حاصل نہ ہوئی تو کہا جاسکتا ہے کہ تقدیر موافق نہ ہوئی فائدہ تدبیر امید اور تقدیر ان تینوں چیزوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے ایسا تسلسل اور ارتباط رکھا ہے کہ ایک کو دوسرے سے اور دوسرے کو تیسرے سے تعلق ہے یہ تینوں باتیں بہت عمدہ لکھی گئی ہیں اور تینوں کے

واسطے ایک مثال لکھی جاتی ہے اس مثال کو سمجھ لو گے تو
 وہ تینوں باتیں بخوبی سمجھ میں آجائیں گی مثال دیکھو ایک ہتھان
 غلہ پیدا کرنے کے لئے کیا کیا تدبیریں کرتا ہے پہلے وہ اچھی زمین
 تلاش کرتا ہے جس میں کاشت کاری کی لیاقت ہو پھر اودن آلات
 اور اسباب کو مہیا کرتا ہے جن سے زمین درست کی جاتی ہے
 پھر زمین کو مہشت تمام درست کرتا ہے خود رو گھانس اور
 مضر چیزوں کو زمین سے دور کر کے حسب خواہ بناتا ہے پھر
 سوچتا ہے کہ کون سی چیز اس زمین میں بونی جائے جس سے
 لوگوں کی احتیاج رفع اور مجھے نفع ہو آخر وہ فکر کر کے ایک
 چیز اختیار کرتا ہے اور اس کے بیج ڈھونڈتا ہے بڑی تلاش
 سے عمدہ بیج جو سترے گلے نہون سوانی اور ڈیوڑھے دام
 دیکر خرید کرتا ہے پھر اودن بیج کو کھیت میں ڈال کر مٹی میں چھپا
 دیتا ہے اوگنے کے بعد اس کی خبر لیتا ہے جو گھانس اوسمیں خود
 بخود پیدا ہوتی ہے اسے دور کرتا جاتا ہے اور وقتاً فوقتاً
 اوسمیں پانی دیتا ہے سب سے زیادہ اس وقت حفاظت
 کرتا ہے جب کہ اوسمیں دانے پیدا ہوتے ہیں جنکے کھانے کو
 چڑیوں کے جھنڈ کے جھنڈ آتے ہیں ان امروں کے بعد خدا نے

اگر اوسکی کھیتی کو آفات ارضی و سماوی سے بچایا تو وہ ایک ایک دانہ کے سو سو اور ہزار ہزار حاصل کرتا ہے اور اپنی کوشش کا ثمرہ پاتا ہے پس ان سب چیزوں کا متیا کرنا اور انتظام کا خیال رکھنا اسی کا نام تدبیر ہے اور بعد اس تدبیر کے پھل پانے کی توقع رکھنا سچی امید ہے اور باوجود اس قدر سعی اور کوشش کے آفت ارضی یا سماوی سے زراعت کا خراب ہو جانا تقدیر کی مخالفت ہے پس لازم ہے کہ تم ہم کام میں تدبیر سے غافل نہ رہو اور بعد تدبیر کے اللہ کے فضل و کرم کے امیدوار رہو ہر وقت اس کے فضل کا بھروسہ رکھو۔

نوکری

آدنی ترین امر یہ ہے کہ آدمی نوکری کر کے تابعداری اختیار کرے بہر کیف کوئی نوکری ہو انسان کو لازم ہے کہ اپنے آقا یا سرکار کی اطاعت واجب سمجھے اپنے کام ہوشیاری سے موافق قانون اور حکم کے اچھی طرح سے انجام دے جو درماہ مقرر ہے اویسی قناعت کرے رشوت نڈے یہ نہایت چوٹی بات ہے بلکہ ایک طرح کی چوری ہے رشوت لینے والے کی عزت کسی کے دلمیں نہیں جوتی ہے نیت کو ہمیشہ درست رکھنے سے مرتبوں کی ترقی ہوتی ہے

آدمی چھوٹے عدد سے بڑے مرتبہ کو پہنچ جاتا ہے اور بدیت
ایک نہ ایک دن اپنی نیت کا برا پھل پاتا ہے۔

وکالت

ہر شخص کو آئین مجاریہ بادشاہ وقت کے موافق کار بند ہونا چاہیے
پس ضرور ہے کہ ہر فرد بشر قانون سے واقفیت پیدا کرے لیکن
یہ امر بھی تسلیم کیا گیا ہے کہ ہر ملک میں رعایا کی ایک سی حالت
نہیں ہوتی ممکن ہے کہ سرکار کی رعایا میں بعض آدمی قانون سے
بخوبی واقف ہوں اور بعض نہ ہوں پس دو شخصوں میں اگر کسی قسم کی
مخالفت پیدا ہو تو اس نزاع کے تصفیہ کے وقت وہ آدمی جو قانون
سے واقف ہے اپنے طرف ثانی پر ضرور غالب ہوگا اور دوسرا مغلوب
پس اس بات کی اصلاح اور رعایا کی فلاح کے لیے عقلماند نے ایک
منصب جلیل اس غرض سے قائم کیا کہ جب آپس میں نزاع واقع ہو تو
حاکم کے روبرو اس نزاع کے تصفیہ کے واسطے دو منصب دار
برابر کے اپنے اپنے فریق کی طرف سے مدعا کے ثابت کرنے کے لیے سجدہ
ولیلین پیش کریں قانون مجاریہ کی موافقت یا مخالفت پر مباحثہ کریں
الحاصل دو نوٹ نے جھگڑنے والے ایک دوسرے سے سبب اور
منصب داروں کے کسی بات میں عاجز نہ رہیں وہ منصب جلیل اور

عمدہ برتر و کالت ہے یہ منصب بشرط لیاقت و حفظ قانون
 کے سرکار سے اون لوگوں کو عنایت ہوتا ہے جو امتحان میں
 کامل نکلتے ہیں پھر اون لوگوں کو ایسا اقتدار اور اختیار دیا جاتا ہے
 کہ وہ ہمیشہ آئین کی پابندی کے ساتھ قانون اور معاملات میں
 مباحثہ کرنے کے مجاز ہوتے ہیں اور جب تک اونکی بحث قانون
 میں ہو یا واقعات میں (تمام نہیں ہوتی) کوئی حکم مقدمہ کے ختم ہونے کا
 نہیں دیا جاتا وکلاء کے لئے آزادی بھی ایسی ہے کہ جب اونکی
 خواہش ہو تو وہ مقدمہ کا مباحثہ اور عدالت کا حاضر ہونا قبول
 کریں ورنہ وہ کسی طرح مجبور نہیں کیے جاسکتے اعتبار بھی ایسا کہ
 بعد داخل ہونے اوس وثیقہ کے جسکو وکالت نامہ کہتے ہیں کل کارروائی
 مقدمہ کی وکیل ہی سے متعلق ہو جاتی ہے اٹھارہ حکام اور بادشاہ
 اور رعایا کے بیچ میں وکیل ایک بڑا واسطہ ہے جسکے سبب سے
 رعایا کو قوت اور آسودگی حاصل ہوتی ہے اور سرکار کو رعایا کی فلاح
 کے ساتھ انصاف کرنے میں وکلاء کے سبب سے مدد ملتی ہے
 قائدہ سوائے شرافت اور دیانت کے اس عمدہ کے لئے چار تہین
 ضرور چاہئیں اول یہ کہ آئین اور قانون اچھی طرح سے یاد ہو دوم
 وجاہت ظاہری و باطنی سے اپنے تئیں زرق برق رکھے سوم

تحریر یعنی اپنے موکل کا کل مطلب بدلائل و براہین بطور مختصر ایسا
 لکھے کہ طرف ثانی کو جواب اوسکا مشکل ہو جائے چارم تقریر کہ نہایت
 شایستگی اور متانت سے ادب کے ساتھ کیجائے۔

حکومت

اس عہدے کو اچھی طرح سے انجام کرنا وکالت سے زیادہ مشکل
 ہے اگر تکو حکومت کا منصب حاصل ہو تو تم عدل کرو اور عدل
 بغیر چار صفتوں کے نہیں ہو سکتا پہلی ویانت کہ حق اور باطل کے
 جدا کرنے میں کسی سے کچھ نقد یا جنس جلتا یا صریحاً نہ لو اور نہ اپنے
 ماتحت کو لینے وہ معاملات کے انفصال میں کیسی رعایت مروت
 نکر و ذاتی رنج کی وجہ سے حق کا ناحق نہ کرو اپنے علم پر مقدمہ فیصل
 نکر و موافق رویداد کے حکم دو دوسرے عفت یعنی اپنے تئیں
 تمام مکروہات اور حرام سے بچائے رہو کہ سبب تمہاری خفت
 اور رسوائی کا نہ ہو تیسرے شجاعت سب سے بخوف ہو کر
 انصاف کا حکم دو اور کچھ پس و پیش نکر و چوتھے صداقت
 یعنی ہر حال میں سچ بولو سچ لکھو سچ پڑھو کسی وقت نفسانیت کو
 راہ نہ دو تمکو آگے معلوم ہو گا کہ حکومت بھی مزدوری کی قسم سے
 ہے جس شخص میں یہ اوصاف پوری طرح سے موجود ہیں وہ

البتہ حاکم عادل ہے عزت کے قابل ہے ورنہ ظالم اور بے عزت ہے

عدل

عدل اور انصاف کرنے میں جس قدر تکلیف ہو گوارا کرو کہ ایک سات
عدل کی بہت دونوں کی عبادت سے مرتبہ میں زیادہ ہے تاریخ
فرشتہ کی جلد اول میں مرقوم ہے کہ شہزادہ محمد فتح پیر سلطان
فیروز شاہ باوجود صغر سنی کے تمام لہو و لب سے پرہیز رکھتا تھا
صبح سے تا دوپہر اور شام سے پہر رات تک لکھنے پڑھنے میں
مصرف اور ہر وقت نہایت تکلیف اور وقار سے رہتا تھا جب
کبھی کوئی امر اس کے سامنے عرض کیا جاتا تو اس کو اس عمدگی سے
فیصل کرتا کہ لوگوں کو حیرت ہو جاتی کیونکہ عمر اس کی دس برس کی تھی
ایک دن نیند کے غلبے میں مکتب سے اٹھ کر محل میں جاتا تھا
کہ تھوڑی دیر آرام کرے راہ میں ایک عورت ضعیفہ نے سامنے
اگر عرض کی کہ میرا لڑکا اور خاوند دونوں ستارگانوں سے کچھ مال
خرید کر کے تجارت کے لئے بادشاہ کے لشکر میں لئے جاتے تھے
قرآن نے راہ میں اسباب چھین لیا وہ دونوں بجال خراب
جب لشکر شاہی میں پہنچے تو لوگوں نے بعلت جاسوسی کے ان کو
گرفتار کر لیا اب وہ جیلخانہ میں قید ہیں اس سبب سے جہان میری

آنکھوں میں سیاہ ہے شہزادے کو سوز و گداز پر اوس ضعیفہ
 کے رحم آیا فرمایا اگر تو سچی ہے تو دو گواہ بیغرض لاکہ اس امر کی گواہی
 دیں اوسنے عرض کی کہ گواہ تو بہت ہیں لیکن میرے جانے اور
 آنے تک دیر بہت ہوگی پھر میں آپ کو کمان پائون کی شہزادے
 نے ہنس کر کہا کہ میں اسی جگہ کھڑا رہوں گا تو جا اور گواہوں کو اپنے
 لے آج وہ گئی تو ملازمین شاہی نے شہزادے سے عرض کی
 کہ دھوپ میں کھڑا ہونا مناسب نہیں فلان دخت کے سینچے
 جو سامنے ہے چل کر توقف فرمائے شہزادے نے کہا میں اوس
 ضعیفہ سے وعدہ کیا ہے کہ تا آنے تیرے میں اسی جگہ کھڑا رہوں گا
 تو اب کیونکر وعدے کے خلاف کروں عرض شہزادہ برابر دھوپ
 میں کھڑا رہا یہاں تک کہ وہ عورت آئی اور گواہوں کو سچی اپنے
 ساتھ لائی گواہوں نے شہادت دی بعد ثبوت بیان کے شہزادہ
 اوس ضعیفہ کو ہمراہ لیکر باپ کے دربار میں گیا لوگوں نے عرض
 کی کہ بادشاہ آرام میں ہیں شہزادہ دیوانخانہ میں بیٹھا رہا یہاں تک
 کہ بادشاہ بیدار ہوئے شہزادے نے ماجرا اوس عورت منطوومہ کا
 مع شہادت گواہان کے بیان کر کے خاوند اور لڑکے کو اوس ضعیفہ
 کے قید سے چھوڑا با اور بعد اوسکے محل میں جا کر دوپہر کا کھانا قریب

شام تناول فرمایا فائدہ اچھون کے اچھے ہی ہوتے ہیں سال کے
نکوست از بہار شس پیدا۔

افراط و تقصیر

ہر بات کے واسطے کوئی سبب ضرور ہے آدمی میں جو بری خصلتیں
ہو جاتی ہیں اون سے بچے رہو ایک افراط یعنی حد سے بڑھ جانا
صفت کا جیسے شجاعت یا سخاوت کہ اصل میں دونوں عمدہ
صفتیں ہیں لیکن جب شجاعت حد سے زیادہ ہوئی تو تحور اور
سخاوت جب اپنی حد سے بڑھ گئی تو اسراف ہو کر بری خصلتیں
ہو گئیں ایک سے جان کا نقصان دوسرے سے مال کا دوسرے
تقصیر یعنی بالکل گھٹ جانا ایک عمدہ صفت کا یہاں تک کہ آدمی
اوس صفت سے خالی ہو جائے لیکن چونکہ انسان کا کسی بھلائی یا
برائی سے خالی ہونا محال ہے اس لئے ایک کیفیت دوسری اوس
بھلائی کی جگہ پیدا ہو جاتی ہے جو نہایت بری ہے مثلاً وہی شجاعت
ردی ہو کر نامردی اور سخاوت بیکار ہو کر بخل ہو جاتی ہے جیسے
اچھا کھانا کہ رکھے رکھے خراب ہو کر بد مزہ ہو جاتا ہے پس معلوم ہوا
کہ آدمی میں جو بھلائی ہے وہ گھٹ بڑھ کر برائی ہو جاتی ہے اس طرح
سے اعتقادات میں بھی سمجھنا چاہیے پس ہر کام کو اپنی حد میں ہونا

بہتر ہے اس بات کو اچھی طرح سے خیال میں رکھو۔

کبر نفس

کبر نفس کے معنی نفس کی بڑائی یہ انسان کی عمدہ صفت ہے
 علمائے اسکی بہت تعریف لکھی ہے اس صفت کے کئی خاصے
 ہیں ایک تو یہ کہ صاحب کبر نفس اپنی عزت کو لوگوں کی تعظیم پر
 منحصر نہ جانیگا دوسرے یہ کہ خوشامد کرنے والے کی تعریف پر خوش
 اور نادان کی مذمت کرنے سے غمگین اور غضب ناک نہ ہوگا تیسرے
 یہ کہ لالچ یا رعب سے بڑے آدمی کی خوشامد نہ کرے گا چوتھے یہ کہ
 صاحب کبر نفس کو بادشاہ یا حاکم وقت کے سامنے رعب نہ آئیگا اور
 دولوں کو آدمی سمجھکر مطمئن رہے گا تاریخ روضۃ الصفا کی تیسری
 جلد میں مرقوم ہے کہ امام محمد تقی سات برس کی عمر میں مقتضای سن
 ایک دن گلی میں اتفاق سے لڑکوں کے ساتھ کھیلتے تھے مامون بادشاہ
 وقت گھوڑے پر سوار آہو پچاسب لڑکے بھاگ گئے لیکن امام محمد تقی
 کھڑے رہے بادشاہ نے گھوڑے کو روک کر تعجب سے پوچھا کہ یہاں
 لڑکے تم کیوں نہیں بھاگے اونہوں نے فرمایا کہ نہ میں مجرم تھا جو بھاگ
 جاتا اور نہ تم ظالم ہو کہ تمہاری صورت دیکھکر انسان ضرور ہی بھاگے
 بادشاہ خوش ہو کر گھوڑے سے اترے اور آپ کا بغلیگر ہوا پانچویں یہ کہ

صاحب کبر نفس راحت تکلیف نشہ کی حالت میں خفیت اور
سبک حرکتیں نہ کریگا فائدہ اس عمدہ صفت کا نام ہر جگہ بدل
جاتا ہے بلکہ صبر کہلاتا ہے لڑائی میں ثبات معاملہ میں صفائی
کام میں استقلال فکر اور تردد میں مناسب تدبیر نشست برخواست
میں یکجہ اور وقار خفیہ میں ضبط لالچ میں خود داری جبین یہ صفتیں
پائی جائیں وہی صاحب کبر نفس ہے تمکو لازم ہے کہ ان صفتوں کو
اپنی ذات میں پیدا کرو اور ہمیشہ اس بات کا خیال رکھو کہ کبر نفس
اپنی حد سے بڑھ نہ جائے ورنہ غرور ہو جائے گا۔

غرور

غرور خلقت انسانی کے نہایت برخلاف ہے اسلئے اس سے نقصان
بھی زیادہ پہونچتا ہے + غرور بہت برا مرض ہے اس مرض میں
اکثر جاہل اور نادان انسان مبتلا ہو جاتے ہیں + انسان کو لازم ہے
کہ جس طرح بدنی بیماریوں میں صر کے خیال سے اس کے دفع کرنے کی
کوشش کرتا ہے اسی طرح غرور کی بیماری کو بے شبہ نہایت
مضر جانکر اس بیماری کے دور کرنے میں بھی کوشش کرے۔

غرور کے نقصان اجمالی

غرور باو شاہوں کو شکست دلاتا ہے + پہلوانوں کی پیٹھ لگاتا ہے +

دولتمندوں کو بے آبرو بنادیتا ہے + طالب علم کو تحقیق سے ،
طیب کو تشخیص سے ، مبتلا کو تدبیر سے ، حاکم کو انصاف سے ،
باز رکھتا ہے ۔

غور کے نقصان تفصیلی

غور کرنیوالے کا دماغ نشہ پینے والے کے دماغ کی طرح سے خراب
ہو جاتا ہے + اوسکے دماغ میں عمدہ باتوں کے غور کرنیکی قوت
نہایت کمزور ہو جاتی ہے ، یا بالکل جاتی رہتی ہے اسلئے اکثر اوسکے
کاموں میں بڑی بڑی غلطیاں ہو جاتی ہیں ، جو باعث اوسکی ذلت
کی ہوتی ہیں +

جس مرتبہ تک پہونچکر انسان غور کرتا ہے پھر اوس سے بڑھتا نہیں
ہے بلکہ اکثر اوس مرتبہ سے گھٹ جاتا ہے یا وہیں تک رہ جاتا ہے
عقل مندوں کے نزدیک یہ بھی گھٹنا ہی ہے ۔ غور کرنیوالے کے
دوست اور مددگار بھی اوسکے غور کی وجہ سے نفرت کرتے ہیں ،
اور کبھی دشمن ہو جاتے ہیں ۔ مغرور رحم کرنیکی جگہ کمزور و ان پر
ظلم کرتا ہے اس وجہ سے ہر ایک کو اوس سے عداوت ہو جاتی ہے ۔
مغرور معاف کرنیکی جگہ پر چھوٹوں سے مقابلہ کر کے زک اوٹھاتا ہے
ذلیل کرنیکے عوض خود ذلیل ہوتا ہے ۔ مغرور نصیحت کرنیوالوں سے

نہایت آزر وہ ہوتا ہے۔ مغرور اپنی غلط بات کی مخالفت کو ناپسند
 کرتا ہے، اسلئے وہ اپنے بے غرض احباب یا بے غرض لوگوں سے
 مشورہ نہیں کرتا، وہ اون غرض مندوں سے مشورہ کرتا ہے جو اسکی
 محل رائے کو قطع نہیں کر سکتے۔ غرور کر نیوالے سے کوئی خوش
 نہیں رہتا ہے مان، باپ، بھائی، استاد، مکتبی بھائی، دوست،
 مددگار، بیوی، لڑکے، ملاقاتی، غیر ملاقاتی، نوکر، چاکر، حاکم،
 رعیت سب اس کے غرور سے ناخوش رہتے ہیں۔ مغرور اپنی
 اس قدر عزت اور تعظیم چاہتا ہے جو اس کے مرتبہ سے بیس گونہ زیادہ
 ہوتی ہے۔ مغرور اپنے خاندان کے بڑے نامی شخص کے حالات
 سنکر اوسی درجہ کی عزت اپنی بھی چاہتا ہے (گولیافت ویسی
 نہیں کرتا ہے، وہ سمجھتا ہے کہ فقط اس خاندان میں ہونا ہی عزت
 کے لئے کافی ہے اسکی علمی لیاقت اور حسن اخلاق کی طرف (جو
 اصلی اسکی عزت کی وجہیں تھیں) خیال نہیں کرتا، اسکو لوگ
 ہنستے ہیں مگر وہ نہیں سمجھتا۔ وہ غریب لیاقت مندوں کی عزت اور قدر
 نہیں کرتا ہے۔ دیکھو اسکول کے سب لڑکے مغرور لڑکے سے
 نفرت کرتے ہیں۔ لطف یہ ہے کہ غرور کے سبب ظاہری سب
 اچھے ہیں لیکن یہ خود بُرا ہے۔

اسباب غرور

پہلا سبب غرور کا شرافت نسب ہے۔ بے شبہ عالی نسب ہونا بہتر ہے لیکن یہ بھی ضرور ہے کہ عالی نسب سے اچھے اور عمدہ افعال ظہور میں آئیں ہمیشہ سچ بولے، جو وعدہ کرے، اسکو پورا کرے، کسی کی چیز بغیر صاحب مال کی اجازت کے نہ چھوئے، کسی کی کتاب پر کچھ لکھے نہیں، جس کام کے کرنے سے شرمندگی ہو اسکو پھر نہ کرے، کسی کا نقصان نہ کرے، جس کی چیز پڑی پائے اسکو دیدے، سامنے یا پیٹھ پیچھے کسی کو برا نہ کہے، بد وضع لڑکوں کے ساتھ نہ کھیلے، نہ اون سے ملاقات کرے، نہ اون کی صحبت میں بیٹھے، بازار یوں کی طرح سے قمقمہ مار کر نہ ہنسنے، کسی کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھے، اپنے مکتبی بھائیوں کے ساتھ بھلائی کرے، سب مذہب والوں سے میل جول رکھے، بے زبان جانوروں کو آزار نہ دے عالی نسب نیک چال چلن سے پہچانا جاتا ہے۔ اگر عالی نسب میں عمدہ صفتیں نہ ہوں تو ہرگز عزت کے قابل نہیں ہے۔ فرض کرو کہ اگر کوئی عالی نسب چوری کرے تو ثابت ہونے پر جو سزا رزیل چور کی ہوتی ہے وہی اس عالی نسب کی بھی ضرور ہوگی، پھر اسکی عالی نسب کی کس کام آتی۔ اس مثال سے تم کو یقین ہو گیا ہوگا

کہ تعریف کے قابل اور عزت کے لائق انسان کی ملی لیاقت اور نیک
 افعال ہیں۔ فقط عالی نسب پر غرور کرنا اپنے منہ میاں مٹھو بتا ہے۔
 اچھا وہ ہے جسکو سب اچھا کہیں اور بُرا وہ ہے جو اپنے کو اچھا سمجھے۔
 مشک آنست کہ خود بوید، نہ کہ عطار گوید، دوسرا سبب غرور کا حکوت
 ہے۔ یہ بادل کی سی چٹانوں ہے کہ ابھی ہے، ابھی نہیں۔ حکومت
 کسی درجہ کی ہو انسان کو لازم ہے کہ انصاف کرے، اور اپنے
 انصاف سے سب کو راضی رکھے۔ حکومت اگر ایسی ہے کہ اوپر
 اور بھی افسر ہیں تو غرور کر نیکی کوئی وجہ ہی نہیں آج حکومت پر غرور
 کر رہے ہیں کل ادنیٰ قصور پر جان منحصر میں پڑ گئی۔ سب کی نظروں
 میں ذلیل ہو گئے۔ افسوس تو یہ ہے کہ ایسوں پر کوئی ہنسوس بھی
 نہیں کرتا ہے۔ اور اگر حاکم آزاد ہے جسپر کوئی افسر نہیں ہوتا، جسکو
 بادشاہ کہتے ہیں (اسوقت میں جس طرح ہمارے بادشاہ ملکہ معظمہ
 خلد اللہ ملکھا و سلطنتھا ہیں) تو بادشاہ کے سر اور زیادہ کھینچا ہے
 اہل یورپ کا قول ہے کہ، ”بے چین رہتا ہے وہ سر جو تاج پہننا“
 یہ بات تمھاری سمجھ میں نہیں آئی ہوگی۔ کیونکہ تم موافق تقاضاے
 سن کے یہ سمجھتے ہو گے کہ بادشاہ کو خرچ کی کمی کیا ہے کھانیکو جو
 نعمت چاہے موجود رہنے کو جیسا عمدہ مکان چاہے تیار،

دل بہلا نیکو باغ، سیر کرنے کو پچاس طرح کی سواریاں حاضر، خدمت کو
ہزاروں نوکر چاکر تابع فرمان پھر بادشاہ کا سر کیوں بے چین رہنے لگا
لیکن میں تمہاری سمجھ کے موافق ایک مثال بیان کرتا ہوں جس سے
تم اس جملہ کے مطلب کو سمجھ جاؤ گے۔ مثال عادل بادشاہ
کی حالت شائعین پڑھنے والوں کی سی ہوتی ہے۔ جو لڑکے دلی
شوق سے علم حاصل کرتے ہیں وہ ہمیشہ بھور کو اٹھتے ہیں، ضرورت
سے فرصت کر کے اپنے مذہب کے موافق خدا کی عبادت کر کے
پڑھنے لکھنے میں مشغول ہو جاتے ہیں جب اسکول کا وقت آتا ہے
سب سے پہلے اسکول میں پہنچ جاتے ہیں، جو کچھ اونکو اوستا
بتاتا ہے اونکو خوب دھیان لگا کر سنتے ہیں + اور یاد رکھتے ہیں +
اگر کبھی اتفاق سے اونکا نمبر کم ہو جاتا ہے تو وہ مکتدر ہوتے ہیں
اور زیادہ تریاد کرنے میں کوشش کرتے ہیں + جب اونکو فرصت
ہوتی ہے تو مکان پر آکر تھوڑی دیر آسائش کر کے پھر پڑھے ہوئے
ایک نظر دیکھ جاتے ہیں + جہاں بھولتے ہیں ساتھیوں سے یا لغت میں
دیکھ کر یاد کر لیتے ہیں، تب وہ ایک گھنٹا اپنے مکتبی بھائیوں کے ساتھ
اسلئے گیند کھیلتے ہیں کہ دماغ کو آسائش ہو اور ہاتھ پانوں میں قوت
آئے، اوس کھیلنے میں بھی نئے نئے اور مشکل مشکل لفظوں کو یاد

لکھنؤ کی
 تشریف آوری
 کے بعد
 چنگ
 نئے دور میں
 بھول
 داخل ہیں

کرتے جاتے ہیں، شام ہوتے ہی پھر پڑھنے میں مشغول ہو جاتے ہیں
 تو بچنے کے بعد اپنے اپنے گھروں میں سو رہتے ہیں۔ روزانہ
 ہونکا بھی کام ہے نہ وہ نامذہب مخلون میں پانچ رنگ کی شریک
 ہوتے ہیں، نہ بیکار سیر و تماشے میں اپنی پیاری اوقات کو ضائع
 کرتے ہیں، فرصت کے دنوں میں پڑھنے لکھنے کی متعلق چیزوں کی
 درستگی کرتے ہیں آموختہ یاد کرتے ہیں تاکہ امتحان کے دنوں
 میں آسانی ہو، عمدہ عمدہ نصیحت کی کتابیں پڑھتے رہتے ہیں
 آخر وقت میں فائدے کی نظر سے کھیلے بھی ہیں اونکے نزدیک
 تعطیل اور پڑھنے کے دن سب برابر ہوتے ہیں اونکو بزرگوں سے
 جو انعام ملتا ہے اوکو فضول کام میں نہیں خرچ کرتے ہیں بلکہ عمدہ
 کتابیں نصیحت کی مول لیتے ہیں، غریب شائق مکتبی بھائی کے پڑھنے
 لکھنے کی چیزوں میں مدد کرتے ہیں، وہ اپنی پڑھی ہوئی چھوٹی چھوٹی
 کتابوں کو اسلئے بڑی احتیاط سے رکھتے ہیں کہ آئندہ اونکے چھوٹوں
 کے کام آئے، اسی طرح دلی شوق سے وہ پڑھتے رہتے ہیں یہاں تک
 کہ تھوڑے دنوں میں بہت علوم حاصل کر لیتے ہیں سرکار سے عزت
 و انعام پاتے ہیں، دور دور ملکوں میں بڑے عزت دار مشہور
 ہو جاتے ہیں پھر وہ اپنے چھوٹوں کے پڑھانے لکھانے کی فکر میں

پڑ جاتے ہیں جو روپیہ کماتے ہیں اور سکو اپنی ضروری آسائش اور
 لڑکوں کی تعلیم اور قوم کی بھلائی میں خرچ کرتے ہیں۔
 ایسے پڑھنے والوں کو لڑکپن میں صرف اپنے ہی اچھے ہونیکا خیال
 رہتا ہے پھر تھوڑی سمجھ آ جانے پر بھائی بند کے اچھے ہونے کا بھی
 خیال پیدا ہوتا ہے اور برابر اس خیال میں زور آتا جاتا ہے اگر
 انکے بھائی بند شوق سے نہیں پڑھتے ہیں تو انکو بھائی بند پر
 افسوس بھی ہوتا ہے۔ جب وہ اچھی طرح سے علوم حاصل
 کر لیتے ہیں تو انکا دل یہ چاہتا ہے کہ ہمارے ہموطن بلکہ ہماری
 قوم کی قوم دنیا کے بکار آمد علوم پڑھے، عمدہ عمدہ دستکاریوں
 میں کمال پیدا کرے، ایسے ایسے سامان مہیا کئے جائیں جن سے
 قوم کے امیر و غریب بہ آسانی علم حاصل کریں، اپنے اوپر تکلیف
 گوارا کرتے ہیں، اور اپنے بھائیوں کی بہتری کے لئے ساری
 عمر کوششیں کرتے ہیں۔ ایسے پڑھنے والوں کو گھنٹا دو گھنٹے اپنی
 اوقات کو بیکار صرف کر نیکا نہایت رنج ہوتا ہے۔ پڑھنے کے
 زمانہ میں اور بعد علم حاصل کر نیکے انکا کوئی وقت فکر سے خالی
 نہیں رہتا بس اس طرح سمجھو کہ جو بادشاہ عادل ہے اس کے سر پر
 اک جہان کا بوجھ ہے۔ عام رعایا کی بہتری اور فلاح کی باتوں کا جاری

کرنا۔ اون قاعدون کا مقرر کرنا جن سے عام رعایا کو تکلیف اور آزار
 نہ پہونچے۔ ایسا بندوبست کرنا جس سے مختلف قومیں ملکر رہیں اور
 ایک دوسرے کو تکلیف نہ دے سکے۔ اون بیدار مغز اصناف و ر
 حاکمون کو اپنے قلمرو میں مقرر کرنا جو اپنے اصناف سے رعیت کو راضی
 رکھیں اوسکو یہ بھی خیال ہے کہ اوسکی مختلف مذہب کی رعایا مذہبی امور
 کے انجام کرنے میں ایسی آزاد ہوں جس طرح اپنی قومی سلطنتوں میں آزاد
 ہوتی ہیں اوسکو یہ بھی خیال ہے کہ اوسکی رعایا علوم حاصل کریں، اور
 دوسری سلطنت کی رعایا سے ہر بات میں نام برآوردہ ہوں۔ اوسکو
 یہ بھی خیال ہے کہ اوسکی رعیت اور سپاہ اوس سے ایسی خوش ہوں
 کہ اپنے بادشاہ کی تکلیف کو عین اپنی تکلیف سمجھیں۔ اوسکو یہ بھی خیال ہے
 کہ اوسکے ملکی بندوبست پر غیر سلطنتیں سچا الزام نہ دے سکیں
 اوسکو یہ بھی خیال ہے کہ اگر اوسکی مذہب رعایا عام کی بھلائی کے لئے
 مدرسہ یا شفا خانہ بنائیں تو اونکی ناکافی تدبیروں کو اپنی مدد سے پورا کرنا
 اپنا فرض سمجھے پھر جس سر میں اتنے خیالات ہوں وہ سر کیونکر چین سے
 رہ سکتا ہے حکومت کے یہ کام ہیں جو اوپر لکھے گئے۔ حکومت غور
 کرنیکے لئے نہیں ہے یہ صفتیں ہماری عادل گورنمنٹ میں پوری طرح
 پائی جاتی ہیں۔ تیسرا سبب غور کا دولت ہے۔ دولت اگر بزرگوں

کی حاصل کر دی ہے تو سبحان اللہ کیا عمدہ وجہ غور کی ہے اسکو
 ایسے غور کے بدلے غیرت اور شرم کرنا ضرور ہے۔ یہ غور اس قسم کا
 ہے کہ کسی بے ہاتھ پانوں والے کو کوئی ٹھکھلا دیا کرے اور وہ
 اپا ہج سہات پر غور کرے کہ میں اپنی قوت بازو سے کما کر روٹی
 کھاتا ہوں بزرگوں کی حاصل کی ہوئی دولت اور عزت پر قناعت
 کرنا بھی بڑی کم ہمتی اور شرم کی بات ہے۔ اور غور کر نیکی تو کوئی
 معنی ہی نہیں ہیں۔ اور اگر دولت اپنی حاصل کر دی ہے تو بھی غور
 کرنا محض بیجا ہے کیونکہ دولت کا حاصل کرنا (اگر فریب سے نہو)
 عقل کی نشانی ہے اور اوپر غور کرنا حماقت کی پوری دلیل ہے
 دولت اس لئے ہے کہ صاحب دولت اور اس کے متعلقین کی ضرورت
 آسائش میں صرف ہو، اولاد اور قوم کی تعلیم و تربیت میں خرچ
 کی جائے، حاجت مند عزیز اقربا کی ضروری حاجتیں رفع ہوں،
 انسان کی بھلائی کے امورات میں کام آئے۔ دولت اس لئے
 نہیں ہے کہ انسان دولت جمع کر کے نادان جاہلون کی طرح اوپر
 غور کر کے عاقلوں کی نظروں میں ذلیل ہو چو تھا سبب غور کا عبادت
 ہے۔ یہ وہ غور ہے کہ نیکی برباد گناہ لازم عمر بھر انسان عبادت کرے
 اور ایک غور سے سب کو برباد کر ڈالے یہ کام خدا کی صنعتوں کے

دیکھنے والوں اور خدا کی قدرتوں کے ماننے والوں اور خدائی کے
 اقرار کرنے والوں کا نہیں ہے مشہوریوں ہے کہ شیطان نے بہت
 عبادت کی اور ایک غرور کے سبب سے راندا گیا۔ پانچواں سبب
 غرور کا طاقت ہے۔ ایسی بے ثبات چیز پر غرور کرنا جو ایک بیماری
 میں ٹھکانے لگ جاتی ہے۔ محض نادانی ہے۔ اگر بغیر جوہر ذاتی
 کے انسان میں قوت اور زور ہے تو بیل سے زیادہ رتبہ نہیں رکھتا۔
 جسکو خدا قوت عنایت کرتا ہے اسکا شکریہ یہ ہے کہ کمزوروں کو آزار
 نہ پہنچائے۔ جو ہاتھ پاؤں سے مجبور ہوں اونکو دیکھ کر نہ مہینے بلکہ
 اونکی مدد کرے۔ چھٹا سبب غرور کا علم ہے۔ علم میں دینی اور دنیاوی
 علوم سب داخل ہیں علم دین صرف اسقدر ہے کہ ہر انسان خدا
 لا شریک و خالق کل کائنات کے سوا (جسکا نام ہر مذہب میں علیحدہ)
 کسی کو پوجنے کے لائق نہ جانے اور اسکا حکم بجالاے اور جسے ظلم جہالت
 اور فتناء کی پھیلی ہوئی تاریکی کو نور انصاف و علم و اتفاق سے دور کرنا
 اوس ناقابل خطا کو تپا رہتا ہوا جاننا اور جھوٹے فریب چوری ظلم۔ زنا کاری غیبت
 غرور۔ حسد۔ حق تلفی۔ منافقت۔ مردم آزاری۔ یشمون کا مال کھانا
 نا اتفاقی۔ وعدہ خلافی۔ مان باپ کی نافرمانی۔ ناشکری۔ ریا ستود
 بخالت۔ اسراف۔ خود غرضی۔ لالچ۔ بدینتی۔ خیانت۔ سخت کلامی

شراب خواری سے اپنے متین بچائے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ انسان جس فعل کو بُرا جانے اور جس فعل کو اچھا سمجھے اور اختیار نہ کرے۔ رہے علوم دنیاوی اور سکی روز بروز ترقی ہوتی جاتی ہے پس انسان جس مرتبہ تک پہنچ کر غرور کرتا ہے پھر تلاش اور ترقی جاتی رہتی ہے اور ترقی کی لغت سے محروم ہو جاتا انسان وہی ہے جسکا آئیوا لا دین گذرنے والے دن سے بہتر ہوتا جائے فقط

نتیجہ غرور کا

تاریخ یونان کی دوسری جلد میں مرقوم ہے کہ اگلے زمانہ میں ایک بادشاہ تھا بالکل مملکت یونان اور بہت سی اقلیمیں اس کے قبضے میں تھیں اس عظمت اور شان پر اسکو غرور ہوا ایک روز اسنے دربار عام کیا سب امرا اور علما کو طلب کر کے آپ بڑی شان و شوکت سے تخت پر بیٹھا اور حاضرین دربار سے مخاطب ہو کر کہا کہ ”آج جس شان اور عظمت کا میں بادشاہ ہوں اور جو خوشی مجکو حاصل ہے دنیا میں کسیکو نہوگی“ سب نے خوشامد سے بادشاہ کے قول کی تصدیق کی لیکن حکیم سولون کہ اسوقت موجود تھا خاموش رہا بادشاہ سولون کو

مخاطب ہو کر کہا کہ، "تم میرے قول کے جواب میں کچھ نہ بولے
 شاید تمہارے خیال میں کوئی اور بادشاہ مجھے بھی بڑا ہے اگر ہو تو
 بیان کرو،" سولون نے پھر کچھ جواب نہ دیا اور وہاں سے اٹھ
 جانے کا قصد کیا بادشاہ نے روکا اور باصرار تمام اپنے سوال کا
 جواب چاہا آخر حکیم سولون نے کہا کہ، "اے بادشاہ اگر ہم سے
 پوچھتا ہے تو ہمارا یہ قول ہے کہ مرنے سے پہلے کوئی شخص اپنے کو
 اچھا اور خوش کہہ نہیں سکتا،" یہ کہہ کر وہاں سے روانہ ہوا پھر کبھی نہ گیا
 دربار کے لوگوں میں سے کسی نے اوس مفید قول کا خیال بھی
 نہ کیا اور بادشاہ کے دماغ میں غرور کے سبب سے قابلیت ہی
 باقی نہیں رہی تھی جو ایسے عمدہ اور پرتاثر کلام سے متاثر ہوتا آخر
 اوس غرور نے بادشاہ کو عیش میں بھنسا یا فوج کی نگہداشت کا خیال
 باقی نہ رہا رعیت پر ظلم ہونے لگے سلطنت کے کاموں سے غفلت
 ہو گئی کل انتظام درہم برہم ہو گئے موقع پا کر شاہ اندس نے چڑھائی کی
 ملک کو فتح کر کے شاہ یونان کو قید کر لیا بعد انتظام مملکت حسب دستور
 اوس وقت کے شاہ مفتوح کو سولی دینے کے لیے میدان میں لائے وہاں
 سلطنت کے ارکان دولت جمع ہو کر اوس سانچہ جانکاہ و ماجراے
 عبرت خیز کا تماشا دیکھنے لگے جب شاہ یونان کو سولی کے قریب

لیکن اور حکم سولی کا دیا گیا اور سوقت شہنشاہ مغرور کو اپنا بڑا بول
 یاد آیا آبدیدہ ہوا اور بیکسی کی حالت میں آسمان کی طرف دیکھ کر بہت
 ٹھکین آواز سے کہا، سولون سولون **اللَّهُمَّ مَلِكُ الْمُلْكِ**
تَوَكَّلْتُ عَلَى الْمَلِكِ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمَلِكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَعْرِضُ
مَنْ تَشَاءُ وَتَذِلُّ مَنْ تَشَاءُ سب حاضرین خصوصاً شاہ اندلس
 کو نہایت تعجب ہوا کہ آخر وقت میں بادشاہ نے نہ کچھ وصیت کی
 نہ اپنے معبود کو یاد کیا یہ دو مرتبہ سولون سولون کیا کہا غرض شاہ
 اندلس نے شاہ یونان سے حقیقت اسکی پوچھی شاہ نے پہلے
 انکار کیا آخر شاہ اندلس کے اصرار سے ماجرے گذشتہ یعنی
 اپنے کو بڑا اور خوش کہنا نا عاقبت اندیشوں کا متفق لفظ ہو کر
 اسکی بات کی تصدیق کرنا حکیم سولون کا وہ فقرہ کہہ کر اٹھ جانا سب
 بیان کیا اور کہا سچ ہے مرنے سے پہلے کوئی اپنے کو اچھا اور خوش نہیں
 کہتا

عاجزی کا پھل

اس حکایت کے سننے سے شاہ اندلس کی عجب حالت ہوئی شاہ
 یونان کو گلے لگا کر خوب رویا پھرا اسکی جان بخشی کر کے خلعت گران بہا
 سے سرفراز فرمایا اور اپنا وزیر اعظم مقرر کیا دیکھو غور نے شاہ یونان
 کو کس عزت کے مرتبہ سے کس ذلت کو پہونچایا۔ اسطرح ہر زمانہ میں

اللہ مالک ہے
 جس کا دنیا ہے
 جس کو جو چاہے
 اور چین لیا ہے
 جس کو جس سے
 چاہتا ہے اور
 عزت دیتا ہے
 جس کو جو چاہے
 اور ذلت دیتا ہے
 جس کو جو چاہے
 نہ

ہر مغرور موافق اپنے مرتبہ کے بُرا نتیجہ غرور کا پاتا ہے۔ سچ ہے
 غرور آدمی کے لئے زیبا ہی نہیں ہے۔ غرور اوسے کے واسطے ہے
 جو کسی کام میں کسی کا محتاج نہ ہو۔ مراور اسد کبر یا دمنی کہ ملکش
 قدیم است و ذاتش غنی و عاجزی خدا کو پسند ہے اسلئے شاہ یونان
 نے عاجزی کا بھی پھل پایا انسان کو لازم ہے کہ غرور سے نفرت
 رکھے نصیحت کر نیوالے کی قدر اور اوسکی نصیحتوں پر عمل کرے۔
 سخن شنیدن بیج دولت است۔

علم کی عزت

تاریخ خلفائے عباسی میں لکھا ہے کہ زمانہ خلافت میں مطیع اللہ ابو القاسم
 فضیل بن مقدر کے ابونصر بن عرفان فارابی معلم ثانی ایک حکیم تھا
 ہمیشہ ترکون کے لباس میں رہتا تھا اتفاقاً ایک روز امیر سیف الدولہ
 کی مجلس میں وارد ہوا اسوقت حکما اور علما کا وہاں مجمع تھا ابونصر دیر تک
 کھڑا رہا لیکن کسی نے اسکو نہ پوچھا۔ سیف الدولہ کو ایک اجنبی کا کھڑا
 رہنا مجلس میں برا معلوم ہوا حکیم سے کہا کہ بیٹھو حکیم نے کہا کہ ان بیٹھوں
 جہان میں ہوں یا جہان تو ہے۔ سیف الدولہ نے طنز سے کہا کہ جہان
 میں ہوں ابونصر سب کو ناگہ کر سیف الدولہ کے قریب پہنچا اور اسکو
 اٹھا کر اسکی جگہ پر بیٹھ گیا سیف الدولہ نے اپنے نوکروں سے اپنی

خاص زبان میں کہا جسکو سوائے اسکے اور اسکے خاص لوگوں کے کوئی نہیں جانتا تھا کہ اس شخص نے بڑی بے ادبی اور گستاخی کی ہے میں اس سے علم میں پوچھوں گا اگر جواب نہ دے سکا تو بڑی سزا دوں گا ابونصر نے اسی زبان میں جواب دیا کہ اے امیر صبر کر باتیں سب سمجھے ہں سیف الدولہ نے کہا تو اس زبان کو جانتا ہے اس نے کہا میں ستر زبانوں سے زیادہ جانتا ہوں۔ بعد اسکے علما و حکما سے علمی مباحثہ شروع ہوا ابونصر نے اونکی غلطیاں اور خطائیں پکڑیں یہاں تک کہ سب چپ ہو گئے اور ابونصر کے علم کا دریا موج زن ہوا وہ باتیں علم و حکمت کی بیان کرتا تھا اور علما اسکو لکھتے جاتے تھے۔ بعد تھوڑی دیر کے سیف الدولہ نے سب کو رخصت کیا اور حکیم سے دست بستہ عرض کی کہ کچھ کھائے گا کہا نہیں پوچھا کچھ پیئے گا کہا نہیں پوچھا کچھ گانا بجانا سنئے گا کہا ہاں سیف الدولہ نے سب گانے بجانے والے اوستادوں کو طلب کیا اور گانا بجانا شروع ہوا ابونصر نے علم موسیقی میں بھی گانے بجانے والوں کی غلطیوں کی گرفت کیا۔ سیف الدولہ نے کہا آپ اس صنعت کو بھی جانتے ہیں کہا ہاں جانتا ہوں پھر ایک تھیلی اپنی کمر سے کھو لکر کچھ لکڑیاں اوسمیں سے نکالیں اور اون لکڑیوں کو ترکیب دیکر بجاا۔ حقہ لگا۔ تھوڑے تھوڑے لکڑیوں کو دوسرا ترکیب سے بجاا

لغة زبان رانی
جیست بجاوہ
شہ جانا
مزدور بجاوہ
پانچ زبانوں میں
انتی مہارت
پیدا کر کے کہ
اپنا مطلب
پیدا کر کے کہ
اور اپنی زبان کا
بجائے

رونے لگے پھر اون لکڑیوں کو تیسری ترکیب سے بجایا سب محو ہو کر
 بیہوش ہو گئے ابونصر سب کو اوس طرح چھوڑ کر وہاں سے روانہ
 ہوا لکھا ہے کہ قانون جو ایک ساز ہے ابونصر ہی کی ایجاد ہے دیکھو
 علم کی بدولت ابونصر کی کیسی عزت کی گئی ہر زمانہ میں علم سے زیادہ کسی
 چیز کی قدر و منزلت نہ ہوتی ہے نہ ہوگی سب کمال کن کہ عزیز
 جہان شومی * کس بے کمال ہیچ نیز و عزیز من * اللہ تعالیٰ
 ہمارے ہم وطنوں کو شوق تحصیل علوم و فنون عطا فرمائے آمین فقط
 تمام ہونی ماہ جولائی ۱۳۸۷ء

نصیحت کے اقوال

اعلیٰ درجہ کا کامل انسان وہی ہے جو نفس کش ہے۔ حیوانی اور
 انسانی زندگی میں تفرقہ کرنیوالی قوت نفس کشی کی قوت ہے۔
 نفس کی خواہشوں کی پیروی کرنیوالا ہمیشہ ذلیل رہے گا۔
 انسان وہی ہے جو اپنے عیبوں سے واقف ہو کر اونکو ترک کرے۔
 بڑی تعریف کے قابل وہ ہے جو اپنی برائیوں پر نظر کر کے برائیوں کو
 چھوڑ دے۔ جب کسی کام کی بھلائی پر یقین ہو جائے تو فوراً اوس
 کام کو استمال کے ساتھ شروع کر دو ایک ساعت کا توقف نہ کرو۔
 آدمی کو چاہئے کہ کسی وقت بیکار نہ رہے۔ غرض مند کی حاجت کو

اگر تم سے ہو سکے فوراً پوری کرو ورنہ صاف جواب دے دو۔
 عاقل وہ ہے جو ہر زمانے کے موافق اولاد کی عمدہ تعلیم کرے۔
 قوم کو جہالت سے نکالنے کے برابر کوئی بھلائی نہیں ہے۔
 جہالت تک دوسرے کے حق میں بھلائی کرو اپنی ہی بہتری ہے۔
 اپنی اوقات سے زیادہ خرچ کرنا نام آوری نہیں ہے۔
 لباس ایسا پہنو جس سے بدن چھپے۔ وہی دولت مند عزت کے
 قابل ہے جسکی دولت قوم کی بھلائی میں صرف ہوتی ہے۔
 نام آوری کے خیال سے بھی نیک کام کرنا بہتر ہے۔ عورتوں کی
 تعلیم بقدر ضرورت اوسی درجہ ضروری ہے جس درجہ مردوں کی۔
 طبیب کو واجب ہے کہ نیک نیت ہو۔ فراغت میں اعتدال
 تکلیف میں استقلال تعریف کے لائق ہے۔ مصیبت میں ضبط
 کرنا بڑی مردانگی ہے۔ دولت دنیا کی بیجا محبت انسان کو آئینہ
 فاندون سے محروم رکھتی ہے۔ جو نصیحت نہیں سنا ملامت
 سنا ہے۔ پہلے ہر کام کے انجام کو سوچ لو تب شروع کرو۔ جب
 مشکل پیش آئے گھبراؤ نہیں تدبیر و استقلال سے اکثر انجام بخیر ہوتا ہے۔
 تھوڑی مسرت سے بہت خوش نہو کہ انجام کی خبر نہیں۔ اگر کچھ حال
 نہو تو دوست سے بھی چھپانکی بات نہ کہو جسکو (راز یا مجید) کہتے ہیں

دولت بی غدر
 کرینکی خبر نہ مان
 کو لازم ہے یہ
 دولت کو ضروری
 خیر کے سوا اور
 کاموں میں صرف
 کرے جتنا نتیجہ
 اپنی دولت
 وغیرہ کی دولت
 کے ہونے پر زیادہ
 ہاتھ پائوں بھلا
 جب جاہل فقیہوں
 کی دولت انسان
 نفس ہو جائے
 نونہاد و مکر
 مانگے نہیں اور
 غش کو جو
 غش کے کہنا کو یاد
 کر کے رہا ہے

دشمن کو آزار نہ دو شاید کبھی تمہارا دوست ہو جائے۔
 کمزور دشمن کو کم نہ سمجھو۔ دشمن سے کبھی غافل نہ ہو۔ جب تمہاری^{۲۹}
 قبر میں دشمن پر ظاہر ہوا کریں تو بیشک تمہارے منشیرون میں کوئی
 منافق ہے جو ادھر کی خبر ادھر پہنچاتا ہے۔ آج کے کام کو
 کل پر نہ رکھو۔ جو علم حاصل کرتا ہے ہر دل عزیز ہوتا ہے۔
 بزرگ وہ ہے جو باوجود ضعف خلقت انسانی کے استقلال^{۳۰}
 خدائی کا رکھتا ہو۔ بے سوچے سمجھے کام کر نیوالے کو شرمندگی
 ہوتی ہے۔ جہالت سب برائیوں کی جڑ ہے۔ رنجش میں کسی کے^{۳۱}
 بھید کو ظاہر نہ کرو۔ بری خبر کو بے ضرورت کبھی منہ سے نہ نکالو۔
 رعیت کو اپنے بادشاہ کی دل سے اطاعت کرنی چاہئے۔
 بدی کے محض نیکی کرو۔ اپنی عزت اپنے ہاتھ ہے۔ مرنے سے^{۳۲}
 پہلے کوئی اپنے کو اچھا اور خوش نہیں کہہ سکتا۔

التماس

یہ کتاب اول سے آخر تک نصیحت اور حکمت ہی کی باتوں سے
 بھری ہے، مانو تو دیوتا نہیں تو پتھر۔

رہنم
 سید احمد عظیم آبادی

خاتمۃ الطبع تہذیب النفوس

الحمد للہ والمثنیٰ کہ یہ کتاب لطیف مفید طالبان علم و تہذیب و بیمار ان مرض
 جہالت کے لیے طیب یعنی تہذیب النفوس مصنفہ نجیف اول ماہ جولائی
 ۱۲۹۷ء مطابق ماہ شعبان ۱۲۹۷ھ ہجری مقدسہ جناب ختمی مآب
 افضل البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم میں بحسن اہتمام و انتظام
 کار پردازان مطبع صبح صادق واقع بلدہ عظیم آباد چھپ کر
 مطبوع طبع اہل حقیقت و منظور نظر ارباب خبرت و بصیرت
 ہونی یہ کتاب دو مرتبہ مطبع ٹرہنہ واقع لکھنؤ میں طبع ہو کر
 بحکم جناب معالی القاب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر و منظور
 ڈائریکٹر آف پبلک انشٹریکشن ممالک مغربی و شمالی آجنگٹ اس
 و اسکول سرکاری اضلاع ممالک مغربی و شمالی میں طلبا کی درس
 و تدریس کیواسطے جاری ہے چونکہ یہ کتاب باوجود دوبار
 چھپنے کے نایاب ہے اور ہر شخص اسکا طلبگار امدا میرے
 شفیع کرم و محمد دوم معظم نخلندہ حدیقہ فضل و کمال جامع صفات
 اجلال و جمال شرف خاندان علا فخر و دومان مجد و عمت الیکہ تاز

عرصہ عروج و جاہ عالی منزلت بلند پای نگاہ جناب حکیم حافظ سید احمد شاہ
 رحمہ اللہ تعالیٰ و ارتقاء علی مدارج الاعلیٰ نے فقیر سے اس
 کتاب کے چھاپنے کی اجازت طلب کی فقیر نے جا بجا و سپر
 نظر ثانی کر کے اجازت طبع کی دی اس تقدس آیات ملکوتی
 صفات کے محامد اور اوصاف کا ذکر زبان کا شرف اور بیان کا
 افتخار ہے اور اس والا منش کی ستائش نطق کا موجب سعادت
 اور مدح کا پایہ اعتبار اس قدسی صفات کے اخلاق حمیدہ اور
 اوصاف پسندیدہ لکھنے کی نہ زبان قلم کو تاب اور نہ ورق مین
 گنجائش لہذا اس دعا پر ختم کلام ہے اور خانہ کا بخیر انجام کہ
 اللہ تعالیٰ اس ہر دل عزیز جمع کمالاتِ صوری و معنوی کو چشم
 بدبین سے محفوظ اور مصنون رکھ کر مدارجِ علیہ اور مراتبِ اقصیٰ پر
 پہنچائے اور بادِ سمومِ غم و الم اوسکے دل تقدس منزل مین کہ گلشن
 بیخبران ہے کبھی بار نہ پائے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
 يَا اَرْحَمَ الرَّحْمَاءِ رتھم فقیر آثم



سید فخر الدین حسین بن ہلوی
 مصنف تہذیب النفوس

اشہار

واضح ہو کہ حسب استدعا ہمارے جناب مستطاب معظمی خواجہ
فخر الدین حسین خان صاحب بہادر منصف مقام جموی و مونگیر
اعلیٰ اللہ درجہ نے باوجود قلت فرصت و کثرت کار کے اس
کتاب میں اول سے آخر تک مناسب ترمیم فرما کر اپنی دریا دلی سے
اجازت طبع کراہی کی تحیف کو عنایت فرمائی اور حق تصنیف و تالیف
اس کتاب نایاب کا خوشی سے راقم کو بھل کیا و بموجب قانون ستم
واحصل بھی رجسٹری کی گئی کوئی صاحب قصد طبع کا انفرمائین
نفع کے بدلے نقصان نہ اوٹھائیں۔

و ما علینا الا البلاغ

راستم

حافظ سید احمد عظیم آبادی

کتاب بکار آمد طلب التَّوْبَةِ

تَهْذِيبُ الْقُلُوبِ

حصہ دوم

تصنیف مغل جناب خواجہ شمس الدین محمد فخر الدین حسین خان نصیر صاحب

مختص بہ سخن

منصف مقام جموی و مولیٰ فی البیاض سید محمد باقر صاحب

عظیم آبادی

سید

مطبع صبح صادق واقع شہر پٹنہ

قیمت فی جلد

کتاب بکار آمد طلاب المسماہ

تہذیب النفوس

حصہ دوم

تصنیف سے جانا خواجہ سید محمد فخر الدین حسین صاحب دہلوی

مخلص سخن

منصف مقام جموی و مونگیر حسب فرمایش جناب سید محمد باقر رضا

عظیم آبادی

شہاد

مطبع ج و ق شہر عظیم آباد محلہ گزیر پین چپی

قیمت فی جلد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وقت و راسخ کی خوبی

اللہ تعالیٰ نے دنیا کے انتظام کے واسطے وقت مقرر کیا ہے
یا یوں کہئے کہ اس کا انتظام وقت پر موقوف رکھا ہے اور وقت
چند اقسام میں تقسیم ہے +

قرن سال ماہ روز پہر ساعت اور دقیقہ +

قرن بعضوں کے نزدیک بارہ برس کا ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک ۳۰ برس
گزر جانے پر ایک قرن کہلاتا ہے + سال بارہ مہینے کا عیناً ۳۰ دن کا
دن چار پہر کا بہترین گھنٹے کا گھنٹہ ۶۰ دقیقے کا ہوتا ہے اور دقیقہ کو انگریزی
مین منٹ کہتے ہیں + اور ان سب سے اپنے اپنے موقع پر جیسا
بہواک وقت مراد ہے + حیرت ہے کہ انسان کے ساتھ کون سا قدر

جھگڑے لگاوتے ہیں + مگر پھر جو ہم غور کرتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ یہ
 جھگڑا صرف انسان ہی کے ساتھ نہیں ہے بلکہ وقت تمام دنیا اور تمام
 عالم و مابینہما کو شامل ہے اور سب پر محیط ہے کوئی شے جسکو ہم آنکھوں
 سے دیکھتے یا کانوں سے سنتے ہیں یا اوسکا ذکر کرتے ہیں یا اوسکو
 سونگھتے ہیں یا اوسکو چھوتے ہیں یا اوسکو چکھتے ہیں یا اوسکی طرف
 خیال کرتے ہیں یا اوسکو وہم میں لاتے ہیں یا اوسکا ادراک کرتے ہیں
 یا اوسکا تصور کرتے ہیں وہ خالی از وقت معلوم نہیں ہوتی + جو شے
 کلیات یا جزئیات میں سے گذر گئی اوسکے وجود کا ایک وقت تھا اور اوسکے
 گذر جانے کا بھی ایک وقت تھا اور جو شے کلی یا جزئی یا بہت
 ذمی روح یا غیر ذمی روح نوعی یا شخصی انسان یا حیوان نباتات یا اجادات
 ارض و سما و مابینہما میں موجود اور پائی جاتی ہے سب کے واسطے ایک
 وقت ہے + اور جو آئندہ ہوگی اوسکا بھی ایک وقت ہے + جو چر گذر
 گئی جب وہ ہوئی ایک وقت میں ہوئی اور جب وہ معدوم ہوئی ایک وقت
 پر ہوئی جو شے ہے وہ ایک وقت پر ہوئی ہے اور وقت پر موجود ہے
 اور وقت ہی پر فنا ہوگی اور جو نہیں ہے اور ہونے والی ہے وہ
 وقت پر ہوگی + اور اپنے وقت تک رہے گی اور اپنے وقت پر
 نابود ہو جائیگی کوئی شے ہم ایسی نہیں دیکھتے ہیں جسکے واسطے وقت نہ ہو

کوئی فعل یا حرکت یا ارادہ یا خواہش یا آرزو یا تمنا کسی انسان یا حیوان یا پتھر
 مرنی یا غیر مرنی کی ہم ایسی نہیں پاتے ہیں جو وقت سے باہر یا اس سے
 دکھائی دے یا نہ دکھائی دے۔
 جدا یا اس سے خالی ہو + اسباب و در عالم اسباب اپنے وقت پر ہوئے
 اور وقت پر ہیں اور اپنے وقت مقررہ تک یوں ہیں چلے جائیگے۔
 اب ہم ایک مختصر مثال اوسکے واسطے لکھتے ہیں جس سے کسی قدر وقت کی
 خوبی معلوم ہو جاگی مثلاً یوں سمجھنا چاہئے کہ انسان جب علم الہی میں تھا
 اوسکا ایک وقت تھا جب عالم ارواح میں آیا اوسکا ایک وقت تھا
 جب ان کے پیٹ میں اوسکے باپ کے نطفہ نے قرار پایا اوسکا ایک
 وقت تھا جب رحم مادر میں اوسکی حالتیں بدلتی گئیں تو اوسکی ہر ایک حالت
 کے موجود اور مفقود اور تغیر کا ایک ایک جداگانہ وقت تھا جب وہ پیدا ہوا
 تو اوسکی پیدائش کا ایک وقت تھا + اب پیدائش کے بعد وہ جو حرکت یا جو
 ارادہ یا خواہش کرتا ہے سب کا ایک وقت جداگانہ ہے پھر اوس مولود کے
 عالم صحنے کا ایک وقت ہے جو دس برس کی عمر تک رہتا ہے اوسکو
 عالم بیہوشی بھی کہتے ہیں ہائے یہ کیا عمدہ وقت ہے جسمیں سوا کھیل کود
 کھانے پینے اور سونے کے کسی طرف توجہ نہیں ہوتی پھر دس برس کے
 بعد سے اوسکے نموکا ایک وقت ہے جو ۲۰ برس تک رہتا ہے اس زمانہ
 میں انسان سب باتیں سمجھتا ہے اور اگر وہ میں اور شائق ہو تو ۲۰ برس

کی عمر میں تمام علوم پڑھ کر فاضل ہو سکتا ہے چنانچہ مولانا عبد العلی شجر علی
 کے سر پر ۲۰ برس ہی کی عمر میں فضیلت کا عمامہ بندھا اور حضرت امام
 احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے تمام علوم سے فراغ پاکر ۲۰ برس کی عمر میں
 منہاج العابدین وغیرہ چند کتابیں تصنیف کیں اس وقت میں مولوی عبد العلی
 لکھنوی نے ۲۰ برس کے قبل قرآن حفظ کیا اور تحصیل علم سے بھی فرا
 پائی خداوند کو زندہ رکھے بہت کتابیں فکری تصنیف سے موجود ہیں ذرا
 فضل اللہ یونانی منشا پھر ۲۰ برس کے بعد سے اس کے شباب کا وقت
 ہے جو ۳۰ برس کی عمر تک رہتا ہے + اتنے عرصے میں تو انسان
 کو تمامی علوم اور فنون سے فراغ حاصل کر لینا ضرور چاہئے پھر ۳۰
 برس کی عمر سے ۴۰ برس کی عمر تک اس کی جوانی کا وقت ہے اس وقت
 تک عاقل اپنے تمامی امور دنیاوی سے فراغ حاصل کر کے وقار اور
 وجاہت ایسی پیدا کرتا ہے اور ایسے کارہائے نمایان سامنے ناموری
 کے اوس سے وقوع میں آ سکتے ہیں کہ بعد اس عمر کے جب تک وہ زندہ
 رہتا ہے ساتھ عیش و آرام طمانیت اور فراغت کے اپنی عمر بسر کر سکتا
 ہے اور بعد مرثیہ نام نیک و سکا اسکے تصنیفات اور دوسری اقسام
 کی عمدہ باتوں سے صفحہ روزگار پر یادگار رہ جاتا ہے بعد ۴۰ برس کے ۵۰ برس
 کی عمر تک اس کا ایک وقت ہے اس عمر میں انسان جوان رہتا ہے

مگر ساتھ کہولت کے اسلئے اس بڑس کی عمر کو سن کہولت کہتے ہیں
 اور ساتھ بڑس کے بعد سے تا بقائے عمر سن شیخوخت ہے جسمین انسان
 کے تمام قوائے ضعیف ہو جاتے ہیں اور صرف یاد الہی کے قابل رہا یا
 ہے + اس بڑس کی عمر سے تا بقائے عمر انسان کو ایسے ایسے وقت
 ملتے ہیں جنہیں اگر وہ چاہے تو کار ہائے نمایاں کر سکے اور ایسے
 امور میں سعی کرے جو اسکو خود اور اسکی اولاد اسکے دوستوں اور
 اسکی قوم کو مفید ہوں + پس جب انسان فوت ہوا وہ اسکا ایک وقت
 ہر انسان سوقت کو بہت یاد رکھے اور اسوقت کے واسطے جہان تک اس
 ممکن ہو بہتر سامان کر رکھے کیونکہ اسوقت میں بظاہر وہ نیست و نابود
 ہوتا ہے اور دنیا کی تمام باتوں اور خواہشوں سے برکنار ہو کر اپنے مقام
 پر جاتا ہے + اور خدا سے ملتا ہے پھر اسکا جو کچھ یادگار ہوا اسکا بھی
 ایک وقت ہے کہ وہ اپنے وقت تک یادگار رہیگا خواہ وہ یادگار اسکی
 بھلائی سے ہو یا برائی سے + یہ مثال ہم نے اسلئے لکھی کہ آدمی
 اپنے ہر وقت کو بجائے خود خوب غور کرے کہ اسکو اسکے نفع اور
 ناموری اور نجات اور خوشی حاصل کرنیکے واسطے کیسے کیسے وقت
 گئے ہیں اگر وہ چاہے تو اپنے وقت سے بہت کچھ نفع اور فائدہ
 دین و دنیا کا حاصل کرے یا ہوائے نفس کا مغلوب ہو کر اپنی اوقات

صانع کرے اور محض ناقابل اور بیکار مثل حیوان یا جادو کے رہ جائے
 یہود و نون باتین انسان ہی کے اختیار میں ہیں وہ چاہے انسان
 یا حیوان + حالت ثانیہ میں اسکی حالت حیوان اور جادو سے بدتر سمجھی
 جائیگی کیونکہ اکثر حیوان بکار آمد دیکھے جاتے ہیں اور تھپر بھی بہت سے
 مواقع میں مفید سمجھا جاتا ہے لیکن وہ شخص جس نے خود اپنے کو لاشیٰ محض
 اپنی ہی غفلت سے کر دیا اور وقت کو ضائع کیا وہ کسی مصرف اور
 کسی کام کا آدمی نہیں ہے +

وقت کا نگاہ رکھنا ایک ایسی عمدہ چیز ہے کہ جسکے برابر کوئی شے مقبذہ نہیں
 جسقدر لوگ دنیا میں ہیں وہ باعتبار عقل و شعور اور علم و فضل اپنے
 تین درجہ پر شمار کئے جاتے ہیں + اعلیٰ متوسط اور ادنیٰ +
 ہم نے جو ان تینوں مراتب میں انسان کے عقل و شعور و علم و فضل ہی کا
 اعتبار کیا اور صاحبان زر کو واسطے انسانیت کے درجہ کو غیر معتبر
 سمجھا اسکے کئی سبب ہیں + اول یہ کہ عقل و شعور و علم و فضل کی دولت
 لازوال ہے جسکو خدا ان دولتوں سے یا انہیں سے ایک دولت سے
 سرفراز کرتا ہے اوسکے برابر خوش نصیب نیا میں کوئی نہیں اور دولت
 روپیہ کی زائل ہو جانے والی چیز ہے اسلئے عقلا کے نزدیک قابل
 اعتبار نہیں + روپیہ کا دولت کو جو رجور الیتا ہے ظالم چھین لیتا ہے

حاکم وقت ٹیکس لگا کر لے لیتا ہے آدمی خود اپنے روپیہ کو اکثر بجا بمصرف
 خرچ کر دیتا ہے اور ان اسباب سے وہ دولت گھٹتے گھٹتے اس قدر
 گھٹ جاتی ہے کہ انسان مفلس قلاج اور کوڑی کوڑی کو محتاج ہو جاتا،
 مگر دولت عقل و شعور اور علم و فضل کی ایسی لازوال ہے کہ جسے نہ چور چور
 سکتا ہے نہ ظالم چھین سکتا ہے اور نہ حاکم وقت اس ٹیکس لگا سکتا ہے
 بلکہ انسان اس کو حسب قدر خرچ کرتا ہے مصرف میں لاتا ہے یہ دولت ہوتی
 ہی جاتی ہے + علاوہ اسکے دولت عقل و شعور اور علم و فضل کی تاباں
 انسان کے ساتھ رہتی ہے جس سے انسان کو ہر وقت میں خود بھی بہت
 راحت اور نجات ملتی ہے اور اس کی قوم کو بھی کچھ کچھ نفع ضرور اس سے
 پہونچتا ہے عقل و شعور علم و فضل بجائے خود ایک جوہر ہے اور دولت
 زرا و سکا عرض ہے جو ہر قائم بالذات اور عرض قائم بال غیر حبیبیہ کپڑا کہ
 جوہر ہے قائم بالذات اور اولیں کپڑے کو کسی رنگ میں رنگوائے تو وہ
 رنگ عرض ہے کہ کپڑے کے ساتھ قائم ہے کپڑے کو اگر دھو ڈالیں
 تو رنگ و سکا زائل ہو جائیگا اور کپڑا جیسا تھا ویسا ہی باقی رہیگا اس سے
 یہ ثابت ہوا کہ عرض زائل ہونے والی چیز ہے اس لئے وہ ارباب عقل و
 خرد کے نزدیک قابل اعتبار نہیں + ایسا ہی روپیہ ہے جس پر کچھ بھی

بعقل و شعور اور ارباب علم و فضل کے نزدیک وہ لوگ اونے درجہ کے
 لوگوں میں شمار کئے جاتے ہیں ہاں اگر ساتھ عقل و شعور اور علم و فضل
 کے رویہ بھی ہے تو وہ اوسکے واسطے لائق اور مناسب ہے۔ عقل
 ان جہ سے انسان کے فرق مراتب میں دولت زر کا اعتبار نہیں
 پس جاننا چاہئے کہ اعلیٰ مرتبہ کے لوگ اس دنیا میں جگہ گزر گئے وہ
 اہل باطن حکماء اہل تجرید متقی اور پرہیزگار لوگ تھے جنکے انوار
 ظاہر اور باطن کی روشنی آج تک دنیا میں پھیلی ہوئی ہے اور باقی
 عالم بھی روشنی برقرار رہے گی اور اب بھی اس درجہ کے لوگوں میں
 اہل باطن اور حکماء اور بعض جگہ علماء ایسے ہیں جنکے فیض سے اب تک
 روز افزون دنیا کی دیکھی اور سنی جاتی ہے اعلیٰ درجہ کے لوگوں میں
 جو گزر گئے انکی تمام باتوں سے فضل بات یہ تھی کہ انہوں نے اپنے
 وقت کو ضائع نہونے دیا اور وقت کا اپنے خیال رکھا جسکے سبب
 سے وہ اس مرتبہ عالی کو پہونچے اور اب بھی جو لوگ اعلیٰ درجہ کے
 ہیں انکا سب سے پہلا کام یہی ہے کہ وہ اپنے وقت کی نگہداشت
 کرتے ہیں فقر اور اہل اللہ میں پاس انفاں کیا چیز ہے وقت کا لگا
 رکھنا ہے ورنہ متوسط کے لوگ دنیا میں بہت ہیں یہ لوگ بھی موفقی
 اپنی عقل و شعور کے اپنے وقت کو نگاہ رکھتے ہیں مگر اوس کم جولوگ

درجہ اعلیٰ کے ہیں قسم سوم یعنی درجہ اولیٰ کے لوگ زمیندار
 کاشتکار اہل حرفہ اور نوکر پیشہ ہیں کہ انہیں بھی اکثر اپنے وقت کو
 لگا رہ رکھتے ہیں اور اس وجہ سے انکی زندگی ساتھ عیش و آرام و
 خوشیکے بسر ہوتی ہے اور جو لوگ وقت کو ضائع کرتے ہیں وہ انوار
 اور اقسام کے رنج خود اپنی ہی ذات سے پاتے ہیں اور اس وجہ
 تکلیف اٹھاتے ہیں کہ آخر جان سے اپنی عاجز آجاتے ہیں جو لوگ
 کچھ کچھ اپنے وقت کی نگہداشت کرتے ہیں انکے حالات کو دیکھئے
 ایک زمیندار صبح سے تا شام اپنی زمینداری کا کام کرتا ہے رعایا کے
 ساتھ بند و بست ٹھیکہ ٹپہ تحصیل وصول کا کرتا ہے اپنے توابعین پر
 احکام جاری کرتا ہے کاشتکاری کا انتظام کرتا ہے تمام دن اوسکا
 اسی انتظام میں بسر ہو جاتا ہے شب کو وہ اپنی آمدنی اور جمع خرچ کا
 حساب کرتا ہے اور سونے کے وقت بلکہ کبھی کبھی غنید کو اپنے اوپر حرام
 کر کے دوسرے دن کی صبح تک اپنے امور ضروری میں مصروف رہتا ہے
 اور وقت کو اپنے ہاتھ سے ضائع نہیں ہونے دیتا ایک کاشتکار
 جزوی اراضی کا صبح سے دن میل لیکر کھیت پر جاتا ہے تمام دن کھیت
 پر رہ کر کام انجام کرتا ہے شام کو گھر آکر اپنے مویشی کی خدمت کرتا ہے
 اور بعد اسکے وہ نہایت آرام سے سوتا ہے کیونکہ محنتی آدمی کو

بہ نسبت کامل آدمی کے نیند خوب آتی ہے اور اس وجہ سے مختل لوگ
 کم بیمار ہوتے ہیں اور اکثر صحیح الجسم رہتے ہیں + اہل حرفہ بھی اپنے
 وقت کو ضائع نہیں کرتے + ایک سوداگر ٹھیک اپنے وقت پر اپنی دکان
 کھولتا ہے اور ٹھیک وقت پر بند کرتا ہے اگر ایسا نہ کرے تو اس کے کاروبار
 تجارت میں سخت تخلل واقع ہوگا اگر وہ بیوقت دکان کھولے اور بند کرے
 تو ممکن ہے کہ اس تھوڑے سے وقت کے ضائع ہونے میں اس کا
 سیکڑوں روپے ہزاروں بلکہ لاکھوں روپیہ کا نقصان ہو جائے پھر وہ اپنے
 وقت کو کیوں ضائع کرنے لگا اس طرح ہر قسم کے اہل حرفہ نے
 بقال حلوائی نان بابی کنجڑے قصائی دھندے جولاہے تیلی تبنو کی صرف
 بنارے جوہری مہاجن دکنیہ پیچ بندب آٹلی بنساری عطار وغیرہ سب اپنے
 اپنے وقت پر اپنا اپنا کام شروع کرتے ہیں اور اپنے وقت پر اس کو
 ختم کرتے ہیں + وقت کی نگہداشت سے ان کو اس قدر راحت ملتی ہے
 اور نفع پہنچتا ہے کہ ہر ایک انہیں کا ہلوگون کے بہت بڑے رئیس
 نامی اور گرامی سے بدجا خوش اور اچھا ہے جنکے باپ کو پاس
 ۲۰ گانوا پانچ ماٹھی تھے انھوں نے اپنے وقت کو ضائع
 اور برباد کر کے گانوا اور دولت کو خاک میں ملا دیا۔ اب تین
 تیرہ روز کے فاقہ سے بیٹھے ہوئے نیم کی ٹھنی سے زخمون کی

مکھیاں ہلاتے ہیں + فاختہ وایا اولے الالبصار + اس اونے
 درجہ کے لوگوں میں سب سے اہون فرقہ روزگار پیشوں کا ہے
 جس سے بدتر کوئی کام نہیں آدمی نوکری جب ہی قبول کرتا ہے جب
 سب طرح سے عاجز ہوتا ہے نوکرتین روپیہ سالانہ کے درماہ سے
 لیکن تین لاکھ روپیہ سالانہ کے مشاہرہ تک کا برابر ہے نوکری وچیز
 ہے کہ تھوڑے سے روپیہ کے واسطے انسان جو اشرف المخلوقات
 ہے دوسرے کا مطیع اور تابعدار بن جاتا ہے بلکہ یوں کہئے کہ انسان
 تھوڑے سے روپیہ کے واسطے اپنے کو بیچ ڈالتا ہے اور جان
 تک اپنی مالک پر نثار کر دیتا ہے + اسی واسطے عقلا اور صاحب فضل
 کمال نے کبھی کیسلی نوکری نہیں کی اور اگر کی تو پھر اس کو اس حق
 و عقل و شعور و امانت اور ایمان داری سے انجام دیا کہ وہ لوگ
 اس فن میں بھی ضرب المثل اور یادگار زمانہ ہو گئے وجہ اونکی ناموری
 اور اون سے کاربائے نمایان وقوع میں آنے کی یہ ہے کہ وہ لو
 اپنے وقت کو ضائع نہیں کرتے رہے وقت کی نگہداشت میں
 بکمال اہتمام سعی کرتے رہے اگر وہ لوگ اپنے وقت کو ضائع کرتے
 تو کبھی اونکو ناموری حاصل نہوتی اور نہ کوئی خدمت اون سے سرانجام
 آتی

اور اسکی نگہداشت کرتے ہیں اور وقت تک وہ اپنا کام اچھی طرح
 سے انجام کرتے ہیں اور جہان غفلت میں پڑے اور وقت کو مفت
 ضائع اور برباد کیا پھر وہ اس خدمت کے قابل نہیں رہتے خدمت
 ان سے چھین لی جاتی ہے اور وہ بیکار ہو جاتے ہیں دنیا میں
 اسکی مثالیں بہت سی موجود ہیں اور ہر وقت وہ ہر جگہ اکثر دیکھی اور سنی
 جاتی ہیں جس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔ جو لوگ عاقل ہیں
 انکو اپنے وقت کا ایسا خیال ہوتا ہے کہ اسکے ضائع ہونے پر انکو
 اپنے کسی عزیز کے مرجانے کے برابر غم ہوتا ہے بلکہ اس سے
 بھی زیادہ انکو صدمہ ہوتا ہے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ میری زندگی کا
 جس قدر وقت بیکار ضائع ہوا اس قدر میری زندگی گھٹ گئی پھر زندگی
 کے گھٹ جانے کا انسان کو کیونکر الم نہوگا وائے بر حال ان لوگوں
 کے کہ جنکی تمام عمر کا وقت ضائع ہو گیا اور انہوں نے کچھ بھی قدر
 اپنے وقت اور اپنی زندگی کی نہ کی اور کبھی اس بات کو خیال کر کے
 افسوس بھی نہ کیا کہ ہائے میرے بہت سے وقت مفت برباد ہوئے
 ضائع ہو گئے انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ دیکھا جاتا ہے کہ جب کبھی
 صاحب یورپین نے اپنے کسی دوست کو واسطے ملاقات کے بلایا
 تو اسکی ملاقات کا ایک وقت معین کر دیا۔ اگر دوست انکا بیوقت

یا خلاف وقت مقررہ اونکی ملاقات کو جائیگا تو گو وہ کیسا ہی پیار اور دوست
 اونکا ہودہ ہرگز اوسکی ملاقات نہ کریگے + عاقل جبکو وقت کی پابندی
 ہے اور جس نے اسکا لطف حاصل کیا ہے اور جو وقت کی نگہداشت
 سے مرتبہ اعلیٰ کو پہونچا ہے وقت کا بیکار گزر جانا اوسکے واسطے
 نہایت جان خراش اور باعث سوہان روح کا اوسکے ہوتا ہے اور
 اس عمدہ عادت کے سبب حالت اوسکی یہ ہو جاتی ہے کہ جو وقت اوسنے
 جس کام کے واسطے مقرر کر دیا ہے اوسوقت وہ کام کر لیا جاتا ہے
 اسمین اوسپر کوئی آفت آئے یا اوسکی جان جائے مگر وقت و خلاف
 نہ کر لیا + المختصر وقت عجب چیز ہے اسکی نگہداشت جبکو غریب ہے وہ
 بے شبہ نامور مشہور اور عاقل آدمی ہو سکتا ہے ہم ایک عاقل لڑکے
 اور ایک بیوقوف لڑکے کی اوقات کا حال لکھتے ہیں اور بعد اسکے ایک
 سوانح عمری کو بطور اختصار اس تحریر میں درج کرتے ہیں جس سے برائی
 اور بھلائی وقت کی اور اوسکی نگہداشت بخوبی سمجھ میں آجائگی +

عاقل لڑکا

ایک عاقل لڑکا ۹ بجے شب کو کھانا کھا کر سو رہا اور تین بجے شب کو
 بیدار ہوا اور اس وقت اسکی نگہداشت اور اسکی عادتیں

کو تجویز کر رکھا ہے اب وہ یوں کار بند ہوتا ہے کہ وہ تین بجے اٹھا
 اوسنے ایک گھنٹہ تک عربی کا سبق یاد کیا + چار بجے سے پانچ بجے
 تک سبق فارسی کا بر زبان کیا پانچ بجے نماز کی بعد انگریزی علم ادب کی
 کتاب کو پڑھا اور بعد اوسکے تواریخ حساب جغرافیہ وغیرہ کی مشق کی
 یہاں تک کہ صبح کے سات بج گئے اب اوسنے کتاب لک کی اور حوائج
 ضروری سے فراغ کر کے منہ ہاتھ دھوئے یا غسل کر کے کپڑے
 بدلے کچھ ناشتا کیا چائے پی اور اپنے دوستوں کے ساتھ کھیل کود
 میں مصروف رہا ۹ بجے ہی اوسنے کھیل کود سے کنارہ کیا کھایا اور
 اسکول یا کالج میں چلا گیا وہاں کے وقت خود ہی حسین ہیں کہ فلاں
 فلاں وقت طلب کو یہ کام کرنا ہو گا وہاں وہ لڑکا قاعدہ مقررہ
 کے موافق پڑھتا لکھتا رہا اسکول سے آنے کے بعد اوسنے ایک
 یاد و گھنٹے پھر تفریح کی ناشتا کیا کھیل کود اور شام سے پھر وہ کتابیں
 لیکر بیٹھا استاد سے عربی اور فارسی کا سبق پڑھا انگریزی کا مطالعہ کیا
 ۹ بجے یا قریب و سن بجے کے کھانا کھا کر سو رہا پھر تین بجے اٹھ
 بیٹھا اور اپنے کام میں مصروف ہوا +
 یہ لڑکا پچیس برس کی عمر تک اسی قاعدہ کے موافق اپنے وقتوں
 کی نگہداشت کر کے لکھتا پڑھتا کھاتا پیتا سوتا جاگتا کھیلتا کودتا اور

اپنی اوقات کو اچھی طرح ساتھ خوشی کے بسر کرتا رہا اسچسپس
 کی عمر میں اوسنے عربی اور فارسی میں استعداد کامل بہم پہنچائی +
 انگریزی میں اوسنے - بی - اے - بی ایل کا امتحان پاس کیا اور
 تمام علوم مغربی اور عربی فارسی ہندی دیوناگری قواعد اور قوانین
 اور اصول قوانین شرع اور شاستر سب پر قادر ہو گیا اب اگر اسکی
 خاندان کی حالت پہلے ہی سے اچھی ہے یعنی وہ خود یا اوسکے والدین
 ذی مقدر ہیں تو وہ اعلیٰ درجہ کی ترقی اپنے ہر ایک مرید کرے گا اور
 اپنی ریاست خاندانی کو ترقی دیکر دنیا کے نامور اور مشہور آدمیوں
 میں گنا جائیگا اور اگر وہ غریب ہے تو وہ اپنے علوم کی قوت سے
 سے فوائد دینی اور دنیوی حاصل کرے گا اور اسوقت وہ اوس سے
 زیادہ مشہور اور نامور ہوگا جو پہلے سے دولت مند تھا یہ مثال تو
 ایک دانشمند اور عاقل لڑکے کی ہے اب نادان اور غافل لڑکے
 کا حال سنئے +

نادان لڑکا

وہ گھر کا دولت مند ہے + اوسکے واسطے ایک عالم عربی اور فارسی
 پڑھائے کو نوکر ہے ایک ماسٹر انگریزی دان ہر روز اوسکے مکاتیب

انگیزی کا سبق یاد کرانے آتا ہے وہ اسکول بھی جاتا ہے مگر اسکی
 حالت یہ ہے کہ کسی کام میں اسکا جی نہیں لگتا کوئی وقت اسکا
 کسی کام کے واسطے مقرر نہیں کہ جس سے اس کام کے پورا کونگی
 عادت ہے اور نہ اسکو اپنے وقت کے ضائع ہونے کا خیال ہے
 پس رفتہ رفتہ اس لڑکے کی یہ حالت ہوگی کہ نہ اسکو کسی کتاب کا
 سبق یاد ہو گا نہ کسی کام میں جی لگے گا نہ اس کے اخلاق درست ہونگے
 نہ اسکو تہذیب آئیگی وہ ہمیشہ اپنے وقت کو ضائع کرتا رہیگا سستی اور
 کاہلی اسکی عادت ہو جائیگی اسکول میں برخلاف وقت کار بند ہوگا آخر
 حالت اسکی یہ ہو جائیگی کہ وہ بے علم اور جاہل محض رہ جائیگا
 اس کے محض بازاری لوگوں کی طرح ہو جائیگی وہ اگر عالم کا بیٹا ہے
 تو جاہل کہلائے گا شریف زادہ ہے تو آرازیل میں شمار کیا جائیگا
 دولت مند ہے تو مفلس ہو کر محتاج کہلائیگا غریب سپر ہے تو چور اور
 بد معاشوں میں اسکا شمار ہوگا غرض ٹھوڑی عرصہ میں حیرت انگیز و آخر
 ہو جائیگا + اور بجز افسوس اور کچھ اس کے ہاتھ نہ آئیگا + دنیوی دان
 لڑکا جسکا ذکر اوپر لکھا گیا اسکا باپ سمجھتا ہے کہ خدا نے گھر میں کھانے
 کو دیا ہے فضل الہی سے سب طرح کی فراغت حاصل ہے گا تو
 کی جگہ گا تو مکانات کی جگہ متعدد مکانات گھمڑے ہاتھی اسباب نقد و

ہر طرح کی آسائش کی چیزیں موجود ہیں و سب اسی لڑکے کے واسطے
 ہیں مولوی صاحب پڑھانے کو ماسٹر صاحب انگریزی یاد کرانے کو
 پہلوان کشتی لڑانے کو چابک سوار گھوڑے کی سواری سکھانے کو
 دو چار صاحب صاحبزادے کا دل بہلانے کو ہر وقت موجود
 ہیں پھر لڑکا پڑھیکا تو خیر اور نہ پڑھیکا تو کیا اسکو کسی بات کی کمی ہے
 گھر میں خدا نے سب کچھ دیا ہے اسکی زندگی عیش و آرام سے
 کٹ جائیگی۔ یہ حضرت اگلے وقت کے آدمی تو صاحبزادے کے
 واسطے موافق اپنے خیالات ناقص کے رائے دیکر خاموش ہوا
 ابٹے کے کی حالت سنئے کہ اسکی پیدائش سے چار برس چار مہینے
 چار روز گزر جانے پر اسکا ختنہ اور کتبا سن ہوم سے ہوا کہ تمام
 مین بلکہ دو در تک اسکی خبر مشہور ہو گئی دس بارہ ہزار روپے
 ناچ رنگ مین خرچ ہو گئے بھلا یہاں تک تو اس بیچارے لڑکے کا
 قصور نہیں کچھ قصور و خطا اسکے باپ کی ہوا اب گئے سنئے کہ کتے بعد لڑ
 کو چھوڑ دیا سن باریکی عمر تک وہ یوں ہی کھیلتا رہا بعد اسکے دوست
 آشناؤں کے کہنے سنئے سے اسکے باپ نے پہلے ایک روپے جینے
 کا مہیا بنی نوکر رکھ دیا لیکن وہ لڑکا اپنی وحشت اور گھیل کے سامنے
 اک کسمی سنتا ہے مہیا بنی سے جنگ و جدل ہے روناد ہونا غلغلہ

میں شہزادہ کی
جس کی ہلکے
بیبی بال کی
جس کی ہلکے

ہنور ماہی کہیں اسکی خبر گھر میں پہنچی ماما نے بی بی سے جا کر کہا
کہ صاحبزادے کو میا بچی نے مارا ہے صاحبزادے زار زار رو رہے
ہیں روتے روتے بچکی بندھ گئی ہے بی بی کو شفقت کا جوش آیا
ماما سے کہا کہ جا لڑکے کو بلا لا میا بچی بچا رہ ایک روپیہ مہینے کا
نوکر اوسکی کیا مجال جو لڑکے کو کچھ مار سکے یہ جو کچھ غل فساد رونا
و ہونا تھا سب دس لڑکے کی شرارت نفس اور بری طبیعت کے سبب
براہ مکر و فریب تھا ماما نے آکر جو بیگم صاحبہ کا حکم سنایا میا بچی نے
فوراً لڑکے کو جانے کی اجازت دی صاحبزادے بد اقبال گھر
میں روتے ہوئے گئے اما جان دروازہ ہی منتظر اونکی کٹری
تھیں دیکھتے ہی سینے سے لگایا آنسو پوچھے پیار کیا اور اس
بیقراری سے اوسکو گلے لگایا کہ جیسے وہ کسی جنگ عظیم پر لڑنے اور
جان دینے گیا تھا اور وہاں سے زندہ صحیح و سالم فتح کر کے گھر پر
آیا ہے آخر وہ اوسکو گلے لگائے ہوئے گھر میں لے گئیں اوسکا
منہ ہاتھ دھو لایا کچھ کھلایا اور کہا کہ تم یہیں بکھلو باہر نہ جاؤ تمہارے
باپ گھر میں آئیں دیکھو تو میا بچی نگوڑے مونڈی کاٹے کو تمہارے
باپ سے کیسی سزا دلاتی ہوں الغرض صاحب خانہ گھر میں تشریف
لائے اور مارنے آتے ہی کہا کہ تمہارے میا بچی نوکر رکھا ہے یا قصا

اگر تھکونے کی جان ایسی ہی دو بھر ہے تو خود ہی گلا گھونٹ کر اوسکو
 مار ڈالو لگوڑے قصائی کے ہاتھ سے کیون اوسکی جان مارے
 ڈالے ہو صبح سے روتے روتے اوسکا برا حال ہے اب میں
 کبھی اوسکو میا بنی کے پاس جانے نہ دوں گی + باپ بھی یہ ماجرا سنکر
 گھبرا یاد ریافت کیا تو معلوم ہوا کہ صرف مکتب خانہ میں تھوڑی دیر تک
 بیٹھے رہنے پر یہ معرکہ ہو گیا بیچارے میا بنی نے کچھ بھی نہیں کہا
 تھا اور نہ لڑکے کو مارا تھا آخر وہ بھی کچھ سمجھکر طیش و غضب میں خفا ہو
 ہو رہا اوس لڑکے کی عادت تو پہلے ہی سے خراب تھی اب اور بھی
 خراب ہونے لگی آخر تجویز یہ ہوئی کہ میا بنی ہی نالائق ہیں انکو نکال
 دینا چاہئے چنانچہ وہ بیچارے نکالے گئے اور ایک ہی استعداد
 طالب علم کو عالم کہنا چاہئے اوس لڑکے کی تعلیم کے واسطے مقرر
 ہوا اب صاحبزادہ کا سن چودہ پندرہ برس کا ہوا مگر ماشاء اللہ
 کریم اور آدنا مہ پڑم کر گلستان شروع کی ہے + لوگوں نے اوسکے
 باپ کو مشورہ دیا کہ کچھ انگریزی بھی پڑھانی جائے اوسنو نے اسکول
 میں نام اوسکا لکھوا دیا اور ایک ماسٹر گھر پر سبق یاد کرانے کو مقرر
 کر دیا + اب وہ مطمئن ہو گئے کہ جو ہمارا کام تھا وہ ہم کر چکے لیکن اوسکو

وہ کہنے لگاڑی ہیں اور اسکی اصلاح اب کیونکر ہو سکتی ہے بہر حال
لڑکے کے تعلیم دینے والے اپنے اپنے کام پر مستعد ہیں وقت پر
آتے ہیں وقت پر چلے جاتے ہیں + لڑکے کا حال یہ ہے کہ وہ
نوبے صبح کو سو کر اٹھا اور ناشتہ کے واسطے دھوم مچائی
مولوی صبح سے آئے بیٹھے ہیں مگر یہ ذات شریف گھر سے باہر
نہیں نکلتے جب اسکول کا وقت آیا تو وہاں کے جرمانہ کے خوف
سے کچھ وہاں کے بیدار جانے کے ڈر سے باہر آئے اور ایک
ساعت مولوی صاحب کے پاس بیٹھے کچھ پڑھایا نہ پڑھا اور اسکول
روانہ ہو گئے + وہاں جا کر بیٹھے ہو اوقات غریز کو مفت برباد کر دی
ہیں اسکول کے آخر درجہ میں انکا نام لکھا گیا جہاں پانچ سات برس
کی عمر کے لڑکے پڑھتے ہیں + اور یہ حضرت ماشاء اللہ چشم بدو
جمادی الثانی کی ۲۲ - تاریخ نکچ پور سے پندرہ برس کے ہو چکے اور ۲۳
ماہ مذکور سے سولہواں برس شروع ہوا ہے کیونکہ ہر سال سالگرہ
انکی ہوتی ہے اور دولہا بنائے جاتے ہیں + ماسٹر لڑکوں سے
الفاظ کی بجے اور مضی پوچھ رہا ہی سب لڑکے تیار ہے ہیں اور
یہ کچھ بھی بتا نہیں سکتے ماسٹر نے اس خیال سے کہ امیر زادہ سے
اور جو مدد بھی رسد لے لے سے ٹرا ہے و سٹ نمبر میں لڑکوں کے ساتھ

اکونکہ دی گڑ قاعدہ تو یہ ہے کہ جو لڑکا نمبر پین سٹ ہوگا پہلے اوسے
 سے ماسٹر پوچھنا شروع کریگا اگر وہ لفظ کی سچے یا اوسکے معنی
 نہ بتا سکیگا تو دوسرے تیسرے چوتھے سے پوچھیکا جو لڑکا صحیح جواب
 معنی بتاےگا وہی پہلے نمبر کی جگہ لےگا اور پہلے نمبر کا لڑکا درجہ بدرجہ
 کھسکتا جائیگا + تو اب ان حضرت ذات شریف کے ساتھ یہی معاملہ پیش
 آتا ہے کہ بیٹھے تو پہلے نمبر گر چوٹے چھوٹے بچوں نے جو لفظ
 ٹھیک سچے اور معنی بتانے شروع کئے اور نہ بتا سکے تو یہ
 اپنے درجہ سے کھسکتے کھسکتے آخر درجہ میں پہنچ گئے اب ترمندہ
 اور نام آخرو درجہ میں بیٹھے ہوئے لڑکوں کا منہ دیکھ رہے ہیں +
 لیکن اسکو پوری غیرت اور ہمت نہیں کہ کوشش کر کے اپنے درجہ میں
 اول نمبر کی جگہ نہجائے کیونکہ اوسکی غیرت اور ہمت کو اوسکی ابتدائی
 تعلیم ناقص اور اوسکے مان باپ کے بجا لاڈ پیار نے اوسکے دل
 بالکل اوڑا دیا ہے اب وہ محض بھیا اور بے غیر ہو کر احمق کی طرح سے
 زندگی بسر کرتا ہے جب وہ اسکول سے آیا تو کھیل میں مصروف ہوا
 یہاں تک کہ رات کے آٹھ بج گئے ماسٹر صاحب شام سے بیٹھ میں
 آدمی آدمی صاحبزادے کو بلائے کو بھیجے جاتے ہیں مگر وہ گھر سے
 نہ نکلتے آخر مزار و شہار میں رات بھر ماسٹر سے سنتے سنا کچھ یاد

نہیں جتنا تھے ہیں سمجھ ہی میں نہیں آتا کیونکہ اوسکا دھیان کھیل
 میں ہے جسکی تعلیم اوسکو ابتدا سے ہوئی ہے آخر ماسٹر اپنا دوا
 گھنٹہ وقت نوکری کا صرف کر کے چل دئے صاحبزادے اوتھے
 اور سونے کے وقت تک پھر کھیل میں مصروف ہوئے اور جب
 سوئے تو پھر بجے صبح کو بیدار ہوئے + اور امپراطر سے ساتھ مکہ
 بد شوقی اور بیدلی کے اونکا پڑھنا لکھنا ہوا یہاں تک کہ بیس یا ستر
 برس کے ہوئے + اس عرصہ میں جو اونکو دیکھا تو وہ گلستان
 میں بادشاہے راشنیدم کی حکایت پڑھتے ہیں میزان میں حبش
 امر کی شروع کی ہے انگریزی میں سکندربک آف ریڈنگ کی ابتدا ہوئی
 ماشاء اللہ فرسٹ بک ختم کرچکے ہیں علم حساب میں جمع خرچ کرنا بھی
 آتا تواریخ میں اپنے باپ دادا کا بھی حال نہیں جانتے کہ وہ کون
 ہیں اور کس خاندان کے ہیں + جغرافیہ اوسکے واسطے اونکا
 مکان ہے اپنے گھر کے والان اور کوٹھڑیوں اور زینے اور
 پانچانہ سے بخوبی واقف ہیں + اسکے سوا اور کیا چاہئے جس
 فاضل ہو گئے + سب کچھ جانتے ہیں زیادہ پڑھنے کی کیا ضرورت
 ہے چیمپوین برس ماشاء اللہ صاحبزادے کی شادی بڑی
 دھوم سے ہو گئی اور اب مولوی صاحب اور ماسٹر صاحب سب

رخصت ہوئے اسکول کو سلام کیا باپ نے بھی انتقال فرمایا
 اگھر کی ریاست دولت اور تمامی جایدا پر قابض ہوئے دوچار بچے
 شہدے جو ایسے ہیو قوفون کی تلاش میں رہتے ہیں ان کے
 اور خود دولت کے بار ہو گئے ہر وقت مصاجبت میں رہتے
 بس اب آپ ہیں اور آپ کے اجاب ہیں رنڈیاں ہیں اور عیش ہے
 الغرض چند روز میں کل روپے صرف ہو گئے گانوبک گئے مکانات
 نیلام ہو گئے سب چیزوں کو برباد کر کے روٹی اور کپڑے کو محتاج
 ہو گئے۔ مان کو فاقہ ہے جو روپے آب و دانہ ہے آپ بھوکے
 مرتے ہیں بچے بھوک کے مارے روتے پھرتے ہیں۔ نہ کوئی
 دوست ہے نہ آشنا ہے نہ رنڈی ہے نہ بھڑوا ہے نہ روپیہ ہے
 نہ پیسا ہے نہ گانوبہ نہ مکان ہے نہ ہاتھی ہے نہ گھوڑا ہے
 پس فقط دوچار جانیں باقی رہ گئیں ہیں اللہ ان کا حافظ اور نگہبان
 یہ حکایت جو لکھی گئی ایسی ہے کہ جسکی نظیریں تھوڑے فرق کے ساتھ
 اس دنیا میں اسوقت بہت سی جگہ ہر ایک شہر اور قریہ میں مل سکتی
 ہیں ایسے لوگ جسکی یہ حالت گزر گئی ہے اور ہنوز وہ زندہ
 اور موجود ہیں دس بارہ آدمیوں کو میں تبا سکتا ہوں اور خود
 ان سے انکے حالات گذشتہ کی حقیقت سنوا دے سکتا ہوں

اور او کو نشان دیکر اون سے اونکے حالات گذشتہ کی حقیقت
سنوا دے سکتا ہوں + یہ حال ایک غافل اور نادان لڑکے کا تھا
جو لکھا گیا +

ایک شخص کا مختصر سوانح عمری

لکھا ہے کہ ایک شخص شوال ۱۲۸۰ھ ہجری مطابق دسمبر ۱۸۶۳ء دہلی
میں پیدا ہوا اور اس کا مکتب نہیں ہوا اور اس کی ماں نے اس کو پانچویں
برس الف بے پڑھانی شروع کی جب اس کی عمر چھ برس کی ہوئی
تو اس کی ماں نے انتقال کیا تب اس کو اس کی نانی نے پڑھانا
شروع کیا آٹھ برس کی عمر میں اس نے قرآن مجید ختم کیا اور عربی
پڑھنے لگا بارہ برس کی عمر میں کافیہ تمام کیا اور یہاں تک اس کی
نانی ہی نے اس کو پڑھایا بعد اسکے انہوں نے ایک عالم کو نوکر
رکھ کر اس کی تعلیم کی پندرہ برس کی عمر میں اس نے قطبی تمام کر کے
شرح سلم آغاز کی بعد اسکے انقلاب دہر سے وطن چھوٹا اس
مقام سے دوسرے مقام اور دوسرے سے تیسرے مقام
پر جانے کا اتفاق ہوا اور اس کی نانی صاحبہ علیہا الرحمۃ والعفو ان
نے اس وقت انتقال کیا جبکہ اس کی عمر چودہ یا پندرہ برس کی

تھی + اتفاقات حسنہ سے وہ ایک جگہ نوکر ہوا بعد اسکے
 ایک شہر میں قائم مقام کو تو ال چند سے رہا پھر لکھنؤ آکر والد ماجد
 کی زیارت سے مشرف ہوا وہاں صوبہ بہار میں ایک مقام میں
 اگر قیام کیا یہاں و سکو کوئی شغل نہ تھا جی گھبرا یا پھر کچھ پڑھنا شروع
 کیا اور اپنے وقت کی حفاظت کرتا رہا پھر چند سے پڑھنے اور
 پڑھانے میں اوقات کو صرف کیا کسی وجہ سے پڑھنا چھوڑا تو حرف
 کی اصلاح یعنی شروع کی چند عرصہ میں حظ نسخ نستعلیق تعلیق شکست
 اور شفیعیہ میں اچھا سوا دیا گیا + چونکہ اس ملک میں صاحب کمال لوگ
 کمتر ہیں درس و تدریس کا شوق لوگوں کو بہت کم ہے پھر دربار
 نوکری چاکری کی طرف ان لوگوں کی طبیعت بہت مائل ہے اسلئے
 یہاں کے لوگوں نے اسکو بھی کچھری کی صورت دکھلائی اور
 ایک عدالت کے حاکم اوسپر مہربان ہو گئے اونہوں نے اسکو
 عوض نقلنویس مقرر کر دیا جب کوئی عہدہ اونکے محکمہ میں خالی ہوتا
 تو وہ اوس عہدہ پر اوسى کو عوض مقرر کرتے یہاں تک کہ وہ چند
 بار محرر اور پیشکار اور ایک مرتبہ قائم مقام سہر رشتہ دار مقرر ہوا کچھری
 میں کام کرتا گھر آکر پڑھتا آخر اسنے یہ خیال کر کے کہ وقت عزیز
 مفت بہا دینا ایک کتاب تصنیف کرنی شروع کی دو برس کی محنت

مین تمام اور فضل الہی انجام ہوگئی جسکے سبب بیکار اوسکا وقت بھی ضائع
 نہوا اور ایک مختصر سایہ کار دنیا میں رہ گیا بعد اسکے جب جیسا ہو
 ہوا وقت کو اوسمیں صرف کیا کبھی اشعار کبھی لکڑی کا کام بنانا سیکھا
 کبھی گھڑی درست کرنے کی تعلیم لی کبھی بندوق لیکہ شکار کو چلا گیا
 غرض ایسے امور میں اپنے کو پھنساے رکھا اس سے کئی مطلب
 حاصل ہوئے اول یہ کہ ہر وقت اور ہمہ دم محنت کرنے سے جسم
 میں پھرتی رہی کاہلی کی عادت نہونے پائی دوسرے یہ کہ جس
 کام کو کیا اوسمیں کچھ واقفیت بہم پہونچائی جو خالی از نفع نہیں ہے
 لکڑی کا کام مثل صندوق وغیرہ کے وہ بنا سکتا ہے گھڑی کلا
 یعنی بجھنے والی وہ صاف اور درست کر سکتا ہے بشرطیکہ کوئی نذر
 اوسکا نقصان نہوا ہو۔ اگر باریک ہتھیار ہوں تو چھپی گھڑی بھی بنا
 کر سکتا ہے بندوق میں نشاندہ درست ہے گولی سے پڑیا مار
 سکتا ہے تیسرے یہ کہ وقت کی نگہداشت اس سے ہوی
 اور صحبت بد میں بیٹھنے اور جانے کا اتفاق نہوا وہ شغل کبری
 کی قائم مقامی کا چلا گیا لگہ کوئی جگہ نوکری کی مستقل اوسکو مددگار
 تو اوسنے بجائے خود خیال کیا کہ خوش نویسی بندوق بازی شامی
 سے بڑا کس قدر واقف ہوئی

لیکن یہ سب بیکار ہے اور ان سب باتوں میں اوقات عزیز کو
 مفت برباد کرنا ہے کام وہ کرنا چاہتے جس سے دین اور دنیا
 کا نفع ہو اور اوقات عزیز مفت برباد نہ ہو یہ خیالات جو اسکے دل
 میں جاگزین ہوئے تو اسنے قانون یاد کرنا شروع کیا دوسرے
 کامل اسمیں اسنے اچھی طرح محنت کی اور امتحان دیکھے بفضل
 الہی کامیاب ہو گیا اسوقت وہ سمجھا کہ یہ محنت میری البتہ بکار آمد ہو
 اور یہ وقت جو میرا گذرانی الواقع اچھا گذرا پھر اسنے وکالت کرنی
 شروع کی اور اس شغل میں بھی جب وہ مکان پر رہا تو بیکار نہ رہا کوئی
 نہ کوئی شغل ایسا ضرور رہا جس میں ہمہ تن طبیعت اسکی مصروف رہی
 اس عرصہ میں اسنے ایک کتاب مذہبی لکھنی شروع کی اسکے ۱۴ جز
 لکھے تھے کہ گورنمنٹ نے اسکو ایک حکومت کے عہدہ پر مقرر کر کے
 سرفراز فرمایا وہ اپنے عہدہ مقررہ پر روانہ ہوا مگر اسکو افسوس
 ہوا کہ وہ اس کتاب کو پورا لکھ نہ سکا جسکی بنا اسنے بہت عہدہ طرح
 سے ڈالی تھی اس حکومت کے عہدہ میں اسکو چند مقامات میں
 رہنے کا اتفاق ہوا کئی برس وہ ایسے مقام میں رہا جہاں
 اسکو بہت فرصت تھی اس فرصت کو غنیمت سمجھ کر اسنے ایک کتاب

و شمالی کے پاس بھیج دیا ممدوح الصد رنے اوسکی اور اوسکی کتاب
 کی بڑی قدر کی اور شکریہ کی چٹھی لکھی اور کتاب مذکور کو واسطے تسلیم
 طلباء اسکولی منظور فرما کر اس جلدین اوسکی خرید فرمائیں چنانچہ
 کتاب مذکور اتیک مدارس و اسکول واقع ممالک مغربی و شمالی میں
 جاری ہے اللہ تعالیٰ اوس سے اپنے بندوں کو نفع عنایت
 فرمائے + اوس زمانہ میں جبکہ اوسنے امتحان وکالت درجہ اولیٰ
 کا پاس کیا اوسکو شوق انگریزی کے حاصل کرنے کا بھی ہوا مگر
 بوجہ اسکے کہ یہ زبان بہت ہی مشکل ہے بے قاعدہ پڑھنے کے
 اچھی طرح حاصل نہیں ہوتی لہذا اسکی جانب سے کچھ محنت اوسکی
 بہت ہوئی مگر اسکا خیال اوسکے دل میں جاگزین رہا کہ کچھ ہو جائے
 اسکو بھی کچھ نہ کچھ حاصل کرنا چاہئے آخر اس خیال اور وقت کی
 نگہداشت کا یہ نتیجہ ہوا کہ باوجود اسکے کہ گورنمنٹ کے عہدہ میں ہر
 وقت سفر و پیش ہے اور کار سرکار بیش از بیش مگر تاہم اوسنے
 اپنے وقت کو برباد نہ کر کے چند روز کے عرصہ میں انگریزی اسقدر
 حاصل کر لی کہ اب وہ ضروری چٹھی اور اپنے دوست آشناؤں کو
 خط انگریزی میں لکھ سکتا ہے اور اگر کسی کا خط اوسکے نام انگریزی
 میں آئے تو وہ اوسکو نعم استعانت و وسرے شخص کے پڑھکر مطلب

اوسکا سمجھ سکتا ہے انگریزی میں گفتگو بھی کر سکتا ہے وہ شخص لکھتا ہے کہ میں اپنی انگریزی کے حاصل کرنے میں کمی نہ کروں گا اور جب مجھ کو تھوڑی بھی فرصت ملے گی تو میں اس وقت فرصت کو اور اپنے وقت عزیز کو ضائع نہ کرنے دوں گا اور جہاں تک مجھ سے ہو سکے گا میں انگریزی میں ترقی کرتا جاؤں گا تمام ہوا مختصر حال اس شخص کا جبکہ بزرگوں نے اس کی تعلیم میں کم توجہ کی اور اس نے محض اپنے شوق سے اپنے وقت عزیز کو بیکار برباد نہ کر کے تھوڑی سی ترقی اپنے واسطے کر لی اللہ تعالیٰ اس کے تمام ارادوں کو پورا کرے آمین اور حاصل اس کے تمام حالات سے یہ ہوا کہ وقت کی نگہداشت بہت اچھی چیز ہے جس سے انسان بہت نفع اٹھا سکتا ہے +

نادان آدمیوں کا وقت ضائع کرنا

بوجہ مختلف اصناف بنی نوع انسان و اختلاف طبائع اشخاص کسی شخص کے حالات روزمرہ کو مشخص اور محدود کر کے لکھنا و شمار ہے لیکن جیسا کہ دیکھا اور سنا جاتا ہے اس کے موافق اگر ضبط تحریر میں آئے تو ناممکن اور محال بھی نہیں ہے مگر ہم ادیبان

ہم سے ملاقات ہوئی ہے + ایک عہدہ دار سرکاری اپنے کام
 میں بہت ہوشیار ہر طرح سے لائق تھے مگر اونہوں نے عیش اس
 بے عنوانی سے کرنا شروع کیا کہ اپنے وقت کا خیال اونکو جاتا
 رہا اور وہ وقت کی نگہداشت بھول گئے وقت اونکی کچری جانو
 کا ہے مگر وہ اپنے عیش میں مصروف ہیں یہاں تک کہ اونکی کچری
 جانے کے وقت سے تین چار گھنٹے کا عرصہ گزر گیا مگر وہ کچری
 نہ گئے اور جب گئے تو کچری میں اونکا جی نہ لگا فوراً درخواست کے
 چلے آئے اونہوں نے اپنے فساد نفس سے کچری کے وقت
 کو بالکل ضائع اور برباد کر دیا جس کے واسطے اونکو بیش قرار و وظیفہ کا
 سے ملتا تھا اور جسکی نگہداشت اونکو ضرور تھی آخر نتیجہ اوسکا یہ ہوا
 کہ اپنے عہدہ سے برخاست کر دئے گئے +

ایک عہدہ دار سرکاری اس سبب سے ناقابل انجام عہدہ سرکاری
 سمجھے گئے کہ جس کام کا جو وقت تھا وہ اوسکو اوسکے وقت پر
 انجام نہیں کرتے تھے آخر اونکو عہدے سے استعفا دینا ہوا +
 ایک صاحب روزگار کے خواہشمند بن گئے جب اونکو کہا جاتا ہے
 کہ فی الحال قلیل درماہ کی نوکری قبول کر لیجئے تاکہ وقت عزیز بیکار
 اور برباد نہ جائے تو وہ اوسکا جواب یہ دیتے ہیں کہ جب تک معاوضہ

کافی اپنی خدمت اور محنت کا ہمو نہین بلکہ قلیل درماہ اور تھوڑے
سے معاوضہ کے واسطے مشتقت اپنے اوپر گوارا نہ کرینگے یہ تو فرما
ہیں مگر بیکار اپنے وقت کو ضائع کرتے ہیں + وہ یہ نہیں سمجھتے کہ
محنت کرنے سے ہمو کس قدر منفعت اور قلیل آمدنی سے ہمو کیا فائدہ
ہے بیکار بیٹھے رہنے سے ہمارا کس قدر ضرر ہے اور بیش قمر
درماہ کی نوکری فوراً ملنی کس قدر دشوار ہے + پس معلوم ہوا کہ اوہ
نے جو اپنے وقت کو اکثر بیکار برباد کیا ہے اس نے انکو کامل است
نہا دیا ہے محنت ان سے ہونہین سکتی اسلئے کافی معاوضہ کا بہانہ
کر کے رہ جاتے ہیں + وہ ہر طرح سے لائق ہیں مگر انکو وقت
کی نگہداشت چاہئے +

ایک صاحب فی ہوش سمجھدار سلیم الطبع ہیں مگر انہوں نے کبھی اپنے
وقت کا خیال نہ کیا اور نہ سمجھا کہ وقت کیا چیز ہے اور ہمو اپنے وقت
کی کیونکر نگہداشت کرنی چاہئے + انہوں نے کبھی اسکا تصور
بھی نہ کیا کہ آج ہم نے صبح سے شام تک کون کون سا کام کیا جس میں
ہمارا فائدہ تھا اور ہمارا کون کون سا وقت غریب کیونکر اور کس سبب
سے مفت برباد ہوا + انکو کبھی اس بات کا وہم بھی نہین آیا کہ ہمو
اپنے فائدے اور منفعت کے واسطے کیا کیا کام کس کس وقت کرنا

چاہئے ۔ اونکو کبھی اس بات کا گمان بھی نہیں ہوا کہ ہمارا وقت
 عزیز کیوں برباد ہو جاتا ہے اونکو کبھی اس بات کی فکر بھی نہوئی کہ دنیا
 میں انسان کو کس طرح رہنا چاہئے اون پر اور اونکے حالات پر
 جو خیال کیا تو اونکو ماشاء اللہ صحیح اور تندرست ذمی مروت حساب
 خلق ذی وجاہت خندہ روا اور بے تکلف پایا مگر اہل وعیال
 سے غیر مانوس و ارستہ مزاج عاشق با حوصلہ فضول خرچ بہت ستاؤ
 بے روزگار و یکھا سوچا کہ اسکا سبب کیا ہے تو کوئی بات صاف
 ذہن میں نہ آئی کہ ان سب باتوں کا ایک شخص میں جمع ہونا اسکی
 کیا وجہ ہے ۔ آخر ہم نے اونکے روزمرہ کے کاروبار شغل اشغال
 ہر ایک امر کو بغور دیکھنا شروع کیا تو یہ معلوم ہوا کہ اونکا کوئی کام
 اپنے وقت پر نہیں ہوتا جو کام وہ کرتے ہیں وہ اوسکو اوس کام
 کی حیثیت سے انجام نہیں کرتے جس طرح اوس کام کو ہونا چاہئے
 اسلئے اونکا وقت بھکا جاتا ہے اور وہ کام بھی انجام نہیں پاتا
 مثلاً اونکو لازم ہے کہ وہ صبح کو پانچ بجے بلکہ اس سے بھی سویرے
 اٹھیں مگر وہ ہمیشہ صبح کو ۹ بجے سوکرا اٹھتے ہیں ۔ جب وہ اٹھتے
 تو چاہئے کہ فوراً حوائج ضروری سے فرصت کر کے منہ ہاتھ دھوئے
 سے بھی جلد فراغت کر لیں مگر وہ ایسا نہ کرتے بلکہ دو تین حلین حقہ

کی بی لینگے تب استنجا کرنے جائینگے اس عرصہ میں دس بجکر وقت
 تجاوز کر جاتا ہے اور اگر وہ بچے آنکھ کھلتے ہی کوئی کام ضروری پیش
 ہو یا کہ مہین جانا ضرور ہوا کیونکہ وہ بچے تک انسان کو اکثر امور ضروری
 پیش آجاتے ہیں اور انکو انجام ہی کرنا ہوتا ہے تو بس وہ فوراً
 اوٹھتے ہی بے اسکے کہ استنجا کرین منہ ہاتھ دھوئیں اور اس کام
 کی فکر باجہ پریشانی کرنے لگتے ہیں یا جہاں جاتا ہوتا ہے بغیر منہ
 دھوئے چلے جاتے ہیں اب وہاں سے جب خدا لائیگا تو گھر
 آئیگے مقام غور ہے کہ اگر وہ پانچ بجے تک اوٹھ نہ بیٹھتے اور چہ
 بچے تک سب کاموں سے فراغت کر چکے ہوتے تو وہ باطمینان
 اپنے ہر ایک کام کو انجام کرتے اور اگر کہیں جانا ہوتا تو وہ اطمینان
 سے جاتے اور جلد گھر پھر آتے پھر اگر انکو کہیں جانا نہیں ہے
 اور نہ کوئی کام ہے کام کیونکہ ہوا سلنے کہ انہوں نے کسی کام کے
 انجام کرنے کو اپنے اوپر لازم کیا ہی نہیں تو وہ بچے اوٹھکر
 پینے لگے اور دس بجے تک حقہ ہی پیتے رہے پھر اس انتظار میں
 بیٹھے کہ آدمی منہ دھونے کو پانی لائے تو منہ دھوئیں نوکر کا
 جی چاہا تو پانی لایا اور اگر بہت دیر ہو گئی تو پانی لانے کو حکم دیا اب
 منہ دھونا شروع ہوا ایک گھنٹہ کامل کے بعد اس مہم سے فراغت

ہوئی اب بارہ بج گئے یا قریب بجنے کے ہیں اس عرصہ میں کھانا
 تناول فرمایا اسکے بعد کچھ قیلولہ کیا یا نہیں اگر ذرا لیٹے اور نیند آگئی
 تو تین بجے تک آرام فرمایا اگر کہیں سے طلب ہوئی تو وہاں تشریف
 لے گئے کوئی صاحب ذمہ ملاقات کو تشریف لائے تو اونکی خاطر
 میں مصروف ہوئے یہاں تک کہ کھانے کا وقت ہوا کھانا کھایا اور
 سو رہے پھر نو بجے صبح کو گھبرا کر اٹھ بیٹھے + غور کیجئے تو جو جو
 کام صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک ان حضرت نے کیے
 کیا یہ سب کام دوسرا شخص نہیں کرتا ہے کیا یہ سب کام برے ہیں
 نہیں ان میں کا ایک بھی معیوب نہیں تمام جان کے انسان ہی
 سب کام کرتے ہیں کون سا بشر ہے جو سوتا نہیں کون شخص ہے
 جو سو کے اٹھتا نہیں کون سا شخص ایسا ہے جو پاخانہ نہیں جاتا
 کون بھلا آدمی ہے جو منہ نہیں دھوتا کون ایسا آدمی ہے جو کھانا
 نہیں کھاتا کون انسان ہے جو کبھی کبھی تعزیر کسی عنوان سے
 نہیں کر لیتا کون سا بشر ہے جو ان باتوں سے خالی ہے مگر کیا جو
 ہے کہ ان کے ہر ایک امر جائز پر اعتراض وارد ہوتا ہے اور دوسرے
 پر نہیں تو سب اسکایہ خیال میں آتا ہے کہ یہ حضرت اپنے امور چاہتے
 کو بھی بے وقت بے محل انجام کرتے ہیں اپنے بہت سے عمل

وقتوں کو ضائع کرتے ہیں اور دوسرا شخص ان سب امور کو اپنے
اپنے محل اور وقت پر انجام کرتا ہے اور اپنے عمدہ وقتوں کی
نگہداشت کرتا اس وجہ سے وہ لائق اعتراض نہیں ہوتا۔

بہت سی باتیں دل میں ہیں جنکے لکھنے کو جی چاہتا ہے مگر وقت
اس تحریر میں بہت سا گزر گیا اسلئے ہم اس تحریر کو صرف وہی تو
پر ختم کرتے ہیں + انسان کو لازم ہے کہ وقت کو ہاتھ سے نہ جانے
دے اسکا مطلب یہ ہے کہ ہر وقت اپنی فلاح دینی اور دنیوی
کی فکر کرتا رہے اور جو وقت گزر گیا ہے اوسپر افسوس کر کے
آئندہ عمدہ کرے کہ وقت کو بیکار ضائع نہ ہونے دینگے کیونکہ
۵ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں + جو شخص چار پیسے بوسیلمہ جائز
پیدا کرتا ہے اوسکا وقت ضائع نہیں ہوتا وہ ضرور چار پیسے
پیدا کر لیتا ہے یا اوسکے پیدا کرنے کی قابلیت رکھتا ہے گو بائع
نہو بالقوہ ہی سہی جو گھر کا اپنے انتظام کرتا ہے اوسکا وقت ضا
نہیں اور جبکو وقت کا خیال ہے وہ گھر کا انتظام بھی ضرور
کریگا اور جب گھر کا انتظام کریگا تو کیسی راحت اور خوشی اوسکو
حاصل ہوگی اوسکو ہم ابھی نہیں بتائینگے + مگر وقت کا خیال
انکر کے انسان کو کھانا پینا اچھا کپڑا پہنا اور خوشی کرنا ہنسنا بولنا

شیخنا جائنا مطلق جائز نہیں بلکہ حرام ہے والسلام علی من اتبع الهدی

اعتدال

اعتدال بر وزن افعال مصدر ہے مشتق عدل سے اور مادہ
اوسکا عدل ہے عدل کے معنی ہیں پورا پورا وزن کرنا یا ہوناسی
چیز کا اس طرح سے کہ نہ کم ہو نہ زیادہ نہ اونچا ہو نہ نیچا نہ لپٹ ہو نہ
بلند نہ چوڑا ہو نہ پتلا ہو نہ دبلا ہو نہ موٹا و علیٰ ہذا القیاس ہر ایک امر یا
شے یا چیز یا انسان یا حیوان کی ہر ایک حالت متوسطہ کو اعتدال
کہہ سکتے ہیں + حالت متوسطہ ہر ایک چیز یا انسان یا حیوان ذی روح
یا غیر ذی روح کی جو افراط اور تفریط سے محفوظ ہو اوسیکانام اعتدا
ل ہے اور بہترین چیزوں میں سے دنیا کی اعتدال ہے جسکانام توسط
ہے اور اس بارے میں یون ارشاد ہے خَيْرُ الْأُمُورِ أَوْسَطُهَا افراط
کے معنی ہیں زیادہ ہو جانا کسی چیز کا اور تفریط کے معنی ہیں گھٹ جانا
کسی چیز کا اپنے حد اعتدال سے اور جوان و بڑائیوں سے محفوظ ہو
وہی چیز معتدل ہے + دیکھو لوگ کہتے ہیں کہ فلان دوا معتدل ہے
یا معتدل مزاج یعنی مزاج کو حد اعتدال پر لانے والی ہے ہم لوگ
بولتے ہیں کہ ان دنوں مزاج میں اعتدال ہے یعنی مزاج افراط

تفریط سے ہر ایک امر کے محفوظ ہے + جو خیر جدا اعتدال سے بڑھ جاتی ہے وہ کچھ نہ کچھ خرابی لاتی ہے کوئی اعتدال سے زیادہ کھانا کھائے گا ضرور بد مزہ ہو جائیگا جو شخص اعتدال سے کم غذا کر لیا ضرور سبھو کھا مر لیا اگر دوڑ کر چلے گا گر پڑ لیا یا ایسا آہستہ چلے گا جو اعتدال سے کم ہو تو وہ اپنا نقصان کر لیا جو شخص اعتدال سے زیادہ خرچ کر لیا مسرف کہلائیگا چند روز میں محتاج ہو جائیگا اگر اعتدال سے کم خرچ کر لیا ممکن مشہور ہوگا اور اوسکو دنیا سے بجز حسرت دنیا اور کچھ ہاتھ نہ لگا الحاصل اعتدال ہر ایک امر میں عمدہ چیز ہے اور اوسکا ادراک اوسکی نگہداشت ہر شخص کی عقل و شعور فہم و فراست اور دائمی پر موقوف ہے زیادہ صراحت کی ضرورت نہیں مگر ہم دیکھتے ہیں کہ اس زمانہ میں بہت کم ایسے لوگ ہیں جو اپنے اقوال و افعال مزاج اور حوال میں اعتدال کا خیال کریں اور صد اعتدال سے اوسکو بڑھنے نہ دین مثلاً اعتدال اقوال یہ ہے کہ جو کہیں وہ کریں مبالغہ کو اوسمیں راہ نہ دین مگر دیکھا جاتا ہے کہ ہم نے ایک دوست سے وعدہ کیا کہ ہم آج آپ کے گھر پر حاضر ہوں گے دوست ہمارا منتظر رہا مگر ہم نے باوجود وعدہ کرنے کے کچھ بھی خیال نہ کیا اور اوسکی ملاقات کو نہ یا گئے تو دوسرے دن یا تیسرے دن گئے پس ہمارے قول میں

اعتدال نہ پایا گفتگو میں ہم نے اس قدر مبالغہ کیا کہ وہ سب باتیں
جھوٹے معلوم ہونے لگیں یا باعث رنجش کی ہوئیں تو وہ اس کے
کہ وہ باتیں غلط اور جھوٹے معلوم ہوں اور اون سے رنجش پیدا ہو
ہم ان باتوں کے سبب اپنے حد اعتدال سے تقریر میں بدرجہ ہا
بڑھے ہوئے معلوم ہونگے اور اسوجہ سے کہا جائیگا کہ ہم گفتگو
اپنے اعتدال پر نہیں ہیں + افعال میں اعتدال یہ ہے کہ جو فعل
کریں اس کی حد کو نگاہ رکھیں اسی کا نام اعتدال افعال ہے مثلاً ہم کو
علم کا شوق ہے تو ہم اگر استاد کی خدمت میں تحصیل علم کے لئے جاتے ہیں
تو ہم کو لازم ہے کہ اس کے تمام حدود کو نگاہ رکھیں بیوقت استی
کی خدمت میں نہ جائیں جس سے اون کو تکلیف ہو گستاخانہ اون سے
مباحثہ نہ کریں اون کے ہرج اوقات کا خیال رکھیں تعظیم اور تکریم اون کی
مناسبانہ طور پر کریں اور اپنی حد سے نہ بڑھ جائیں + اگر ہم اہل و
عیال رکھتے ہیں تو اون کی خدمت گزاری اور خاطر داشت میں
کمی نہ کریں اون کو سختے الو سع تکلیف یا ایذا یا رنج پہنچانہیں + اگر ہم
مختی یا روزگار پیشہ ہیں تو ہم کو ضرور ہے کہ ہم اپنی تفریح طبع بھی
بعض اوقات شاید اپنے اجاب کے ساتھ کبھی کبھی کر لیا کریں کہ مزاح
میں اعتدال رہے مگر ہم کو اپنے افعال اور مزاج میں بھی اعتدال

ایک نقصان
پیدا ہوا
ہے

کا خیال کرنا ضرور ہے کہ ہمارے افعال جدا اعتدال سے بڑھ
 نہ جائیں + اعتدال مزاج یہ ہے کہ مزاج اور طبیعت میں امراض ظاہر
 و باطن کے دفعیہ کے لئے حفظ صحت ظاہری و باطنی میں کمال دیکھ
 سعی کرتے رہیں اور اس کا خیال رکھیں جہاں تک ہو سکے ایسی چیز
 نہ کھائیں اور نہ پئیں جس سے ہمارے مزاج کا اعتدال باقی نہ رہے
 کہ اسمین اعتدال مزاج ظاہری ہے اور جہاں تک ممکن ہو بغض و
 وکینہ و عداوت و دروغ و بداخلاقی غیظ و غضب سے دور اور پاک اور
 بری رہیں کہ اسمین اعتدال مزاج باطنی ہے + اعتدال احوال یہ ہے
 کہ اپنی وضع معقول نیت محمود مراتب بلند اور مدارج اعلیٰ کی حفاظت
 کریں اور اس کو اپنے افعال یا حرکات سے برباد اور ضائع نہ کریں مثلاً
 ہماری وضع یہ ہے کہ ہم نے برسر بازار کھڑے ہو کر کسی بازاری سے
 کبھی بات نہیں کی تو ہکو مناسب ہے کہ ہم اس کا خیال رکھیں کہ کبھی
 کسی بازاری شخص سے برسر بازار کھڑے ہو کر ہم کلام نہوں + ہماری
 نیت ہمیشہ سے ہر امر میں نیک ہے تو ہم اس کا خیال رکھیں کہ کہیں
 کسی موقع پر کوئی کام بد نیتی کا ہم سے واقع نہو + رتبہ ہمارا اگر لوگ
 کسی وجہ خاص سے بلند سمجھتے ہیں تو ہکو اس مرتبہ کی نگہداشت
 کرنی چاہئے تاکہ اون لوگوں کی نظر میں حقیر نہ سمجھے جائیں + مدارج

ہمارے اگر لوگ اعلیٰ سمجھتے ہیں تو ہم کو اسکی نگہداشت کر کے اپنے مدارج اعلیٰ میں ترقی کرنی مناسب ہے اور اگر ترقی نہ ہو تو لوگ خیال کرتے ہیں اوس میں تو کمی واقع نہو تاہم چشموں میں دولت و خواری سے محفوظ رہیں +

حاصلہ

یہ چیز اعلیٰ قدر مراتب و احوال ہر شخص کے ساتھ لگی ہوئی ہے اس حوصلہ سے فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں اور کبھی کبھی خرابیاں بھی قوع میں آتی ہیں + اگر حوصلہ کے ساتھ نیت بخیر ہے تو ضرور ہے کہ اس سے صاحب حوصلہ کو فوائد حاصل ہوں اور اگر حوصلہ کے ساتھ نیت بخیر نہیں ہے تو یہ حوصلہ انسان کو بری راہ چلائیگا رسوا اور ذلیل کرے گا بڑی مصیبت اور خرابی میں پھنسا ئیگا حوصلہ نیک نیتی کے ساتھ سود مند ہے + ایک ذی عقل و شعور طالب علم کو ایام طالب العلم میں یہ حوصلہ ہوا کہ ہم بھی اگر امیر ہوتے تو اچھے خاندان میں اپنی شادی کرتے دس بارہ ملازم ہماری خدمت کے واسطے حاضر رہتے پکڑی بہت عمدہ اور پاکیزہ پہنتے پانچ گھوڑے ران سواری اور کبھی کے ہوتے دو ایک فٹ بھی کوک صاحب کے کارخانہ کی نہایت عمدہ

بنی ہوئی چارے پاس ہوتی شام کو اوپر سوار ہو کر ہوا کھانے کو
 نکلے سونے کی کنیب گھڑی جیب میں ہوتی اور اسکے لوازمات
 سے جسم کو آراستہ کرتے مکان بہت پر تکلف بناتے اور اسکو
 تمام لوازمات سے درست و آراستہ کرتے امرا سے برابر کی
 ملاقات کرتے خوب کھاتے اور کھلاتے اپنے عزیزان و اقرا
 سے سلوک کرتے امور خیرین سعی مو فو بہجالاتے علما اور
 فضلا کی خدمت میں ہر گرم رہتے غریب اور مساکین کو بہت کچھ دیتے
 اس طرح سے دنیا میں عیش و آرام بسر کرتے اور ساتھ بلند نامی کے
 نام نیکی اپنا دنیا میں یادگار چھوڑ کر بعد مرنے کے فردوس علیین
 جگہ پاتے ۔ صاحب اس حوصلہ کو یہ سب حوصلے ہوئے تو اللہ تعالیٰ
 مَنَّیْ وَ اٰلَہٖمَّا مَعِنَا اللّٰہُ تَعَالٰی کہہ کر اپنے حوصلہ کے پورا کرنے کے
 واسطے حصول علم میں کمال درجہ کی کوشش شروع کی اس مشکل امر
 یعنی علوم کے حاصل کرنے میں حوصلہ او سکا راہبر ہوا اور اس درجہ
 او سکا معین اور مددگار ہوا کہ تھوڑے عرصہ میں اسنے اول علوم
 کو کامل طور سے حاصل کر لیا جو کہ اسکو اس کے زمانے میں اس کے
 تمام حوصلوں کے پورا کرنے کے واسطے ضروری اور کافی تھے
 جب وہ ان علوم سے فراغ حاصل کر چکا تو تائید الہی ہوئی کہ نائب السلطنت

نے اسکو ہر طرح سے لائق اور تمامی صفات اور علوم میں فائق
 سمجھ کر ایک بہت ہی بڑے منصب جلیل الشان پر سرفراز فرمایا کہ جس
 اسکے تمام حوصلے پورے ہو گئے بلکہ اس ترقی مدارج کے وقت
 میں اور حوصلہ ہائے بلند جو اسکے دل میں پیدا ہوئے اسکے انجام
 کرنے کی بھی اسکو قدرت اور طاقت ہو گئی جو قبل اسکے خیال میں
 بھی نہ تھے اب وہ طالب العلم پچاس ہزار روپے کی کوٹھی میں رہتا ہے
 آٹھ گھوڑے عمدہ عمدہ اسکے اصطلیل میں ہیں خانساں اور خدنگا
 پاکیزہ اسکی خدمت گزاری میں + بگھی اور ٹمٹم عمدہ عمدہ اسکی سواری
 میں ولایت کا عمدہ کپڑا اسکے جسم کی پوشاک ہے ہٹھن کے
 ٹان کے جواہرات کی خیرین اسکے جسم پر آستہ ہیں اور اب وہ
 اس صفائی پاکیزگی کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرتا ہے کہ لوگ اسکو
 دیکھ کر متعجب ہوتے ہیں مگر اسکا حال یہ ہے کہ باوجود اس قدر ثروت و
 عیش و نشاط حکومت اور جاہ و جلال کے اسکی ذات میں اخلاق
 انتہا کا ہے تو اضع غایت درجہ کی ہے وینداری نہایت مرتبت
 ہے اور جب قدر حوصلے اسکے نیک کام کے انجام کرنے کے اسکے
 دل میں جاگزین تھے ان سب کو باحسن وجہ انجام کرتا جاتا ہے
 بلکہ اس سے زیادہ کرتا ہے کہ جب قدر اسنے ایسے امور کا پہلے

حوصلہ کیا تھا یہ صاحب حوصلہ اس امر میں بہت سعی کرتا ہے کہ اپنی
 قوم کو اچھی حالت پر لائے + اس امر میں اس کی سعی موافق رہی کہ وہ
 اپنی جان و مال محنت مشقت تحریر تقریر سے لوگوں کو نفع پہنچائے
 اللہ تعالیٰ اس کے تمام مقاصد اور حوصلوں کو پورا کرے اور اس کی
 سعی کو مشکور فرمائے + جہاں ایک ذی عقل طالب العلم کو حوصلہ
 بلند نامی اور ناموری کا ہوا وہاں ایک امیر زادی نوجوان کو بھی حوصلہ
 ناموری پیدا ہوا ہے تاکہ مشہور ہوں ہزاروں میں + ہم بھی ہیں
 پانچویں سواروں میں + یہ صاحبزادے ۱۸ برس کے تھے جہاں کے
 پدر بزرگوار نے قضا کی علم سے تو انکو کچھ سروکار ہی نہ تھا کیونکہ
 پندرہ برس کی عمر تک تو قرآن مجید ہی کے حفظ سے فراغت تھی
 خیر جب قرآن مجید استقر محنت سے یاد بھی ہوا تو اس کی حفاظت نہ کی
 گئی اسکو بھی بھلا دیا غرض جب باپ نے ان کے انتقال کیا تو وہ سوا
 اس کے کہ اپنا نام بدلا مشکل سے لکھ سکتے تھے اور کچھ لکھنا پڑھنا نہیں
 جانتے تھے + باپ کی زندگی ہی میں لوگوں کو دیکھ کر انکو ہر قسم کا حوصلہ
 تھا کہ ہم بھی یہ کرتے اور وہ کرتے باپ کے مرتے ہی جب ان کے
 جانشین ہوئے تو حوصلوں نے اپنی کامیابی کا تقاضا شروع کیا
 صاحب حوصلہ بلند نام کے دل میں بڑے بڑے حوصلوں نے جگہ

پکڑی تھی مگر اس بات کو اونہوں نے کبھی خیال نہ کیا کہ یہ سبجے صلے
 میرے کیسے ہیں اچھے ہیں یا بُرے ہیں اور ان حوصلوں کے پورا
 کرنے کے لئے مجھ کو کس قدر دولت حاصل کرنی چاہئے اور جو دولت
 ہے اس کو ان حوصلوں کے پورا کرنے میں کس احتیاط سے خرچ کرنا
 مناسب ہے اونکے باپ نے بہت سے روپے نقد نوٹ اشرفیا
 اور تین چار گانون اور ۱۶ مکانات پختہ اور پچیس تیس دکانیں
 برسرِ چوک علاوہ اسباب و ظروف فقرہ و طلائی کے کہ وہ سب جایدا
 تخمیناً دو لاکھ روپے سے زیادہ کی ہوگی اپنی اولاد کے واسطے
 چھوڑا تھا اولاد سے اونکی یہ ایک بلند حوصلہ صاحبِ زادے اور ایک
 دختر تھی اس نامور امیر زادے کا پہلا حوصلہ یہ تھا کہ بہن کی شادی
 اس دھوم سے کرو کہ شہر میں نام ہو جائے اور ایسا کچھ اس کو دو کہ
 کسینے بھی عروس کو استقدر نہ دیا ہو اس حوصلہ نے جو تقاضا کیا تو باپ کے
 جہلم کے بعد تاریخ شادی کی اپنی ہم شیر کی غنقریب زمانہ میں شہر آدمی اور
 حکم عام اپنے ملازمین کو دے دیا کہ اسباب و سامان جہیز حسبِ ممکن ہو
 تیار کیا جائے وہاں کیا دیر تھی حکم ہوتے ہی سب سامان شروع
 ہو گیا بزاز جو ہری گوشت والے ہر قسم کے اہل پیشہ چلے آتے ہیں اور ب
 سامان جہیز کا تیار ہو رہا ہے گھر میں کارچوب کا کارخانہ جاری ہی ایک گاڑی

کی جگہ دس دس اوپریں بیس کاریگر کام کر رہے ہیں چیزوں کی خریداری
 یوں ہوتی ہے کہ کنبو اب زربفت گلبدن کاشانی مخمل کریں اطللس
 کے طاقے کے طاقے صاحب مال سے بغیر قیمت طے کئے لئے
 جاتے ہیں اور روپے اونکے جو وہ مانگتا ہے بلا پرسش و تحقیقات
 معرفت مصاحبان عالیشان کر مہاجون کو دے دئے جاتے ہیں
 الغرض اسی طور سے تمام اسباب جہیز کا دو مہینے کے عرصہ میں تیار
 ہو گیا اسباب جہیز تو بیس چالیس ہزار روپے سے زیادہ کا نہ تھا مگر
 اس صاحب حوصلہ کا خرچہ دونا ہو گیا جو لوگ اس دن کی خیر منانے
 تھے اونکی مرادین برائیں اور دھوم دھام سے شادی ہو گئی۔
 بعد شادی کے لاکھ روپے کی فرو حساب پیش ہوئی اوس فرد
 کو دیکھ کر اس امیر زادے نے اپنے دیوان سے فرمایا کہ خیر شادی
 تو ہوئی مگر میرے حوصلہ کے موافق نہ ہوئی پہر اس صاحب حوصلہ
 نے پوچھا کہ دیوان جی اب خزانہ میں کس قدر موجود ہے کیونکہ زیور
 پانوں کے کڑے طلائی بہت ہلکے صرف دو ہزار روپے کے
 ہیں میرا ارادہ ہے کہ اونکو دو فی قیمت کا بتوا دون دیوان نے
 دست بستہ عرض کی کہ اب روپیہ کچھ بھی نہیں ۲۵ ہزار روپے کے
 پر امیسری نوٹ عین بارات کے دن فروخت ہوئے ہیں اب نہ ترقی

مل جل کر نہ مانا تو
 معلوم ہوا کہ اس
 کے لئے اس کے
 اور سب سے زیادہ
 جتنی سے جتنی
 بیکار ہو کر رہے
 اور نہ تو اس کے
 سہارا ہو سکتا
 کہ نہ وہ اس کے
 ترک کر دے تو اس کے
 اور سب سے زیادہ
 سہارا ہو سکتا
 ہے نہ تو اس کے
 غلط کیا اور اس کے
 میں کیا نہ ہو سکتا
 جاری ہے

بقدر ہے نہ نوٹ باقی ہے بابو رام دیال سنگھ ٹھیکہ دار کل تک حاضر ہو
امید ہے کہ مالگذاری میں کم سے کم دو سو روپے تو ضرور داخل خزانہ
سرکار کریں گے + اس علی حوصلہ اور نامور صاحبزادے کو استقدیر بجا
صرف ہونے سے دولت کے اور تحویل میں کچھ باقی نہ رہنے سے
مطلق کسی مر کا خیال بھی نہ ہو کہ دو مہینے قبل ہمارے گھر کی کیا حالت
تھی اور وہ مہینے میں یہ کیا ہو گیا کہ تحویل میں دیوان جی کے ایک
پیسہ نہیں رہا غرض اس بلند حوصلہ نے دیوان جی کو حکم دیا کہ ٹھیکہ دار
کو لکھئے کہ وہ روپیہ مالگذاری کا داخل کریں اور دکانوں اور مکانوں
کے کرایہ کے تحصیلدار پر تعاضا کرو کہ روپے تحصیل کے جلد حاضر
الغرض وہ مہینے تو عیش و عشرت میں بسر ہوئے + اس میں
میں اور اسکے بعد جب کبھی کوئی موقع خرچ کا آتا + تو بلند حوصلگی
سے ایک کی جگہ دس اور دس کی جگہ ہزار روپے یہ صاحب حوصلہ خرچ
کرویتے + آخر رفتہ رفتہ نوبت بانیجا رسید کہ زر مالگذاری مواعضات
اور کرایہ مکانات اور دکانوں کا خرچ کو ناکافی ہونے لگا چونکہ اس
ملک میں بندوبست اسے مالگذاری سرکار بہادر کا وادائی نہیں ہے
بلکہ میعاد ہی اسلئے جب باقی مالگذاری سرکار کی ہوتی ہے تو اس
ملک کے زمینداروں کی جایدا و منقولہ تعلیقہ دیکر تیلانہ کی جاتی ہے

لہذا دو مرتبہ تقایاے مالگزاری سرکار میں انکی تمام چیزیں نیلام کی
 گئیں کیونکہ واسطے ادائے دین سرکار کے روپیہ موجود نہ تھا آخر اس
 بلند حوصلہ نے یہ خیال کیا کہ گانوں وغیرہ اس قسم کی جاہل و نہایت
 واہیات ہوتی ہے جس میں ہمیشہ ادائے مالگزاری سرکار کی خلش باقی
 رہتی ہے بہتر ہے کہ اس خلش کو دور کریں اور اس کو بھیرے سے
 نجات پائیں یہ خیال کر کے اس بلند حوصلہ نے جس قدر مواضعات
 تھے سب بیچ ڈالے اور اس تدبیر سے اوسنے اپنی جان کی مخلصی
 حاصل کی بعد فروخت کرنے مواضعات کے کچھ تو دین بازار کا بابت
 تقایاے شادی ادا کیا اور پھر یہ حوصلہ ہوا کہ لنگوٹا ایسا لٹائے کہ
 شہر میں کسینے نہ لڑایا ہو حکم کی دیر تھی لڑانے والے اور بنائے والے
 سب حاضر ہو گئے اپنے بہنوئی سے لنگوٹے کی صید ٹھرائی اور جو
 بلند حوصلگی کے بہنوئی کے لنگوٹے اور ڈور کا بھی جتن قدر خرچ تھا وہ
 بھی اپنے ہی ذمہ لیا۔ فی الحقیقت ایسے لنگوٹے لڑائے کہ لوگوں نے جی
 چھوٹ گئے آج تک مشہور ہے کہ ایسی تنگ بازی کم ہوئی اور تو تنگی
 میں روپیہ خرچ ہو رہا نہ مدنی صرف دکان اور مکان گرایہ کی سو روپیہ گھٹا تو
 گرایہ کی گئی تنگ بین چلے گئے اور جاتے ہی منیجر تنگ سے ملاقات
 کر کے دس ہزار روپیے قرض کے طالب ہوئے اوسنے پوچھا

یہ بیان سب سے پہلے
 حضرت شہزادہ اور
 شاہ ولی اللہ علیہ السلام
 کی طرف سے ہے

جایداد فوراً قبایح مکانات اور دکانوں کے منیجر کے سامنے رکھ دئے اوسنے اوسکی یادداشت لکھ کر جواب دیا کہ بعد تحقیقات اس جایداد کے آپ کو روپیہ مل سکتا ہے الغرض بینک نے انکی جایداد کی تحقیقات کی اور تحقیقات کے منیجر بینک نے اس بلند حوصلہ امیر کو طلب کیا کہ آئیے اور روپے لے جائیے یہ گئے اور دستاویزی تکمیل کر کے قبایح کل مکانات اور دکانوں کے منیجر صاحب کے حوالہ کر دئے کرایہ مکانات اور دکانوں کا بوجہ سود کے بینک والے کے سپرد کیا گیا جس مکان میں خود تشریف رکھتے وہ بھی گروہوا اور اوسکا دس روپیہ مہینہ کرایہ بینک کو ادا کرنا قبول کر کے دستاویزین لکھ دیا خود بدولت قرض لیکر دولتانہ میں تشریف لائے اب بعض حوصلوں نے پھر گدگدایا بینک کے منیجر سے ملاقات ہو چکی تھی اوسکی دعوت میں قریب ایک ہزار کے خرچ ہو گیا بعد اسکے پھر تنگ بازی شروع ہوئی اور اس مرتبہ ایسی تنگ بازی ہوئی کہ اونکا نام اور لوگوں کا کام ہو گیا دو ایک برس کے بعد جب بینک نے دیکھا کہ روپے کے ادا کی گئیوں کو کچھ نہیں ہے تو اوسنے نالش کر کے ڈگری حاصل کی اور تھامی مکانات و جایداد کو نیلام میں خرید کر کے اپنے قبضہ میں کر لیا پھر بھی بینک کے تین ہزار روپے باقی رہ گئے اب سب طرف سے حوصلہ ہست ہوا

نہ وہ دیوان جی رہے نہ صاحب رہے آپ مین اور مکان کا کوئی
 کبھی جو اپنی حماقت شکاری اور روپیہ کے فضول خرچ کا خیال آیا تو اس
 رونا و ہونا ہے غرض اب ہر طرح کا غم و الم ہے بے مایگی اور مفلسی
 کا الم ایک طرف قرض خواہوں کے تقاضے کا ظلم و ستم اس درجہ ہے
 کہ ناک مین دم ہے بعد چند روز کے بیٹھے بیٹھے یہ خیال آیا کہ باپ
 نے بہت کچھ دولت چھوڑی تھی یقین ہے کہ کچھ دھینہ بھی مکان مین
 ہو اس خیال سے مکان کو ایک جانب کسی کی نشاندہی کے بموجب
 کھودا تو ایک پتلا نکلا جس مین ایک ہزار اشرفیاں نکل آئیں اور اسی قریب مانہ
 مین انکے باپ کا ایک نمک حلال خدمتگار بعد ہا برس کے اگر ان سے
 ملا اور بہت رویا اور چالیں اشرفیاں کمر سے کھول کر انکے آگے
 رکھ دیں کہ یہ اشرفیاں سرکار نے رکھو ان تھیں اتفاق زمانہ سے
 قدوسی کا حاضر ہونا ہو اس سرکار کا انتقال ہوا مجھ کو بھی مرنا ہے امانت سرکار
 کی حاضر ہے اس صاحب حوصلہ بلند اقبال نے وہ اشرفیاں لے لیں
 اور اشرفیوں کے روپے بنا اپنا حوصلہ پورا کرنے لگے چند روز کے
 بعد یہ حوصلہ ہوا کہ دیار اور امصار کا سفر کیجئے چنانچہ مع دو ایک حصا
 کے سفر اختیار کیا اور ماڑواڑ کی جانب روانہ ہوئے وہاں ایک
 ریاست مین جا کر فروکش ہوئے اور چند روز کے بعد وہاں کے

راجہ سے ملاقات کی راجہ بڑی تعظیم اور تکریم سے پیش آیا اور انہوں
 نے ایک ہزار روپے کی اشرفیاں نذر دین راجہ نے دوسرے روز
 انکی بازوید کی اور تیسرے روز دو ہزار روپے بنام دعوت کے
 انکی خدمت عالی میں اپنے ایک ملازم مکرم کے ہاتھ بھیجے آپ نے
 اس دعوت کو نامنظور فرمایا راجہ صاحب نے اس خیال سے کہ یہ
 شخص کوئی بڑا عالی خاندان نہیں ترا وہ سے دوسری ملاقات مینست
 تمام ان سے کہا کہ اس ریاست میں زیادہ گنجائش نہیں مگر آپ کے
 خدام کی خاطر داشت کے واسطے دوسو روپے ماہواری اگر قبول
 ہوں تو اس دربار سے دے جاسکتے ہیں چونکہ حضرت غایت درجہ
 کے بلند حوصلہ تھے آپ نے اس استدعا کو راجہ صاحب کی منظور
 نہ کیا اور فرمایا کہ مجھ کو نوکری کی ضرورت نہیں ہے میں تو فقط واسطے
 سیر کے اس طرف چلا آیا ہوں غرض اس قسم کی باتیں کہیں کہ راجہ صاحب
 کو یقین اس امر کا ہو گیا کہ یہ شخص بڑا دولت مند ہے نوکری کی اسکو احتیاج
 نہیں ہے بہر حال راجہ انکو بے غرض سمجھ کر انکی خاطر داشت اور تواضع
 میں مصروف رہے اور انکو صاحب مقدرت سمجھ کر راجہ صاحب نے
 فرمایا کہ آپ کے ملک میں مٹی کے حقے خوب بنتے ہیں چونکہ بلند حوصلہ
 تھے بعد چند روز وہاں سے خاص اسی کام کے لئے گھر واپس آئے

اور یہاں سے ایک ہزار روپے کے مٹی کے برتن خرید کر راجہ صاحب
 کے واسطے لے گئے اور پیشکش کئے راجہ صاحب نہایت خوش ہوئے
 اور پھر انہوں نے چاہا کہ یہ میری ریاست میں رہیں تو بہتر ہے مگر
 اس مرضہ بلند حوصلہ نے ایک بات بھی راجہ کی منظور نہ کی اور بعد ازاں
 کہ انکے سب روپیہ خرچ ہو گئے تو اپنے وطن میں واپس آئے
 اب وہ نئی حالت یہ ہے کہ کوئی مکان اپنا نہیں جن میں رہیں کہیں سے
 ایک پیسے کی آمدنی نہیں کہ خرچ کریں چند روز ادھر ادھر رہ رہے
 آخر گھبرا کر سفر اختیار کیا اور اب کہاں ہیں انکا کچھ پتہ یا ٹھکانا نہیں
 مگر اس قدر معلوم ہے کہ وہ امیر زادہ بہت حوصلہ اب محض حالت
 محتاجی میں ہے اور اب کوئی اوسکو پاس بٹھلانے کا بھی روادار نہیں
 ہے ایک صاحب صدمہ یہ تھے جنہوں نے اپنے حوصلوں کو کیا
 اچھی طرح سے پورا کیا اللہ تعالیٰ کیسے کو ایسا حوصلہ دے اور نہ
 اس طرح کی مصیبت میں پھنسانے واللہ ہمیں دینی من لیساء الی صراط مستقیم

داشت

ایک زمین آئین ۱۲
 سید ۱۲

داشت ایک لفظ ہے جو مراد دل و در خود داری کا اس لفظ کو لوگ
 اس محاورہ میں لے لیتے ہیں کہ میان داشت خوب چیز ہے یعنی اپنے

تین ہر موقع محل و وقت پر نگاہ رکھنا اور اپنی عزت یا شان یا
یا قابلیت یا شرافت یا امارت یا غربت کا خیال کر کے اسکی حفاظت
کرنا فی الحقیقت دیکھا جاتا ہے کہ یہ لفظ یعنی داشت خوبیر ہے
کچھ بے معنی محاورہ میں مستعمل نہیں ہے بلکہ نہایت بجا اور درست
اسکا استعمال ہوتا ہے ہر شخص کو چاہئے کہ اپنی داشت کرے یا تو
کہئے کہ اپنی داشت کا خیال رکھے داشت ہر کیسی موافق اسکی
قدر و منزلت و قابلیت و لیاقت کے ہے اور جب اس میں افراط یا
تفریط کا دخل ہوگا یعنی زیادتی یا کمی واقع ہوگی تو اسی حالت میں یہ
عمدہ صفت انسان کی خراب ہو کر حالت افراط میں غور سے اور جا
تفریط میں لت سے بدل جائیگی مثلاً امیر کی داشت یہ ہے کہ بازاری
لوگوں کی صحبت نہ اختیار کرے جہاں موقع سوار ہو کر جانے کا ہے
وہاں پیدل نہ جائے تو اضع اس قدر نہ کرے کہ اس کے نوکر اس سے
شوخی ہو جائیں نخوت و پندار سے بری رہے تاکہ کوئی اس سے متنفر
نہ ہو متوسط الحال یا غریب کی داشت یہ ہے کہ کوئی فضل رکھیک اس
سے سرزد نہ ہو ہر کس و نا کس سے خلا ملازمت کے انتہا کا منکسر نہوتا
لوگ اسکو حقیر سمجھیں کہ غریب کا انکار ارباب نیا کے نزدیک
حالت ذلت کا نام ہے دولت انسان کے بہت سے عیوب کو

چھپاتی ہے اسلئے عقلا کے نزدیک دولت بڑی قدر و منزلت کی چیز سمجھی گئی ہے ایک ہی فعل کو امیر و غریب دونوں کرتے ہیں مگر اوس میں امیر کی تعریف ہوتی ہے اور غریب بیچارہ ہنساجاتا ہے ایک امیر نے کھانے کے وقت چنے چبائے ارباب دنیا اس کے یو مداح ہونگے کہ حضور بھی کیا فرشتہ خلعت اور ماشاء اللہ چشم بدو کستدربے تکلف میں کہ چنے نوش جان فرما رہے ہیں واقعی چنا بھی کیا لطیف چیز ہے اس سے بہتر کوئی غذا نہیں امیر کے اس فعل کی تو یہ تعریف و توصیف ہوئی وہی چنے ایک غریب کھا رہا ہے جو دکھتا ہے وہ پہلے یہ قیاس کرتا ہے کہ شاید اسکے گھر میں آج کھانا نہیں پکا ہے اگر کوئی موقع آگیا تو اسکو یوں بھی سنا دیا کہ میان تم کیا بول رہے ہو چنے پھانکتے ہوئے تو تمہارے دن گزرے ہیں تم اس بات کو کیا جانو یہ بیچارے غریب تھے انکو چنے چبانے اس نہ آئے اگر یہ غریب ایسے دنیا داروں کے سامنے بے تکلف ہو کر چنے نہ چاتا تو یہ ذلت نہ اوٹھاتا الغرض داشت انسان کے لئے عجب چیز ہے اگر کسیکو اسکا خیال ہمیشہ ہے تو بہت کم اسکو برائی کا سامنا ہوگا بلکہ ہمیشہ اسکی عزت اور آبرو زیادہ ہوتی جائیگی اسی داشت کو خود داری بھی کہتے ہیں جو صاحب کبر نفس کے عمدہ

نصائل میں سے ہے +

حکمت کے اقوال

ہمت سے علم علم سے عقل عقل سے عمل عمل سے حکمت حکمت
سے اخلاق اخلاق سے نیکی نیکی سے سعادت ہے جو اصل مقصود

آدمی کی پیدائش کا ہے +

دولت کو قناعت کے ساتھ حاصل کرنا چاہئے جس میں قناعت
نہوگی وہ کبھی غنی نہوگا +

حرکت اقبال کی بطی ہے اور حرکت ابدار کی سریع اس لئے کہ اقبال
اوپر چڑھنے والا ہے اور صاحب دبار مثل اوس تپھر کے ہے جو
اگلے سے اسفل کی جانب غلطان ہو + شرف نفس انسان کی یہ
شناخت ہے کہ انسان ملا بہت اعمال دون اور مزا و لذت امور
حقیر سے اجتناب کرے اور دل کو ہر وقت غرائم امور کے
سرا انجام اور تکمیل کی طرف متوجہ رکھے + انسان کی بیداری اوس
کمال نقصان کی دلیل ہے دین اور مذہب کی پابندی سے جو فائدہ
حاصل ہوتے ہیں وہ احاطہ بیان سے باہر ہیں +

جب مرگ سے چارہ نہیں تو اوس سے ڈرنا عبث ہے انسان

کو گناہوں سے خوف لازم ہے نہ مرگ سے +
جو شخص بلا وجہ اپنی حالت موجودہ میں مضطر ہو وہ کسی حالت میں خود
نہیں رہ سکتا +

جب کوئی شخص اپنی حالت کا بدلنا چاہے اور او سمین او سے کوئی مصیبت
پہونچے تو اس کا الزام او سے اپنے تئیں دینا چاہئے نہ دوسرے کو
مرنے کے پہلے کوئی شخص اپنے تئیں اچھا نہیں کہہ سکتا +

التماس

یہ کتاب حکمت اور نصیحت سے بھری ہے مانو تو سب کچھ نہیں تو کچھ بھی

راستم
سید محمد باقر عظیم آبادی

خاتمہ

الحمد للہ علی اسانہ کہ حصہ دوم تہذیب النفوس کا بھی تمام ہوا اور حسن
خوبی اور اسکا انجام ہوا سلسلہ اعمال میں نے حصہ اول تہذیب النفوس کا
لکھا تھا وہ دو مرتبہ مطبع نثر ہند واقع لکھنؤ میں چھپا اور بار سوم مطبع صحیح
واقع عظیم آباد میں چھپ کر منظور نظر ارباب بصیرت ہوا چونکہ میں نے حصہ اول

اس کتاب کا حسب استدعا سے فرزند ارجمند سعید وارین خواجہ سید
 محمد محی الدین حسین الطال اللہ عمرہ و ضاعف علمہ و قدرہ کے
 لکھا تھا اسلئے فرزند اصغر نور دیدہ سعادۃ قرۃ باصرہ رشادت تحت
 جگر قرۃ العین خواجہ سید محمد سراج الدین حسین سلمہ اللہ تعالیٰ
 و ابقا کو اس کا خیال ہوا کہ بڑے بھائی کے واسطے کتاب تصنیف کی جائے
 اور میرے واسطے نہیں لہذا میں نے باوجود قلت فرصت ازکار
 سرکار حسب وعدہ اپنے اس رسالہ کو جو طلبہ کے واسطے نہایت
 مفید ہے بکمال سعی اختتام کو پہونچایا اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو
 بھی مقبول انا م و منظور نظر ہر خاص عام کرے اور طلبہ کو اس سے
 نفع بخشے آمین و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

حررہ بستی پنجہ ماہ محرم الحرام ۱۲۹۷ ہجری
 العبد الضعیف الراجی الی رحمۃ اللہ القوی
 فقیر سید محمد فخر الدین حسین سخن دہلوے



خاتمۃ الطبع

جب یہ کتاب لاجواب تیار ہوئی تو میرے شفیق ولی مہر سپہر مجدد و علا
خورشید فلک عرفا و اعتلا فرخ گہر فرخندہ نظر منشی سید محمد باقر صاحب
سلہ اللہ تمائے نے فقیر سے اسکے طبع کی اجازت چاہی فقیر نے
اونکو اسکے چھاپنے کی اجازت دی چنانچہ یہ کتاب بحسن سعی کا پر واز
مطبع صبح صادق واقع عظیم آباد پٹنہ ماہ رمضان المبارک ۱۲۸۴ھ ہجری
مطابق ماہ اگست ۱۹۶۵ء طبع ہو کر مطبوع طبع ارباب ہوش و خرد
ہوئی امید فضل حضرت باری سے یہ ہے کہ یہ حصہ دوم تہذیب النفوس
کا بھی مثل حصہ اول کے فیض رسان عالم اور طلبہ علوم کا ہر وقت
انیس و ہمدوم ہو رہنا تقبل منا انک انت السميع العليم +

راقم آثم فقیر

سید محمد فخر الدین حسین سخن ہلوی

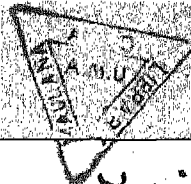


اشتمار

واضح ہو کہ حسب استدعا ہماری جناب سنباط منظمی خواجہ سید
محمد محمد الدین حسین خان صاحب برادر منصف مقام جموی دیوبند
اعلیٰ اللہ درجاتہ نے باوجود قلت فرصت و کثرت کار کے اس
کتاب کو تصنیف فرما کر اپنی وریا دلی سے اجازت طبع کرانے کی
نجیف کو عنایت فرمائی اور حق تصنیف و تالیف اس کتاب مایاب کا حق
سے راقم کو سچل کیا و بموجب قانون بستم مسئلہ داخل ہوئی جس پر
میں کوئی کوئی صاحب تصنیف کا انفرامین نفع کے بدلے نقصان
نہ اڑھائیں۔

وما علیہنا الا البلاغ

راقم
سید محمد باقر عظیم آبادی



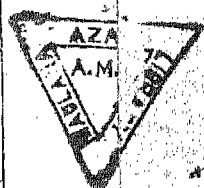
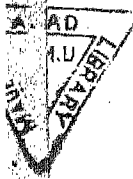
14.

۲۰

۷۲

This book was taken from the Library
on the date last stamped. A fine of
1 anna will be charged for each day
the book is kept over time.

DEC. 51
14 DEC 54



URDU STACKS

UNFOLD STACKS